YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN

Second Session

Official Debates

Thursday, April 25, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at five minutes past eleven in the morning with Madam Deputy Speaker (Miss Aseella Shamim Haq) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

Madam Deputy Speaker: We are going to continue with yesterday's debate, those of you who wish to speak please forward your names. Mr. Kashif Khan.

جناب محمد کاشف خان کھچی: شکریہ، میڈم سپیکر! میں جناب عمر نعیم اور ریحان ناز خان کی resolution کو endorse کرتا ہوں۔ اس کے دو پہلو ہیں، ایک تو یہ ہے کہ پاکستان میں 1999 میں جس آمر نے democratic rule پر شب خون مارا تھا، ہمیں نہ صرف اس کی accountability کرنی چاہیے بلکہ 1970s میں جس آمر نے پاکستان کے جمہوری نظام پر شب خون مارا تھا، اس کی باقیات آج بھی پاکستان میں exist کرتی ہے اور ہمیں ان کے ساتھ اُن کا بھی احتساب کرنا چاہیے جو آج بھی پاکستان کے جمہوری نظام میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ یہاں illegal activities میں پاکستان ضائع ہو رہا ہے، ان activities میں بھی اُن شخصیات کا بہت زیادہ role ہے۔

اگر ہم national interest and political stability کی بات کریں اور آمروں کی باقیات کی بات کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ اُن کا trial کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ پاکستان بہت نازک دور سے گزراہے اور جمہوری نظام بہت مشکل سے ابھی stable ہو ا ہے۔ پاکستان نے پانچ سال گزارے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں national interest کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کا سختی سے trial نہیں کرنا چاہیے کیونکہ فوج کا پاکستان میں بہت زیادہ role ہے، پاکستان کی policies, اس کے internal and external affairs میں اس کا بہت زیادہ کردار ہے۔ اگر ہمارا ایک ادارہ مضبوط ہوا ہے تو کسی دوسرے ادارے کو فوراً ہی آنکھیں نہیں دکھانی چاہییں بلکہ ہمیں صبر سے دوسرے اداروں کو مضبوط کرنا چاہیے اور اُن آمروں کا آہستہ آہستہ trialکرنا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کا فوری trial پاکستان کے national interest کے خلاف بھی جا سکتا ہے اور پاکستان کے جمہوری نظام کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ بھی بن سکتا ہے۔ میں ان کی اس resolution کو endorse کرتا ہوں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر:محترم اعجاز سرور صاحب۔

Mr. Muhammad Ejaz Sarwar: Thank you Madam Speaker, I want to talk about that

کل کی خبر ہے کہ نگران حکومت نے پرویز مشرف کے خلاف ایکشن لینے سے انکار کر دیا ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ کسی civilian government نے ایسا کیا ہو، اصغر خان کیس میں سپریم کورٹ کے حکم پر بھی ابھی تک کوئی

عملدرآمد نہیں ہو سکا،ex-Army Chief and ex-ISI Chief کے خلاف بھی کوئیaction نہیں لیا گیا۔ہم اس چیز کو condemn کرتے ہیں کیونکہ کہتے ہیں کہ .justice delayed is justice denied اگر civilian government ان کے خلاف ایکشن نہیں لیتی تو وہ انصاف کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتی۔ ہماری جمہوریت اس موڑ پر آچکی ہے کہ ہمیں اس بات کو show کرنا ہو گا کہ civil military relations میں civil government کو priority, upper hand حاصل ہے، ہمیں یہ show کرنا ہو گا کہ civil government نے establishment کے نیچے کام نہیں کرنا بلکہ power lies with the civil government not establishment. آپ نے ماضی میں دیکھا کہ ایک منتخب وزیراعظم کو آئین کی خلاف ورزی پر باہر نکال دیا گیا۔ اگر ان کے خلاف ایکشن لیا جاسکتا ہے تو ایک سابق آرمی چیف کے خلاف ایکشن کیوں نہیں لیا جا سکتا؟ پاکستان کا political culture اب اس چیز کی demand کرتا ہے کہ ہم کچھ ایسے precedence set کر دیں کہ چاہے کوئی بھی ہو، چاہے آرمی چیف ہو چاہے وزیراعظم ہو، جو بھی آئین کی خلاف ورزی کرے اس کے خلاف ایکشن لیا جائے اور انصاف کیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم امین اسمٰعیلی صاحب۔

جناب امین اسمٰعیلی: میڈم سپیکر میں اپنی تقریر کا آغاز اس جملےسے کروں گا جو آج کل زبان زدِ عام ہے اور جسے مکے لہرا کر کہا جاتا تھا کہ میں ڈرتا ورتا کسی سے نہیں ہوں۔ میڈم سپیکر! آج وہ شخص جس نے لال مسجد کے طلباء کو شہید کیا، جو بگٹی کا قاتل ہے، اس نے عوامی mandate پر شب خون مارا اور اپنے مذموم مقاصد کے لیے عدلیہ کو تباہ کیا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم آپ متعلقہ resolution کے بارے میں اظہار خیال کریں۔

جناب امین اسمٰعیلی: میڈم سپیکر! میں Article 6 کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔ امریکہ کے مطالبات کے آگے لیٹنے والے شخص کے خلاف Article 6 کے تحت کارروائی ہونی چاہیے۔ اگر 2/3rd majority والے وزیراعظم کو اٹک جیل میں پھینکا جا سکتا ہے، اگر بے نظیر بھٹو شہید کو ملک سے بے دخل کیا جا سکتا ہے یا ایک وزیراعظم کو پھانسی دی جا سکتی ہے تو اس آمر پر Article 6 کیوں نہیں impose کیا جاسکتا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ، میڈم سپیکر! میں اس resolution کے سلسلے میں کہنا چاہوں گا کہ اُس آمر کے خلاف کارروائی کے لیے تو سب تیار کھڑے ہیں لیکن جنہوں نے 1999 کے coup میں اور 2007 کی emergency میں legally as well as politically انہیں support کیا تھا، ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ جن لوگوں نے PCO کے تحت حلف اٹھایا تھا، ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ یہاں civil military relationship کی بات ہوئی لیکن اب civil military and judicial relationship بھی ہے۔ ہم نے ان ججوں کو تو فارغ کر دیا جنہوں نے 2007 میں PCO کے تحت حلف اٹھایا تھا، جن ججوں نے 1999 میں حلف اٹھایا تھا ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں یہ سوال اٹھانا چاہتا ہوں کہ judiciary میں جن لوگوں نے اس آمر کا ساتھ دیا ان کے خلاف بھی ایکشن ہونا چاہیے کیونکہ ان لوگوں نےہی 1999 کا coup اور 2007 کی emergency impose کی تھی، صرف ایک آدمی کو لٹکانے سےمسئلہ حل نہیں ہو گا، سب کی across the board accountability ہونی چاہیے اور سب پر Article 6 لاگو ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: I would just like to remind the House

کہ کسی کا نام ایسے نہ لیا جائے جو یہاں موجود نہیں ہے اور وہ اپنے آپ کو defend نہیں کر سکتا۔ زیب لیاقت صاحبہ۔

Ms. Zaib Liaqat: Thank you Madam Speaker! I just want to say that I endorse the statement but not completely because there is need to change the mindset of our society as well as the Aristotle says

> "if liberty and equality, as is thought by some are chiefly to be found in the democracy, they will be best attained when all persons alike share in the government to the utmost".

میرے خیال میں ہمیں اپنی سیاسی جماعتوں میں بھی dictatorship کو ختم کرنا چاہیے۔ جب بھی کوئی ڈکٹیٹر آتا ہے تو ہمیشہ celebrate کیا جاتا ہے کیونکہ ہمارے سیاسی رہنما اپنی corruption اور دوسری چیزوں کی وجہ سے بدنام ہوجاتے ہیں اس لیے جب بھی آمر اقتدار میں آتا ہے تو اسے celebrate کیا جاتا ہے۔ ہماری سیاسی جماعتوں میں بھی جمہوریت ہونی چاہیے تاکہ لوگ نیچے سے filter ہو کر اوپر آئیں اور جمہوریت وہاں سے شروع ہونی چاہیے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ ایک ڈکٹیٹر کو لانے میں ایک پورا mindset involve ہوتا ہے اور اسے celebrate بھی کیا جاتا ہے، اس لیے ان سب لوگوں کو پھر hang کرنا چاہیے جو لوگ اس coup میں ملوث ہوں۔ I completely agree with Mr. Hasham کہ عدلیہ اور سیاسی رہنماؤں کا بھی احتساب ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House for voting.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Now we move today's item No. 2. Mr. Mateeullah Tareen, Mr. Hazrat Wali Kakar, Mr. Fafiullah Kakar, Mr. Usman Jilani, Mr. Inam Ullah Marwat and Ms. Sharmeen Qamar would like to move a resolution. Mr. Mateeullah Tareen please move the resolution.

Mr. Mateeullah Tareen: Thank you Madam Speaker: I would like to move the following resolution that;

> "This House is of the opinion that immediate step shall be taken for the repatriation of Afghan refugees. The Residential and Proof of Registration cards issued to Afghan refugees had expired on 31 December, 2012. As decided by Tripartite Commission (2 delegates each from each from Afghan, Pakistan and UNHCR) the refugees repatriation should have started by the end of 2012 but this did not happen. Refugee camps have become safe heavens for the terrorist and banned outfits. These camps are producing manpower for the TTP and outlawed organizations. Moreover, they are burden on the limited health, education, water and sanitation facilities of the host community. Therefore, government shall take steps for the removal of Afghan refugee camps and their immediate repatriation".

میں اس بارے میں تھوڑی سی detail میں جانا چاہوں گا کہ how this whole did happens when a war a revolution that was followed by when Russia take over Afghanistan اور refugees کا ایک سیلاب پاکستان اور دوسرے ہمسایہ ممالک کی طرف گیا۔ اس میں about 3.4 million people initially migrated to Pakistan and settled near the Afghan border areas. Currently that number is a bit low. ان کے یہاں آنے سے کافی ساری ایسی چیزیں introduce ہوئیں، ان میں کلاشنکوف کلچر، ہیروئن اور دہشت گردی کا ایک سلسلہ شروع ہوا جسے اس ملک کے لوگوں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس وقت کے ڈکٹیٹر نے اس سارے معاملے کو سیاسی رنگ دینے کے لیے جہاد اور Islamization کا process بھی شروع کیا اور افغانی لوگ actively اس process کا حصہ بنے۔ They have settled in many areas and

they have affected the social and economic lives of the whole community. They are a huge burden I must say on the limited resources of education, health water and sanitation. There are some evidences for what I have stated in my resolution that they are producing manpower for TTP. کوئٹہ میں آج سے چار پانچ ماہ پہلے القائدہ کے ایک Information Minister کو دو ساتھیوں سمیت گرفتار کیا گیااور just after 48 hours F.C کے جس کرنل نے یہ operation کیا تھا، اس کے گھر پر ایک خودکش حملہ کیا گیا،اس حملے میں ایک افغان مہاجر کا registration card بھی ملا۔ اس حملے میں کرنل صاحب تو بچ گئے کیونکہ اس وقت وہ گھر پر موجود نہیں تھے لیکن ان کے گھر والے اندر موجود تھے اور ان کی بیوی اس حملے میں شہید ہوگئیں۔

اسی طرح اور بھی بہت سارے evidences ملے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے UNHCR کے آٹھ اہلکاروں کو ransom کے لیے سرخاب کیمپ سے اغواء کیاگیا and there were proofs with police کہ اس کام میں Afghan refugees involve تھے and they succeeded in getting that ransom of twenty crore rupees i.e., a huge amount. I am stating these two stories that these camps are no more simple camps for us. یہ terrorism and drug lords کے لیے safe heavens بن چکے ہیں۔ ان safe heavens کے خلاف action لینے کی ضرورت ہے، انہیں مٹانے کی ضرورت ہے۔

میڈم سپیکر! For moving this whole resolution, UNHCR کی پالیسی اور افغانستان، پاکستان حکومتوں کی طرف سے بنائی جانے والی Tripartite Commission کی پالیسی کے تحت Afghan refugees کو 31st December, 2012 کے بعد واپس بھیجا جائے گا کیونکہ ان کے cards اس تاریخ کو ختم ہو گئے ہیں اور کمیشن نے فیصلہ کیا تھا کہ December 2012 کے بعد ان کو واپس اپنے ملک بھیجا جائے گا۔ So that forces have started and that process is very slow, اس تیز کرنے کی ضرورت ہے، اس پر مزید invest کرنے کی ضرورت ہے۔ UNHCR is doing a lot of jobs, وہ انہیں safe sides پر گھر وغیرہ provide کر رہے ہیں، انہیں financially بھی support کر رہے ہیں۔ So that process must be fasten اور حکومت کو اس حوالے سے اقدامات کرنے ضرورت ہے۔ We strongly request to the concerned authorities کہ وہ ان کیمپوں کی removal میں، Afghan refugees کی repatriation میں اور most importantly وہ علاقے جوان سے affect ہوئے ہیں، ان کی rehabilitation کے process میں مدد کرے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب انعام اللہ مروت صاحب۔

Mr. Inam Ullah Marwat: Thank you Madam Speaker! I would like to let this House know about the sound facts and figures with respect to the Afghan refugees. At present, there are three million Afghan refugees in our country in which 0.8 million are residing in Balochistan, 2 million in KPK, FATA and various other parts. At present, there are three hundred plus Afghan refugees camps among which 70% are situated in KPK. Some of the famous camps are Jalozai Camp, Panian, Badabera, Sernan, Pir Alizai. It is interesting to know that among three million Afghan refugees 1.5 million refugees are registered with UNHCR and they have been issued proof of registration while the rest of Afghan refugees are just roaming in this country either without having any legal documents or with fake identity cards.

Madam Speaker! presence of these Afghan refugees in the areas just bordering Afghanistan really affecting those areas and these camps are proving to be safe heavens for terrorists that’s why concrete steps should be taken in this regard for the repatriation of Afghan refugees. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Hazrat Wali Kakar *sahib*.

جناب حضرت ولی کاکڑ: شکریہ، میڈم سپیکر!ہم مطیع اللہ صاحب کی resolution کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ میڈم سپیکر! یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ یہ کیمپ مختلف حوالوں سے ہمارے لیے burden بنے ہوئے ہیں۔ ہم کس وجہ سے یہ resolution لے کر آئے ہیں؟ وہ کون سے ایسے factors ہیں جو آج اس ایوان کو مجبور کر رہے ہیں کہ ہم اس بارے میں سوچیں؟ جنگ کے دوران یہ human rights کا ایک قانون ہے کہ آپ اپنے ملک سے دوسرے ملک میں move کر سکتے ہیں، ہم نے اس چیز کو accept کر لیا تھا، ہم نے 80s میں افغان مہاجرین کو اپنے ملک میں جگہ دی لیکن ایسا بھی نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ہماری community کے لیے burden بنیں۔ اس کے لیے ہمیں steps لینے ہوں گے۔ جب ان کا وقت ختم ہو گیا تو ہمیں تمام متعلقہ authorities سے یہ درخواست کرنی چاہیے کہ افغان مہاجرین پاکستان میں جہاں بھی ہوں خاص کر بلوچستان، خیبر پختونخوا اور فاٹا میں، ان لوگوں کی safe repatriation کس طرح ہو سکتی ہے؟ وہ اس طرح ہو سکتی ہے کہ اس معاملے میں آپ کے ساتھ جو international community UNHCR کے حوالے سےہے وہ انہیں safely اپنے ملک shift کر دے اور انہیں اُن علاقوں میں جگہ دی جائے جو محفوظ ہوں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ کاکڑ صاحب۔

Mr. Rafi Ullah Kakar: Thank you Madam Speaker, I have nothing to say because they have said already. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Usman Jilani.

جناب عثمان جیلانی: شکریہ، میڈم سپیکر! اس وقت 30 June تک جو voluntarily repatriation ہو رہی ہے اور جو بھی افغانی واپس جا رہا ہے، اسے 150 US$ بھی دیے جارہے ہیں۔ افغانی یہ پیسے لیتے ہیں اور افغانستان چلے جاتے ہیں لیکن دو تین دن وہاں رہ کر واپس پاکستان آجاتے ہیں، اس چیز کو روکنے کے لیے بھی کوئی step اٹھانا چاہیے۔ اس وقت ہمارے ملک میں law and order کی situation بنی ہوئی ہے، افغانی drug trafficking, smuggling, organize crime and kidnapping for ransom میں directly involve ہیں۔ یہ لوگ پاکستان کو destroy کر رہے ہیں۔ اس وقت ملک کی موجودہ law and order کی situation کو ٹھیک کرنے کے لیے افغانیوں کو واپس ان کے ملک بھیجنا ہو گا کیونکہ we have had enough of them. ہم نے انہیں تیس سالوں تک اپنے پاس مہمانوں کی طرح رکھا، ان کی مدد کی لیکن اب ہماری بھی برداشت کی حد ہے اور وہ اس حد کو عبور کر چکے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ افغان مہاجرین کو جلد از جلد repatriate کر دیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شمیم قمر صاحبہ۔ محترمہ سونیا ریاض صاحبہ۔

محترمہ سونیا ریاض: شکریہ، میڈم سپیکر! I am totally agreed with this resolution. میں ایوان کے ساتھ اپنا تھوڑا سا personal experience share کرنا چاہوں گی کیونکہ being as doctor with UNHCR I have worked in the same Afghan refugee camps, میں نے سرنام اور سرخاب کیمپ جو بلوچستان میں، وہاں کام کیا ہے، سرنام کیمپ is one of the biggest camp of Afghan refugees. اس وقت وہاں کی آبادی نوے ہزار سے پچانوے ہزار کے درمیان ہے۔ وہاں اتنے زیادہ لوگ رہ رہے ہیں۔

اس resolution کے حوالے سے میں کہنا چاہوں گی کہ یہ بہت اچھی ہے اور میں وہاں پر کام کرنے کے بعد اپنے experience کو اس طرح share کروں گی، first of all میں یہ کہوں گی کہ anyone who is living in Pakistan and

who is taking benefits from Pakistan and he/she is against Pakistan, I really can not tolerate that person and I think we all should not tolerate that person and we should not. وہ لوگ جو افغان مہاجرین ہیں، ہم نے انہیں رکھا اوراس کے بعد ہم بہت مشکلات میں پھنس گئے اور بہت سے نقصانات اٹھائے۔ Still those people are against Pakistan, وہ پاکستان کے خلاف بات کرتے ہیں، وہ پاکستان کے لیے مشکلات پیدا کرتے ہیں اور وہ اس طرح کے کام کرتے ہیں کہ پاکستان کے لیے مزید مشکلات پیدا ہوں، مثال کے طور پر اس resolution میں کہا گیا کہ تعلیم، صحت پانی وغیرہ کے حوالے سے وہ ہم پر burden ہیں تو یہ سچ ہے۔ اگر ہم صحت کی بات کریں تو ہم نے ان کے لیے وہاںBHUs بنائے ہوئے ہیں اور ان میں ہم انہیں ادویات مفت مہیا کرتے ہیں، انہیںeach and every health facility free مل رہی ہے،even single tablet بھی انہیں مفت دی جاتی ہے۔ اگر کوئی دوا ختم ہو جائے یا انہیں نہ ملے تو وہ جھگڑا بھی کرتے ہیں، BHU میں آکر توڑ پھوڑ کرتے ہیں اور ہم سے لڑنا جھگڑنا شروع کردیتے ہیں ڈاکٹروں اور عملے کے لوگوں کو threat کرتے ہیں۔ جب ہم وہاں پولیو کی مہم شروع کرتے ہیں تو بھی ان لوگوں کی طرف سے ہمیں threats ملتے ہیں، ابھی بات ہوئی کہ انہوں نے UNHCR کے کچھ لوگوں کو اغواء کیاI was also among those members لیکن اس وقت ہمارے عملے کے لوگ سرخاب کیمپ جارہے تھے تو ان کی گاڑی کو اغواء کیا گیا، fortunately that day I went to Saranam کیونکہ میں سرخاب نہیں گئی اور اغواء ہونے سے بچ گئی۔ اس بارے میں ہمیں پتا چلا کہ جن طالبان نے ہمارے لوگوں کو اغواء کیا تھا ان میں اسی سرخاب کیمپ کے کچھ مہاجرین شامل تھے جن کے ان کے ساتھ personal relations تھے اور انہوں نے اُن لوگوں کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف یہ منصوبہ بنایا in fact Pakistan کے خلاف یہ plan بنایا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو انہیں صحت کی سہولیات دینے کے لیے اتنی دور جا رہے تھے۔

میڈم سپیکر! میں اس کے علاوہ ایک تجویز یہ دینا چاہوں گی کہ ہمارا اتنا بجٹ جو ان BHUs کو facilitate کرنے کے لیے، ان لوگوں کو facilitate کرنے کے لیے use کیا ہو رہا ہے جبکہ ہمارے اپنے interior کے علاقے خود اتنے deprived and poorly facilitated ہیں کہ اگر ہم ان لوگوں کو ان کے وطن واپس بھیج دیں اور اپنے ان علاقوں کی rehabilitation start کریں اور اپنے لوگوں کو صحت اور تعلیم کی سہولیات دیں تو اس سے ہمارا ملک مضبوط ہو گا اور ہم اپنے لوگوں کو مضبوط کریں گے۔

اس کے علاوہ میں ایک اور بات کرنا چاہتی ہوں کہ ان لوگوں کو واپس بھیجنا اس لیے بھی ضروری ہے کیونکہ انہوں نے پاکستان کا negative image create کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی ہے۔ میں نے خود observe کیا اور دیکھا ہے کہ ان کےپاس ہر طرح کا اسلحہ موجود ہے۔ وہ طالبان جو افغانستان سےآتے ہیں، یہ ان لوگوں کو اپنے گھروں میں پناہ دیتے ہیں، نہ صرف انہیں پناہ دیتے ہیں بلکہ انہیں support بھی کرتے ہیں اور یہ چیز پاکستان کے لیے کسی بھی وقت مزید نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ ایک اور بات یہ ہے کہ اب کچھ Afghan refugees ایسے ہیں جن کے میں نے خود شناختی کارڈ دیکھے ہیں اور انہیں local certificate بھی issue ہوئے ہیں، اس طرح وہ اب پاکستانی شہری اور بلوچستان کے مقامی بھی کہلائے جائیں گے۔ اس لیے as soon as possible ان لوگوں کو واپس بھجوایا جائے ورنہ اگر ہر کسی کے پاس شناختی کارڈ جاری ہو گیا اور ہر کسی نے مقامی سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا تو پھر ان لوگوں کو یہاں سے نکالنا مشکل ہو جائے گا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس چیز کو recheck کرے اور دیکھے کہ اگر وہ یہاں کے مقامی لوگ نہیں ہیں تو انہیں شناختی کارڈ اورlocal certificate کیسے مل گئے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ارسلان علی صاحب۔

جناب ارسلان علی: شکریہ، میڈم سپیکر! میں اس resolution کو fully endorse کرتا ہوں لیکن میں ایک چیز clear کرنا چاہوں گا کہ یہاں کہا جا رہا ہے کہ افغان مہاجرین only benefiting from Pakistan جبکہ یہ غلط نظریہ ہے، they are not only benefiting from Pakistan, they are also benefiting Pakistan. کراچی میں ٹرانسپورٹ کا پورا کاروبار افغان مہاجرین چلا رہے ہیں۔ چائے وغیرہ کے ہوٹل، کچرہ اٹھانے والے اور اسی طرح بہت سے دوسرے کام افغان مہاجرین کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کے alternate ذرائع دینے ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مہاجرین کیسے آئے، جب یہ لوگ آئے تو ان کے لیے ہمیں پیسے بھی ملتے رہے اور حکومت کو بتانا چاہیے کہ ہمیں ان کے لیے aid بھی ملتی رہی ہے،one sided picture نہ دکھائی جائے۔ ان لوگوں کو یقیناً واپس افغانستان جانا چاہیے لیکن ان لوگوں نے پاکستان کو جو فائدے دیے ہیں انہیں بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب لیاقت صاحبہ۔ جناب ہاشم ملک صاحب۔

جناب ہاشم ملک: شکریہ، میڈم سپیکر! میں اس resolution کو endorse کرتا ہوں لیکن میں دو چیزوں کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہوں گا۔ پہلی چیز تو یہ کہ افغان مہاجرین کیمپوں میں تو رہ ہی رہے ہیں، جن مہاجرین کی presence settled areas جیسے اسلام آباد اور کراچی میں ہے ان لوگوں کو واپس مہاجر کیمپوں کی طرف move کروانا بھی ضروری ہے کیونکہ at the moment جو افغان مہاجرین اس وقت کیمپوں میں رہ رہے ہیں ان کی اچانک expulsion ممکن نہیں ہو گی، یہ چیز gradually ہو گی.which might take a few years اس دوران ہمیں چاہیے کہ ہم اسلام آباد اور کراچی کے settled areas جہاں یہ لوگ رہائش پزیر ہیں، انہیںgradually refugees camps میں move کریں کیونکہ کچھ طالبان لیڈر مثلاً Mullah Brother was arrested from Karachi from Afghan locality. جب وہاں اس طرح کے elements موجود ہوں گے تو وہ بھی ہمارے لیے خطرہ ہیں۔

میڈم سپیکر! دوسری چیز یہ ہے کہ just for the record یہ افغان مہاجرین جو آج ہمیں تکلیف محسوس ہو رہے ہیں، یہ شاید ہماری ہی کچھ ایسی policies کا نتیجہ ہیں جن کی وجہ سے آج یہ مہاجرین بن کر ہمارے ملک میں آئے ہیں۔ ہمیں اس چیز کو بھی acknowledge کرنا چاہیے کہ ہم نے کسی اور ملک کی تقدیر بدلی جو غلط تھی اور ہماری strategic depth کی policy کی وجہ سے ہمیں suffer کرنا پڑا، اس لیے ہمیں اپنی غلطیوں کا بھی احساس کرنا چاہیے صرف ان پر تنقید نہیں کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ سطوت وقار صاحبہ

Ms. Sitwat Waqar: Thank you Madam Speaker, I totally endorse this resolution

اور انہوں نے جتنے بھی points پر بات کی ہے، I agree with all of them کیونکہ ان مہاجرین کی وجہ سے ہماریeconomy پر بڑا burden پڑا ہے،especially KPK کے علاقے میں کیونکہ وہاں انہوں نے کافی pollution بھی create کی تھی۔ They really don't know how to be lived. ان لوگوں نے وہاں بہت گندگی پھیلائی تھی and it was a big issue in Peshawar. ہماری economy پر ان کا بوجھ پڑا اور ہماری economy can not sustain any more, ہمارے ہاں بے روزگاری کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ افغانی ہمارے لوگوں کی جگہ نوکریاں کرنے لگ گئے۔ اس کے علاوہ ایک اہم بات یہ ہے کہ اگر ان کی 31st December, 2012 کو expiry ہو گئی تھی تو اس کے بعد ایک procedure شروع ہو جانا چاہیے تھا۔ I

think that coming government should do this thing this year immediately because we don’t know about the scenario after 2014. ابھی کوئی چیزclear نہیں ہے، وہاں civil war شروع ہو جاتی ہے یا پتا نہیں کیا صورت حال ہوتی ہے، اگر وہاں سے مہاجرین کا اور threat آگیا تو Pakistan can not afford more refugees at the moment. اس لیے نئی آنے والی حکومت اس مسئلے پر جلد کوئی نہ کوئیstep لے جیسے ہاشم نے کہا کہit might take many years. اس لیے یہ چیز جتنی جلدی شروع ہو جائے وہ پاکستان کے لیے بہتر ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ نبیلہ جعفر صاحبہ۔

محترمہ نبیلہ جعفر: شکریہ، میڈم سپیکر! افغان مہاجرین جو خیبر پختونخوا اور فاٹا میں رہتے ہیں، ان کے حوالے سے ابھی ایک figure about two million بتائی گئی ہے، میں آپ لوگوں کے knowledge میں لانا چاہوں گی کہ یہ لوگ نہ صرف مہاجر کیمپوں میں رہتے ہیں کیونکہ یہ کیمپ شاید اتنے بڑے نہیں ہیں، یہ لوگ societyکے اندر penetrate ہو چکے ہیں۔ اگر آپ پشاور کے middle class residential areas مثلاً حیات آباد، ڈیفنس، یونیورسٹی ٹاؤن وغیرہ میں جائیں تو ان علاقوں میں افغان مہاجرین بہت بڑی تعداد میں رہائش پزیر ہیں۔ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو کیمپوں میں رہ رہے ہیں کیونکہ یہ afford کر سکتے ہیں، ہم ایک طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ لوگ بھی ہماری health and education facilities پر بوجھ ہیں۔ میں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ فاٹا میں sectarianism or militancy کے جو مسائل شروع ہی تب ہوئے ہیں جب افغان مہاجرین خوست کے علاقے سے پاکستان آئے جو پاکستانی سرحد کے قریب ہے۔ان لوگوں کا دنیا کاexposure نہیں ہے اس لیے انہیں آسانی سے exploit کیا جاسکتا ہے۔ ہماریmilitant organizations سب سے زیادہ target and focus انہی علاقوں میں کرتی ہیں۔ میں اپنے علاقے کرم ایجنسی کی بات کرنا چاہوں گی کہ ہمارے central Kurram کے علاقے پر سارا قبضہ افغان مہاجرین نے کیا ہوا ہے اور وہاں کے مقامی لوگوں کو نکال دیا گیا اور دوسری جگہوں پر بھیج دیا گیا، ان کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا، ان کے کاروبار پر قبضہ کر لیا اور اب کہا جاتا ہے کہ یہ مہاجرین وہاں کے residents ہو گئے ہیں۔ وہ اب بھی ہمارے لیے problems create کرتے ہیں، وہ اس سڑک کو against local people as a weapon use کرتے ہیں۔

میڈم سپیکر! میں ایک اور بات کہنا چاہوں گی کہ وہ لوگ ہماری society میں intermingle اس طرح بھی شامل ہو چکے ہیں کہ ان کے رشتے مقامی لوگوں میں ہو چکے ہیں، اس لیے اس چیز کو مزید روکنے کے لیے ان لوگوں کو واپس بھیج دینا ہی بہتر ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم نجم الثاقب صاحب۔

جناب نجم الثاقب میمن: شکریہ، میڈم سپیکر! I totally agree with my fellow parliamentarians. وہ ہمارے پاس مہمان بن کر آئے تھے لیکن اب بہت ہو گیا۔ انہوں نے پاکستانی society کو جتناshatter کیا، انہوں نے پاکستانی society کو جو نقصانات پہنچائے میرے خیال میں کوئی اور اتنا نقصان نہیں دے سکتا۔ کراچی کے حالات ان ہی کی وجہ سے بگڑتے ہیں۔ انہوں نے مختلف کاروبار پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کے علاوہ پاکستان کی concerned authorities e.g., NADRA ect., نے بھی انہیں illegally support کیا ہے۔ انہوں نے افغانی لوگوں کو شناختی کارڈ issue کر کے انہیں permanent residential status دے دیا۔ اب ان کو یہاں سے نکالنا ہمارے لیے بہت مشکل ہو گیا ہے لیکن پھر بھی میں یہ

گزارش کروں گا کہ ان لوگوں emergency basis پر یہاں سے نکالنا چاہیے کیونکہ یہ پاکستان کے حق میں بہتر ہو گا اور پاکستان کا international status especially Karachi کا status ان کی وجہ سے خراب ہوا ہے، وہ بہتر ہو گا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم مطیع اللہ صاحب۔

جناب مطیع اللہ ترین: شکریہ، میڈم ڈپٹی سپیکر! میں صرف ایک point clear کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن کے ایک ممبر نے کہاتھا کہ انہوں نے ہمیں بہت سے economic benefits دیے ہیں، ان کےلیے عرض ہے کہ UNHCR, UNDP, Government of Pakistan اور بہت ساری international NGOs کی reports آئی ہیں اور ان میں یکطرفہ point ہے کہ ہمیں جتنےeconomic benefits ملے ہیں ان سے کئی گنا زیادہ economically نقصان ہوا ہے and economically they are a huge burden on our society. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی (قائد حزب اختلاف): شکریہ، میڈم سپیکر! I am actually thankful for brining such a timely resolution and I completely endorse it. میری اس بارے میں کچھ reservations ہیں I will call them contentions اور وہ already raise کی گئی ہیں۔ میرے خیال میں کسی issue کو highlight کرنا easy ہے لیکن اس کے لیے solution دینا more important ہے۔ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ یہ refugees کس حساب سے آئے ہیں؟ ان میں کافی لوگ باقاعدہ register ہوئے ہیں، a lot of people have hold NIC given by the Pakistani government but there are a lot of more refugees which have come through un-register اور یہ چیز porous border کی وجہ سے ہے۔ یہ بہت اہم معاملہ ہے اس لیے میں حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ اس بارے میں کوئی mechanism and solutions دی جائیں کہ کیا کرنا ہے؟

میڈم سپیکر! ہمیں یہ چیز بھی realize کرنی چاہیے اور جیسے محترمہ نبیلہ نے very important issue point out کیا کہ یہ افغان مہاجرین صرف خیبر پختونخوا یا FATA کے علاقے میں نہیں ہیں، they are part of the Sindh province, they are part of the Punjab province, they have penetrated into Karachi. So how would you get out them? اس لیےمیں اس کو endorse کرتا ہوں but at the same time I also would request those who have put forward this resolution کہ وہ ایک sort of mechanism بتائیں کہ یہ سب کچھ کیسےimplement ہو گا اور اس کی solutions کیا ہیں؟ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم وزیراعظم صاحبہ۔

محترمہ انعم آصف(وزیراعظم یوتھ پارلیمنٹ): شکریہ، میڈم سپیکر! سب سے پہلے میں ایک چیز clear کرنا چاہوں گی کہ اس وقت بات آپ کی national security کی ہو رہی ہے۔ اب تین ملین لوگوں کے لیے ایک سو اسی ملین لوگوں کو risk پر نہیں لیا جا سکتا۔ جناب ہشام صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ ہماری ہی کچھ polices کی وجہ سے یہاں refugees آئے یا ہمارے ہی کچھ ایسےsteps تھے جن کی وجہ سے ہم نے انہیں اپنی society میں اس طرح رہنے دیا، اس لیے اگر وہ یہاں رہ رہے ہیں تو اس کے ہم ہی ذمہ دار ہیں۔ اس وقت اگر ہم یہ کہہ دیں کہ انہیں واپس بھیج دیا جائے کیونکہnow they are burden تو اس طرح کہنا بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔ ہم صرف اس point پر یہ resolution present کر رہے ہیں کہ ہمیں اپنی national security کو سب سے اوپر رکھنا ہے، we have preferred our national security over all the issues, over all our mistakes which we have done in the past, اس کے لیے اہم یہ ہے کہ ہم کسی nation کو target نہیں کر رہے۔ محترمہ سطوت وقار صاحبہ کی طرف سے ایکsort of allegation آیا تھا کہ انہیں رہنے سہنے کا طریقہ

نہیں آتا،they have polluted the environment تو کسی قوم کو اس طرح target کرنا اور یہ کہنا کہ انہیں رہنا سہنا نہیں آتا۔ ہم یہاں صرف اس چیز پر بات کر رہے ہیں کہ ہم نے اپنی national security کو importance دینی ہے، ہم نے لوگوں نے غلط پالیسیوں یا اچھی نیت کی وجہ سے افغان مہاجرین کو یہاں رکھا، we have supported them and now it is the time کہ ان کے لیے بہتر یہی ہے کہ ہم انہیں واپس بھیج دیں۔

میڈم سپیکر! اس resolution میں repatriation کا ایک اہم لفظ استعمال کیا گیا ہے، it means we have not just thrown them back ہمیں وہاں بھی اس چیز کو ensure کرنا ہے کہ اگر ہم انہیں واپس بھیج رہے ہیں we have to ensure کہ وہ وہاں کیسے رہیں گے؟ We can not just take of our responsibility out of them, وہاں انہیں economically کیسے support کرنی چاہیے، آپ انہیں وہاں بھیج کر ان کی مدد کر سکتے ہیں، صرف یہاں سے بھیج کر اپنے آپ کو اس ذمہ داری سے ہٹا نہیں سکتے۔ دوسری بات یہ ہوئی تھی کہ کراچی میں جتنے بھی professions ہیں، افغان مہاجرین کےeconomic benefits کی بات ہوئی کہ انہوں نے وہ بھی دیے۔ People are living there وہ کتنی دیر آپ کی امداد پر رہ سکتے ہیں؟ کیا آپ نے اس چیز کو ensure کیا کہ وہ آپ کیnational stream کا حصہ نہ بن پائیں؟ کیا آپ انہیں اس طرح fully support کر پائے کہ اس دوران انہیں کسی روزگار کی طرف نہ جانا پڑے؟ وہ آپ کو کوئی economic support provide نہیں کر رہے تھے بلکہthey are trying to make their living on self کیونکہ آپ نے انہیں وہ facility ہی نہیں دی۔ آپ انہیں صرف اس بنیاد پر یہاں نہیں رکھ سکتے کہ وہ یہاں رکشہ چلا رہے ہیں یا پان کی دکان چلا رہے ہیں، they are making living for themselves, اس لیے یہ economic benefit consider نہیں کیا جائے گا۔ ہمارا major issue ہماری national security ہے، اس چیز کو غلط طریقے سے استعمال کیا جا رہا ہے یہexternal threat ہے۔ ہم اس لیے یہ resolution لے کر آئے ہیں کہwe want this thing to happen immediately کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے ہم ان مہاجرین کو واپس ان کے گھروں میں safely بھیجیں اور یہ ensure کیا جائے کہ وہاں وہ اچھی طرح رہ سکیں۔

میڈم سپیکر! ہاں !اس میں وقت لگے گا آپ نے اتنے سارے لوگوں کو یہاں رکھا ہوا ہے، immediately آپ انہیں واپس نہین بھیج سکتے but need of the hour is that to devise a strategy. ہم لوگ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ پہلے اس چیز کو ensure کریں کہ آپ کے پاس کتنے لوگ register ہیں اور کتنے لوگ آپ کے پاس آئے تھے؟ First of all, you have to make this list اور پھر اسی کے مطابق جن لوگوں کو 2012 کے بعد چلے جانا چاہیے تھا on priority basis sent them back کیونکہ وہ آپ کے record میں ہیں۔ In the meanwhile آپ اس چیز کا record collect کریں کہ اس وقت معاشرے میں ان کی کیا position ہے اور each ہم once this resolution has been passed, we will work on the strategy in the Bill, and every situation کے بارے میں بتائیں گے کہ کس طرح ان لوگوں کو safely واپس بھیجا جا سکتا ہے تاکہ آپ کی national security پر کوئی حرف نہ آئے۔ ہم ان سے employment opportunities چھین نہیں رہے Our party completely endorsed this resolution and we want these things to happen immediately.

Madam Deputy Speaker: Now I put this resolution to the House for voting.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Ms. Sitwat Waqar, Mr. Najam-u-Saqib Memon and Mr. Ejaz Sarwar would like to move a resolution. Ms. Sitwat Waqar please move item No. 3.

Ms. Sitwat Waqar: I would like to move a resolution that;

"This House is of the opinion that the province of Balochistan has been very poorly handled by the consecutive governments of Pakistan that came to power ever since its annexation and failed to realize its value. As a result of which there is a growing insurgency leading to not only extreme dissatisfaction but also separatist sentiments among the Baloch people. This side of the House demands that the coming government take all measures to earn the goodwill of the people of Balochistan and resolve their grievances".

میڈم سپیکر! ہم دیکھتے ہیں کہ جب سے بلوچستان کی پاکستان کے ساتھ annexation ہوئی ہے اور جو بھی حکومتیں اقتدار میں آئی ہیں، انہوں نے ایک ہی صوبے بلوچستان کو neglect کیا۔ We have history which shows that Balochistan کو تمام حکومتوں نے جب سے اسے1972 میں صوبہrecognize کیا گیا، اس کے political right کو acknowledge نہیں کیا اور لگاتار اسے neglect کیا جاتا رہا۔ ہم لوگوں کو ایک چیز realize کرنی چاہیے کہ Baloch people have their own culture, وہاں سرداری نظام ہزار سال سے چلا آرہا ہے۔ اگر آپ ایک علاقے کے کلچر کی sanctity کا خیال نہیں کریں گے، آپ وہاں کے کلچر کو use of force سے replace کرنے کی کوشش کریں گے لیکن آپ اس میں اتنےsuccessful نہیں ہو سکیں گے کہ آپ وہاں ایک اچھا system لا سکیں۔ So what are you leading all to, you are leading turning to a chaos right nothing else and this is what the governments have done, especially اس کا climax

تب ہوا جب ہماری حکومت 1997 to 2007 جس کا نام میرے ساتھیوں نے بھی لیا۔ اس وقت اکبر بگٹی کا قتل ہوا تھا

that was the climax of this period when the Baloch people realize that the central government is not going to listen to them, is not going to engage in the negotiating process with the Sardars and people at all and this is definitely led to extreme dissatisfaction of the people and even separatist movements and separatist elements. I would like to bring the House for importance of Balochistan. Right now Balochistan is one of the four provinces and we need to take care of it but there is a reason as well why we need to take care of it is well?

میڈم سپیکر! صرف یہ نہیں کہ بلوچ ہمارے بہن بھائی ہیں، ہم ان کی مدد کریں۔ اگر حکومت کسی اور چیز سے convince نہیں ہوتی

look at the so many aspects, so many advantages that this province has. There are three major aspects to focus on is the geo-strategic importance of Balochistan. Balochistan has a boundary with Arabian Sea, we have the Gwadar sea port which is the largest deep sea port of the world. It gives access to many other countries, which are Central Asian States, China and Russia. Over the history we have seen that these powers including the USA have shown interest in this region because as we have seen Afghanistan war has been going on since so long. We have seen that these countries have shown interest in this region. It is the nexus between Middle East, Central Asia and South East Asia.

بلوچستان کے بارے میں بہت سےwestern sources نے research کی ہے کہ Gwadar Port can become the 21st century trade route to China, to Central Asia and to Africa as well from the land locked countries. It has so much importance جس پر western sources نے کافی interest لیااور وہ اس پر کافی research کر چکے ہیں but our government has to fail to realize its value. Not only that ہمارے بلوچستان میں بہت سارےproven untapped resources ہیں، I will tell you a little bit کہ وہاں کوئلے کے بہت سے ذخائر ہیں،petroleum, gold, copper reserves کو ریکوڈک میں ہیں and their worth $260 billion and they have been proven to be $260 billion. اس کے علاوہ Gwadar Port is only 180 nautical miles

away from the state of Bahamas which leads to the Persian Gulf and even Shahbahar Port which is a Iranian port, its not even competent when it comes to the Gwadar Port because I have mentioned that this is the largest deep sea port in the world. Deep sea port سے مراد ہے کہ آپ large trawlers کو accommodate کر سکتے ہیں and obviously Iran کا Shahbahar Port fills intimidated by the prospects of this Gwadar Port will have.

ان تمام باتوں سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ بلوچستان کی کتنی زیادہ value ہے جو کہ Western and other European world has realized already. ہماری مرکزی حکومتوں نے over and over again force use کی ہے rather than opting for diplomatic talks and negotiations with the people of Balochistan, ہم لوگوں نے force کو استعمال کیا ہے۔ اگر آپ طالبان اور دوسرے لوگوں کی بات کرتے ہیں، اگر آپ ان پر force use کریں because they are threat to our nation and they are threat to our national security that could be one thing, that is still debatable because use of force لوگوں کو convince نہیں کر سکتی، اس کی وجہ سے separatist movements زیادہ شروع ہو جاتی ہیں، اس سے زیادہ insurgency and dissatisfaction شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ہمارے بلوچی بہن بھائی ہیں، یہ ہمارا ایک صوبہ ہے جس کی سوئی گیس تمام صوبے استعمال کرتے ہیں اور اس کی royalty کامسئلہ ہمیشہ سے رہا ہے۔ ہم نے ان کے ساتھ کبھی fully negotiations نہیں کیں۔ اگر ہم بلوچستان کی value دیکھ لیں، اگر ہم for earning the goodwill of the people of Balochistan rather than opting for force, ہم ان کے ساتھ مذاکرات کریں، سرداروں کے ساتھ بیٹھیں، انہیں political process میں لائیں تاکہ انہیں feel ہو کہ we are part of Pakistan, we are part of the political process, we are part of the developing process of their process as well as the entire country. It is true that Sardars over there want to maintain their statuesque there. Pakistani government should take a very tactful and a gradual process to counter this issue. آپ کو اپنے لوگوں میں unity لانی ہے، آپ نے اپنے مسائل حل کرنے ہیں تاکہ اس علاقے میں جتنی insurgency آگئی ہے، اسے foreign elements کس طرح utilize کر رہے ہیں؟ اسے کتنا fuel کر رہے ہیں؟ USA کے House of Representatives میں congressional hearings ہو رہی ہیں اور resolution discuss ہو رہی ہے کہ بلوچستان کو self-determination کا حق دیا جائے۔ اس میں حکومتِ پاکستان کو involve نہیں کیا جارہا۔ Western think tanks are proposing that UN بلوچستان میں ایک ریفرنڈم کا انتظام کرے کہ یہاں right of self-determination ہونا چاہیے یا نہیں without incorporating Pakistani government in this. If other countries are taking so much interest and exploiting insurgency اس لیے اس معاملے پر آنے والی نئی حکومت کو ایک stance لینا چاہیے کہ اب ہم اپنے بلوچستان کے مسائل کو حل کریں گے کیونکہ in the 21st century Balochistan کا مسئلہ بہت زیادہ out of hand جا سکتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: شکریہ، محترم اعجاز سرور صاحب۔

جناب محمد اعجاز سرور: شکریہ، میڈم سپیکر! محترمہ سطوت وقار صاحبہ نے جیسے بتایا کہ بلوچستان میں کتنا economic and strategic potential ہے اور پاکستان کے لیے یہ بہت important ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کی اتنی importance ہونے کے باوجود ہم نے بلوچستان کے ساتھ کیا کیا ہے؟ ہم لوگوں نے بلوچستان کے ساتھ ظلم، زیادتی، قتل عام اور پسماندگی کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ اگر ہم تاریخی طور پر دیکھیں تو بلوچستان کے خلاف کئی operations کیے گئے، 1948, 1958, 1966 اور اس کے علاوہ 1973 سے لے کر 1976 تک بھٹو صاحب کے دورِ اقتدار میں operation کیا گیا، ان operations نے insurgency کے جو بیج بوئے، ہم اس کی فصل آج تک کاٹ رہے ہیں۔ اس کے

علاوہ 2005 میں ڈیرہ بگٹی میں جو operation کیا گیا اور نواب اکبر بگٹی کو قتل کیا گیا، اس کے بعد بلوچستان کا مسئلہ totally out of control لگ رہا ہے۔ ہماری آنکھیں ساٹھ سال بعد کھلی ہیں کہ یہ مسئلہ بہت بڑھ گیا ہے اور اب ہم نے اسے سیاسی طور پر حل کرنا ہےبلوچستان میں missing persons کا مسئلہ آپ کے سامنے ہے کہ بلوچ نوجوانوں کو قتل کیا جا رہا ہے، بلوچ نوجوان مایوس ہو کر پہاڑوں پر چلے گئے ہیں، وہ حکومت کے ساتھ مذاکرات کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہیں۔ بلوچستان میں 2013 کے الیکشن ہونے جا رہے ہیں لیکن یہ ایوان جانتا ہے کہ وہاں freedom of expression کتنا ہے؟ وہاں establishment کا کتنا control ہے؟ وہ کس طرح وہاں کے الیکشن کو manipulate کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو بھی ensure کرنا ہے کہ بلوچستان میں free and fair election ہوں اور یہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اب ہم نے military solution کے بجائے political solution کی طرف جانا ہے۔ تاریخی طور پر یہ رہا ہے کہ بلوچستان کے مسئلے کو سیاسی طور پر حل نہیں کیا گیا بلکہ use of force کے ذریعے حل کیا گیا ہے۔ ہمیں باربار یہ کہا جاتا ہے کہ civilian institutions نہیں جانتے کہ national interest کیا ہے۔ ابھی ہم نے بتانا ہے کہ ہمارا national interest کیا ہے۔ ہمارا national interest یہی ہے کہ ہم بلوچستان کے مسئلے کو پرامن سیاسی طور پر حل کریں اور اگلی آنے والی حکومت کو چاہیے کہ وہ political will کا مظاہرہ کرے، یہ مسئلہ صرف political will سے ہی حل ہو گا۔ آغاز حقوق بلوچستان package بھی آیا لیکن political will نہ ہونے کی وجہ سے وہ بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ آنے والی حکومت کو اس اہم مسئلے کو consider کرنا چاہیے اور اسے حل کیے بغیر ہماری بقا، ہماریsecurity ممکن نہیں ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم حضرت ولی کاکڑ صاحب۔

جناب حضرت ولی کاکڑ: شکریہ، میڈم سپیکر! میں being a member of Blue Partyاس resolution کو fully endorse کرتا ہوں۔ اس بارے میں میری کوئی reservations تو نہیں ہیں لیکن جس طرح ہونا چاہیے اور جس طرح کی بات کرنی چاہیے جیسے محترمہ سطوت وقار صاحبہ نے کہا کہ .Sardar culture and Baloch culture وہ دو چیزوں کو mix کر رہی تھیں، Sardar culture کیا ہے اور Baloch culture کیا ہے اور ان دونو ں میں کیا فرق ہے؟ وہاں ترانوے سے زیادہ سردار ہیں لیکن ان میں بہت کم سردار حکومت کی مخالفت میں ہیں اور جو پہاڑوں پر گئے ہوئے ہیں۔ %90 بلوچ سردار حکومت کے ساتھ ہیں اور وہ federation کی بات کرتے ہیں، لہذا ہمیں اس چیز کو بھی clear کرنا چاہیے۔

میڈم سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان کے بارے میں لوگوں نے بہت زیادہ زور دیا کہ بلوچستان میں کیا ہے؟ وہاں گوادر پورٹ ہے لیکن ان کی جو strategy تھی کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ یہ resolution بہت اچھی ہے لیکن کسیway out کو میں نے نہیں دیکھا اور وہ میں دینا چاہتا ہوں کہ اس میں کون سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہم لے کر چلیں۔ اعجاز سرور صاحب نے کہا تھا کہ تاریخی طور پر ہم نے ہمیشہ بلوچستان میں military operation پر انحصار کیا۔ پاکستان بننے سے پہلے خان آف قلات اور قائداعظم محمد علی جناح کے دستخط موجود ہیں کہ انہوں نے دستخط کر کے یہ کہا تھا کہ قلات state ایک independent state ہے لیکن پشتون علاقے کے لوگوں نے شاہی جرگے کے ذریعے متفقہ طور پر اعلان کیا کہ پشتون علاقے جو British Balochistan کہلاتے تھے، وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے ہیں لیکن اس کے بعد بدقسمتی سے ہماری نیت سے یہ نہیں لگ رہا تھا کہ ہم بلوچستان کو as a independent state تسلیم کریں۔ 1948 میں پاکستانی افواج نے خان آف قلات کو by force پاکستان کے ساتھ الحاق پر مجبور کیا لیکن اس کے ساتھ ہی خان آف قلات کے کزن پرنس عبدالکریم پہاڑوں پر چلا گیا اور ہم نے اس کے ساتھ وعدہ کیا کہ آپ پہاڑوں سے نیچے

آئیں اور surrender کریں، ہم آپ کی بات سنیں گے لیکن وہ سب سیاسی وعدے ثابت ہوئے اور ہم نے ان کے لیے کچھ نہیں کیا۔ ان سب چیزوں کے باوجود بلوچستان کے بارے میں کیا recommendations ہو سکتی ہیں؟ بلوچوں کی کچھ reservations ہیں اور وہ اہم باتوں پر ہے کہ demilitarization of the province کہ وہاں پر military کےexistence role کو ختم کر دیا جائے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ 1998 میں گوادر اور لسبیلہ میں military and civil bureaucracy کے لوگوں کو جتنے پلاٹ allot ہوئے تھے، وہ immediately cancel کیے جائیں۔

میڈم سپیکر! بلوچستان بہت بڑا صوبہ ہےاور ہم اسے ایک صوبے کے طور پر handle نہیں کر سکتے لہٰذا ایک حل یہ بھی ہے کہ اسے دو صوبوں میں تقسیم کر دیا جائے، اس میں ایک پشتون belt اور بلوچbelt ہو۔ اگر ہم نے پاکستان کو چلانا ہے، اگر ہم پاکستان کے بارے میں sincerely سوچتے ہیں توپھرہمیں ایک بات کو دل سے تسلیم کرنی ہے کہ بلوچ زمین پر بلوچوں کو حق حکمرانی دیا جائے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب نجم الثاقب صاحب۔

جناب نجم الثاقب میمن: شکریہ، میڈم سپیکر! میرے follow parliamentarians نے جو views پیش کیے ہیں I agree with them. ہم اس بات پر آئے ہیں کہ بلوچستان میں جو crisis ہیں اور وہاں کی جو situation بن گئی ہے، ان میں پاکستانیintelligence agencies, establishment and Pakistani governments کا roleہے۔ سابق جمہوری حکومت نے آغاز حقوق بلوچستان، NFC Award, 18th Amendment وغیرہ steps لیے ہیں لیکن ان پر صحیح طرح implementation نہیں ہو پارہی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مستقبل میں آنے والی حکومت بلوچستان کے لوگوں کے grievances کوaddress کرے گی۔

میڈم سپیکر! اس resolution پر میرے دوستوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میں کچھ solutions کی طرف جاؤں گا، حضرت ولی کاکڑ صاحب نے کچھ solutions کوhighlight کیا۔ ہم بلوچستان میں وہاں کے لوگوں کا حق نہیں دے رہے۔ ابھی پچھلے دنوں الیکشن کی بات ہو رہی تھی، اگر ہم overseas Pakistanis کو vote کا حق نہیں دیں گے تو وہ اپنے آپ کو deprive feel کریں گے اور اپنے آپ کو پاکستان کا حصہ تسلیم نہیں کریں گے،same pattern پر اگر ہم بلوچوں کو economic rights نہیں دیں گے، وہاں سے ملنے والے معدنیات پر اگر ہم انہیں 50% سے زیادہ employment opportunities نہیں دیں گے۔ ہم ان کی گیس استعمال کر رہے ہیں اورانہیں royalty نہیں دیں گے تو وہ پاکستان کے خلاف کیوں نہیں ہوں گے۔ یہ بالکل genuine بات ہے کہ اگر ہم انہیںdeprive کریں گے تو وہ پاکستان کے خلاف ہو جائیں گے، وہ انہی کی زمین ہے، ہم اسے استعمال کر رہے ہیں، پاکستان کے تمام صوبے اس سے فوائد حاصل کر رہے ہیں لیکن بلوچستان کے لوگوں کو ہم deprive کر رہے ہیں۔

میڈم سپیکر! ہمیں بلوچستان کے لیے developmental efforts کرنی چاہییں۔ بلوچستان کا صوبہ سب سے بڑا ہے، ہم وہاں سوئی گیس کی لائن بچھا تے ہیں تو اس پر بہت خرچ ہوتا ہے، اگر یہ نہیں کر سکتے تو وہاں industries لگا سکتے ہیں، industries کے لیے یہ ہوتا ہے کہ آپ اس علاقے میں industries لگائیں جہاں raw material موجود ہو۔ وہاں پہاڑ ہیں اور اگر ہم سیمنٹ انڈسٹری وغیرہ لگا لیں تو اس طرح یہ بلوچستان کے لیے بہت helpful ہو سکتا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس طرح بلوچوں کے problems solve ہو سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب محمد اقبال زہری صاحب۔

جناب محمد اقبال زہری: شکریہ، میڈم سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک سنگین اور وسیع مسئلہ ہے، اس پر ایک special committee بننی چاہیے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کہاں سے شروع کروں۔ بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ آج تک اتنا ظلم ہو چکا ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں کسی اور کے ساتھ اتنا ظلم ہوا ہو گا۔ بلوچستان کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا اور کشمیر کا مسئلہ ایک ہی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ کشمیر کا دشمن کوئی اور ہے اور بلوچستان کے دشمن ہمارے اپنے لوگ ہیں۔ Recently بلوچستان کے لیے جو package announce کیا گیا جسے آغاز حقوق بلوچستان کہا جاتا ہے، جس کا متعلق یہ ہے کہ ہمارے حقوق کا آغاز 2009 سے ہوا، پچھلے پینسٹھ سالوں سے ہمیں کوئی حق ہی نہیں دیا گیا ہے۔ میڈم سپیکر! اس سے بڑھ کر ظلم و ستم اور کیا ہو سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہاں کے resources کی worth وہاں کے projects سے زیادہ ہے۔ ہمیں وہاں کے قیمتی resources کی نسبت سےوہاں کے لوگوں کو share دینا چاہیے۔ وہاں ایک resource جو پورے ملک میں supply ہو رہا ہے، 36% of gas production پورے ملک میں جا رہی ہے، اس کی صرف 17% consumption بلوچستان کے اپنے لوگوں کے لیے ہے۔ کوئٹہ میں پانچ یا دس سال بعد گیس پہنچی لیکن اس سے پہلے گیس مری میں پہنچی۔ پاکستان کے سب سے بڑے ضلع خضدار میں ابھی تک گیس موجود نہیں ہے۔ وہاں سے گیس سرد ترین علاقے مری تک پہنچ چکی ہے لیکن وہاں سے ایک کلو میٹر دور زیارت واقع ہے اور وہاں سردی بھی زیادہ ہوتی ہے مگر ابھی تک اسے گیس نہیں مل سکی۔

میڈم سپیکر! یہ مسائل ایسے ہیں جو ہم سب جانتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومتِ پاکستان طالبان کے ساتھ مذاکرات کر سکتی ہے، اپنے سب سے بڑے دشمن انڈیا کے ساتھ مذاکرات کر سکتی ہے تو پھر اپنے لوگوں کے ساتھ کیوں مذاکرات نہیں ہو سکتے؟ ہم نے کون سا گناہ کیا ہے؟ وہاں کی youth میں بہت conservativeness پائی جاتی ہے، وہ شاید یہ تسلیم نہیں کرتے کہ ہم لوگ ایک آزاد state میں exist کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا سنگین مسئلہ ہے جس پر اگر emergency basis پر notice نہ لیا گیا تو پھر سقوطِ ڈھاکہ جیسا معاملہ بھی ہو سکتا ہے۔

میڈم سپیکر! اب اس مسئلے کی solutions کی طرف آنا چاہوں گا کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے 5% quota کو increase کر کے 10% کیا جائے۔ سپریم کورٹ کے directive کے مطابق missing persons کو جلد از جلد بازیاب کرایا جائے۔ آغاز حقوق بلوچستان میں یہ چیز include کی جائے کہ وہاںpara-military کے functions کو limited کیا جائے اور انہیں اپنے گھروں میں واپس بھیجا جائے۔ وہاں کے لوگوں کو national wealth and finance سے متعلقprojects میں حصہ دینا چاہیے۔ یہ ساریsuggestions ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھforeign countries کے ساتھ جو projects کیے جارہے ہیں the government should make public all the agreements. The government should initiate immediately start working on poverty. اس کے علاوہ ایک کمیٹی تشکیل دی جانی چاہیے کہ projects میں وزراء کو جو funds دیے جاتے ہیں، ان کی accountability ہونی چاہیے۔ National resources کی exploitation بند کر دینی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ صاحب۔

Mr. Rafiullah Kakar: Thank you Madam Speaker. All respectable parliamentarians have already said enough regarding Balochistan. I am here just to point out two factual errors, one which was made by Ms. Sitwat Waqar and except Zehri all of our parliamentarians committed the same mistake and it is also reflected in our national discourse as well

اور وہ یہ ہے کہ جب بلوچستان کی بات کی جاتی ہے تو آپ کہتے ہیں کہ ہمارے بلوچی بہن بھائی، اس وقت بلوچستان میں دو major communities پشتون اور بلوچ ہیں۔ Rough calculations کے مطابق بلوچستان میں اس وقت 47 to 48% population Baloch and 44 to 45% Pashtuns population رہ رہی ہے، اس کے علاوہ 6 to 7% other communities ہیں۔ یہ ہمارے بلوچی بہن بھائی ہی ہو سکتے ہیں۔ ایک inclusive term ہے کہ بلوچی بھائی اور اس میں آپ دوسری communities کو ignore کر دیتے ہیں، یہ ایک factual error ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا تھا۔

میڈم سپیکر! جناب زہری صاحب نے بڑی زبردست باتیں کی ہیں، ان کی باتوں میں ایک factual error یہ تھا کہ کوئٹہ کو پانچ دس سال بعد گیس ملی جبکہ حقیقتاً اسے تیس سال بعد گیس مہیا کی گئی۔ 1953 میں گیس سوئی کے مقام سے دریافت ہوئی اور 85-1984 میں کوئٹہ کو گیس فراہم کی گئی۔

میڈم سپیکر! میں solutions پر زیادہ وقت نہیں لوں گا، سارے solutions پیش کیے گئے ہیں، ایک solution regarding true essence of federation, میری یہ suggestion ہے that powers of Senate shall be enhanced. جب آپ سینیٹ کی powers enhance کریں گے that is what constitutes the true essence of federation. ہمارے سامنے امریکہ کی مثال موجود ہے۔ قومی اسمبلی میں بلوچستان کی سترہ نشستیں ہیں، آپ انہیں بڑھا دیں، وہ تیس تک بڑھ جائیں گی، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ آپ decision making میں سینیٹ کی powers بڑھا دیں تو اس سے federation کی real essence realize ہو گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ شہانہ افسر صاحبہ۔

محترمہ شاہانہ افسر: شکریہ، میڈم سپیکر! میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ پاکستان اور particularly Balochistan میں mostly ہر چیز relative ہے۔ ہمارے ہاں کوئی بھی چیز independently act نہیں کرتی، اگر بلوچستان کا کوئی issue ہے تو وہ بہت سارے factors پر depend کر رہا ہے اور وہ factors further بہت سارے sub-factors پر depend کر رہے ہیں۔ بلوچستان میں چیزیں grey کی شکل میں ہیں، ہمیں کسی کی black and white partition نہیں ملتی کہ کیا چیز کس وجہ سے ہو رہی ہے۔ بلوچستان کی سب سے زیادہ grievances جس چیز کی وجہ سے ہیں وہ ان کا contras step population and territory کے درمیان ہے۔ 43% of Pakistan's land area is Balochistan and 7% of Pakistan's population lives in Balochistan. ماضی میں بلوچستان کے لوگوں کی جو grievances تھیں وہ gas field پر base کر رہی تھیں لیکن اگر ہم مزید efforts نہیں کریں گے تو ریکوڈیک میں جو ایک giant copper mine بن رہی ہے اور ہم اس چیز کو خود welcome کر رہے ہیں کہ ہم آگے اس چیز پر بھی ان کے grievances کو focus کریں گے۔

میڈم سپیکر! بلوچستان کے لوگوں، official and military کے درمیان بہت ساری fatal misunderstandings ہیں، جیسے گوادر issue پر وہ کہتے ہیں کہ گوادر میں non-ethnic بلوچوں کو نوکریاں نہیں مل رہیں، ان کے interests پورے نہیں کیے جارہے۔ Non-ethnic پنجاب اور سندھ کے لوگوں کو وہاں نوکریاں مل رہی ہیں۔ پاکستان کے state officials یہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کے لوگوں کو بہت منافع دے کر وہ جگہ خریدی گئی ہے۔ سب سے پہلی important بات یہ ہے کہ ہم اس misunderstanding کو دور کریں اور ہم clearly areas کو identify کریں کہ صحیح بات کیا ہے اور غلط بات کیا ہے، صرف myths پر نہ جائیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ بلوچستان کے مسئلے پر state کو blame کرنا بھی غلط ہے، بہت

سی چیزیں ہیں جن میں بلوچستان کی اپنی traditions and culture values بھی بہت responsible ہیں۔ وہاںpovertyہے اور وہاں کے tribal tradition کی وجہ سے بہت سارے issues کے ساتھ ساتھ ان کی poor education بھی آتی ہے اور poor education کے ساتھ ان کی inability آتی ہے کہ وہ گوادر اور دوسری بہت سی چیزوں میں administrativelyحصہ لے سکیں۔

میڈم سپیکر! میرے خیال میں بلوچستان میں بہت ساری insurgencies تو ہو رہی ہیں لیکن وہ ابھی اس حد تک نہیں پہنچیں کہ ہم انہیں East Pakistan سے compare کریں۔ East Pakistan and Balochistan کا معاملہquite different ہے، East Pakistan کا سارا معاملہ ethnic base پر تھا جبکہ بلوچستان کا سارا معاملہ resources پر ہے۔ اس لیے ہم اسے directly East Pakistan سے compare نہیں کر سکتے۔ امریکی کانگریس میں بلوچستان کے معاملے پر ایک resolution آئی تھی تو جب ہم یہ بات کرتے ہیں کہ بلوچستان اس لیے اہم ہے کہ وہاں کوئلہ ہے،وہاں گیس ہے اور وہاں گوادر واقع ہے تو ہم اس سے یہ چیزprove کر رہے ہیں کہ بلوچستان کے ساتھ ہمارے بھی وہی interests ہیں جو امریکہ کے ہیں۔ امریکہ نے کشمیر کے بارے میں کبھی resolution پیش نہیں کی، اس نے بلوچستان کے بارے میں resolution کیوں پیش کی، اس لیے کہ اسے معلوم ہے کہ اگر وہ بلوچستان میں آئے گا تو اس کے بہت سےinterests meet ہوں گے۔ اس لیے ہم نے اس چیز کی طرف نہیں جانا کہ بلوچستان کی economy سے ہمیں بہت فائدہ ہو گا اور اس لیے ہم بلوچستان کی طرف جا رہے ہیں، ہم بلوچستان کیgoodwill چاہتے ہیں۔ ہمیں جیسے پنجاب میں کسی insurgency کا سامنا ہوتا ہے یا ہم اس معاملے میں پنجاب، سندھ یا خیبر پختونخوا کو tackle کریں گے، ہمیں انہی points پر بلوچستان کی insurgency کو tackle کرنا چاہیے۔

میڈم سپیکر! آخر میں اگر میں solutions کی طرف آؤں تو میرے خیال میں ہمارے سامنے Alaska کی مثال موجود ہےکہ وہاں پر permanent fund ہے جو Alaskan oil کو generate کرتا ہے۔ وہاں انہوں نے اس کے لیے rule بنایا ہوا ہے کہ انہیں اس کی جتنی بھی proceeds ملیں گی، ان کا 11% وہ Alaska کے لوگوں پر خرچ کریں گے۔ اس لیے ہم بھی ایسا کر سکتے ہیں کہ وہاں جو copper mine بن رہی ہے،gas fields ہیں یا ہمیں گوادر سے جو بھی منافع ملے گا ہم اس کا کچھ percent Balochistan کےلوگوں کے لیے وقف کریں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم ان کے tribal chiefs کو دے دیں بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم long term infrastructure کے لیے، water conservation کے لیے کیونکہ water conservation بھی بلوچستان کا ایک بہت بڑا issue ہے، وہاں بہت جگہوں پر قحط پڑتا ہے، اس لیے ہم ان چیزوں کے لیے long term efforts کریں تاکہ پاکستان کے لیے ان کی loyalty کی جو کمی پائی جاتی ہے، اسے دور کیا جاسکے۔ شکریہ۔

Mr. Rafiullah Kakar: Madam Speaker, if you please give me an opportunity to speak.

Madam Deputy Speaker: On what grounds?

Mr. Rafiullah Kakar: As per the rules, if I have to say something so I have to say.

Madam Deputy Speaker: Go ahead.

جناب رفیع اللہ کاکڑ: میڈم سپیکر، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، میری صرف ایک بات پر سخت reservations ہیں کہ محترمہ نے کہا کہ Balochistan is separate from East Pakistan, میں اس سے totally disagree کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک ethnic movement تھی تو بلوچستان کی بھی ایک ethnic movement ہے، گوادر منصوبے کے resources

2000 میں شروع ہوئے ہیں۔ سوئی گیس کا issue 70s and 80s میں آیا جب آپ نے اسےdelay کیا۔ بلوچستان کا معاملہ 1948 میں اس دن شروع ہوا جب آپ نے state of Kalatکو پاکستان کے ساتھ annex کیا۔ 1948 میں پہلی insurgency ہوئی، دوسری1958 insurgency میں ہوئی، پھر through out 60s and 70s تک چلتی رہی تو یہ resources بہت بعد کی بات ہے۔ اس لیے میں ان سے totally disagree کرتا ہوں کہ یہ معاملہ East Pakistan سے separate ہے۔ آپ کو شاید حالات کا اندازہ نہیں ہے، اس وقت کوئٹہ میں آپ بلوچ علاقوں کے سکولوں میں پاکستان کا قومی ترانہ نہیں پڑھ سکتے۔ آپ سکولوں میں پاکستان کا جھنڈا نہیں لگا سکتےاور آپ کہہ رہی ہیں کہ یہ case East Pakistan سے separate ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم یہ آپ کا view ہے اور وہ ان کا viewتھا، its opinion based آپ اپنے views کو کسی پر مسلط نہیں کر سکتے۔ جناب کاشف کھچی صاحب۔

Mr. Muhammad Kashif Khan Khichi: Thank you Madam Speaker, first of all I would to appreciate this resolution put forward by Ms. Sitwat Waqar

اس کے علاوہ mostly points میرے ساتھی رفیع اللہ کی طرف سے add ہو چکے ہیں۔ میں اس پر بس یہی کہنا چاہوں گا کہ جس طرح ہم کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ سمجتے ہیں، ہمیں اسی طرح بلوچستان کو اپنا اٹوٹ انگ سمجھنا ہو گا تبھی جا کر یہ معاملہ حل ہو گا۔ بلوچستان میں جتنی بھی unrest اور مشکلات ہیں، ان میں Pakistani Law Enforcing Agencies کا بہت بڑا کردار ہے۔ ہمیں چاہیے کہ وہاں جتنے بھی rebellious elements ہیں، ان کے ساتھ بندوق سے deal کرنے کی بجائے dialogue سے deal کریں۔ جس طرح پختونستان کا معاملہ 70s تک اہم رہا ہے اور جس طرح ہم نے اسے resolve کیا اور ایوب خان صاحب نے انہیں نوکریاں دیں، انہیں facilitate کیا، وہاں development کے کام ہوئے تو اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے معاملے میں جیسے آغاز حقوق بلوچستان کے تحت نوکریاں دی گئیں لیکن بعد میں وہ معاملہ properly نہیں چل سکا۔ ہمیں وہاں نوکریاں دینی چاہییں، وہاں developments کرنی چاہییں کیونکہ وہ پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، وہاں natural resources ہیں اور ان resources کا حصہ بلوچستان کے لیے مختص کر دینا چاہیے کہ ان resources کی جو income ہو گی وہ بلوچستان کی ,development وہاں کے لوگوں کی deprivation کوresolve کرنے کے لیے خرچ کرنی ہو گی۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: I think we have discussed at length here, if anyone feels that there are something new to add, please raise their hand? O.K. Mr. Junaid Ashraf *Sahib*.

جناب جنید اشرف: شکریہ، میڈم سپیکر! یہاں سب لوگ ٹھیک بات کررہے ہیں لیکن میں ایک دو باتیں add کرنا چاہوں گا۔ سابق حکومت نے جو steps لیے ہیں ان پر یہاں سب negative بات کررہے ہیں، کسی نے appreciate نہیں کیا، سب لوگ باربار criticize کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کا یہی مسئلہ ہے کہ ہم کسی چیز کو appreciate نہیں کرتے۔ یہاں لوگوں نے بات کی کہ آغاز حقوق بلوچستان کا کام دیر سے کیا، چلیں دیر سے ہی سہیinitiative لیا لیکن initiative لیا تو گیا۔ آپ اسے appreciate کیوں نہیں کرتے۔ اس حکومت نے باقاعدہ apologize کیا، یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہ ان کی غلطی نہیں تھی بلکہ یہ شروع سے چلی آرہی ہے اور کسی سے معافی مانگنا باوجود اس کے کہ وہ غلطی پر نہ ہو، یہ بہت بڑی بات ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ ایسے steps کو appreciate کریں اور یہ کہیں کہ آپ اس policy کو آگے لے کر چلیں تاکہ یہ اچھے طریقے سے implement ہو سکے۔ شکریہ۔

Mr. Najam-u-Saqib Memon: Madam Speaker, I want to say something on point of personal explanation.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

Mr. Najam-u-Saqib Memon: In my speech, I have highlighted and I have encouraged that this PPP Government has completed his five years term. They have produced and they have done something and I appreciated for that.

Madam Deputy Speaker: Mr. Faizan Idrees *sahib*.

Mr. Muhammad Faizan Idrees: Thank you. Most of the points have been explained by my fellow members. I would like to add just one point that the only solution of Balochistan is fair and free elections.

آپ دیکھیں کہ 2008 کے الیکشن میں major nationalist parties نے الیکشن کا بائیکاٹ کیا تھا۔ اگر اس صوبے کے سیاسی لیڈران ہی الیکشن کا بائیکاٹ کر دیں گےاور وہ آگے نہیں آئیں گے تو پھر آپ Army, F.C and other agencies کو free hand دے رہے ہیں۔ ہمارے موجودہ Youth Parliamentarians کے ممبران کے لیے ہے کہ now it is high time for them to go back to their constituencies اور وہاں یہ لوگوں میں awareness create کریں کہ at least آنے والے الیکشن میں سب لوگوں کو حصہ لینا چاہیے اور اپنا active role play کرنا چاہیے۔ جب political leadership آئے گی تو وہ capable ہو گی اور وہی اس problem کو solve کرے گی۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: I think we have discussed everything. Now I put the resolution to the House.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Mr. Rafiullah Kakar, Mr. Mateenullah Tareen, Mr. Hazrat Wali Kakar, Ms. Mehwish Rani and Mr. Rajesh Kumar would like to move a resolution. Mr. Rafiullah Kakar *sahib* please move Item No. 4.

Mr. Rafiullah Kakar: I would to move a resolution that;

> "This House is of the opinion that the menace of terrorism and religious extremism poses an existential threat to the state of Pakistan. In the contemporary situation, there is a dire need for devising a comprehensive and holistic strategy against the faith-and-sect-based violence. While the Parliament of Pakistan has recently passed "The National Counter Terrorism Authority Bill, 2013" that aims to set up a national anti-terror body, a new strategy shall include, but should not be limited to, monitoring supporters of the militant groups in the civil and military administration, curtailing societal sources of support, addressing socio-economic causes of religious extremism and taking strict action against the use of violence. Above all, as a prerequisite for all this, an open dialogue on the issue needs to be initiated so as to challenge certain established norms and concepts and to pave the way for developing a broad national consensus".

میڈم سپیکر! میں یہاں یہ بتانا چاہوں گا کہ ہم war on terror کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس وقت terrorism poses the gravest threat to the integrity of our country. According to the economic survey of Pakistan 2012 ہمیں war on terror میں ستر ارب روپے سے زیادہ کا نقصان ہوا ہے اور اس جنگ کی وجہ سے roughly 35 thousand plus جانوں کا ضائع ہوا ہے۔ Unfortunately, no effective counter terrorism strategy was put forward during the last ten years despite all its significance but recently مارچ کے مہینے میں یہ Bill pass ہوا ہے جس میں National Counter Terrorism Authority کو

national counter terrorism strategy کیا گیا ہے، 'دیر آید درست آید'۔ اس authority کا یہ کام ہے کہ انہوں نے establish بنانی ہے۔ اُس national counter terrorism strategy کے حوالے میری suggestions یہ ہیں کہ؛

Curtailing supporters of militant groups, military and civil administration.

میڈم سپیکر! میں یہاں کچھ facts and history پیش کرنا چاہوں گا۔ Unfortunately, historically the Mullah Military nexus has destroyed the political fabric of this country. ہمارے ہاں Mullah Military nexus پر بہت research ہوئی کہ کس طرح the security establishment of Pakistan and its quest for identity and security they extended patronage to the non-state actors and they made Islamic militancy a tool of their foreign policy in pursuing strategic depth in Afghanistan, their symmetrical warfare against India. Islamic militancy was used as a tool اور آج جو کچھ ہو رہا ہے، this is the backlash of that ill vision policy. زاہد حسین کی کتاب 'The struggle with militant Islam' اس کے علاوہ 'Pakistan between the Mosque and Military' اور ایسی بہت سی کتب ہیں جو ہمیں حقائق بتاتی ہیں کہ کس طرح Mullah Military nexus نے اس ملک کو تباہ کیا ہے۔ اس لیے میری suggestion میں یہ بات ضروری ہے کہ اگرچہ یہ policy جاری ہے، وہ ابھی تک ہمارے strategic assets ہیں۔ Unfortunately, Civil and Military Establishment میں ابھی بھی ان extremist groups and banned militant outfits کے sympathizers ہیں جو ان کو support دیتے ہیں۔ اس لیے ہماری counter terrorism strategy میں یہ اہم بات ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ مہوش رانی صاحبہ۔

Ms. Mehwish Rani: Thank you Madam Speaker. I would address the socio-economic causes of religious extremism and I would share some strategies to deal with these social causes. Religious extremism is a complex phenomenon with the multiple causes. It should not be viewed with the religious lens alone. Religion is one of the factors but not the only factor. There are many socio-economic factors as well which are promoting religious extremism.

ان میں major poverty, injustice and illiteracy are the main factors جو بہت سارے لوگوں کو religious extremism کی طرف لے کر جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ social causes میں ایک cause میں بہت سارے domestic issues بھی آجاتے ہیں۔ اگر گھر میں والدین کے ساتھ جھگڑا ہوتا ہے یا ایسی کوئی بات ہوتی ہے تو لوگ extremist groups کو join کر لیتے ہیں۔ اس کی eradication کے لیے جو strategies ہو سکتی ہیں، ان میں ایک تو ہمیں اپنے institutions کو بہت strong کرنا ہو گا۔ ہمیں education and poverty eradication پر کام کرنا ہو گا اور اپنا infrastructure develop کرنا پڑے گا، especially marginalize areas کا۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم راجیش کمار صاحب۔

Mr. Rajesh Kumar: Thank you Madam Speaker, I totally endorse this resolution because that terrorism and extremism is like a viral infection for our country's body. We are facing war like situation against these terrorists. Terrorists have not spared any bless of our country but it's located in bazaars, mosques, educational institutions, offices, hostels and no place is safe from terrorists. Religious and tolerance is another factor for which is adding fuel to the fire for terrorism. Now, how these terrorists will exist and how these terrorists will survive?

اس کا ایک factor یہ ہے کہ ہمارے ملک میں administrative level پر جو قانون سازی ہوتی ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ethnic and culture basis پر کچھ نہیں لاتے کیونکہ it's a culture, your culture knows how you are adjust in your environment. ایک ہمارا material culture ہوتا ہے اور دوسرا non-material culture ہوتا ہے۔ Material culture can be changeable, آپ اسے تبدیل کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ non-material culture کو change کرنا چاہیں تو it can be revolution, آپ ایک revolution لا سکتے ہیں۔ جن basis پر جب terrorists بڑھتے ہیں، ان کے groups میں اضافہ ہوتا ہے، ان میں ایکfactor یہ ہے کہ ہم ان کے culture level پر جا کر نہیں سوچتے۔ مثال کے طور پر Baloch Talbanization, یہ دیکھنا چاہیے کہ کیسے Baloch Talbans کی تعداد بڑھتی جارہی ہے؟ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم ان کے ethnic culture basis پر امریکہ terrorist activities کو ہوا دے رہا ہے اور ہم انہیں ہی allow کررہے کہ وہ یہاں آکرdrone attack کرے، یہ چیز انہیں threat کرتی ہے اور ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔

میڈم سپیکر! دوسری چیز یہ ہے کہ terrorists کی تعداد میں اضافے کے main factors یہ ہیں کہ social, economic conditions and illiteracy, poverty کی وجہ سے ان کی تعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس سے ہمارے ملک کی identity کو بہت فرق پڑتا ہے۔ Pakistan is a country which recognizes as an cultural, prosperous and natural resources country but due to the terrorists, we are now recognize as an terrorist country. Everybody saying Pakistan is a terrorist country. لوگ ہمارے ملک میں غیرقانونی طور پر داخل ہوتے ہیں اور دہشت گردی کی یہی وجہ ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر! میں solution کی طرف آنا چاہتا ہوں اور اس کے لیے ہمیں illiteracy, poverty, ethnic and cultural basis پر لوگوں کے مسائل کو حل کرنا چاہیے۔ اس طرح terrorists کی تعداد میں کمی ہو گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ، میڈم سپیکر! اس میں تو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے کہ terrorism اس ملک کا serious issue ہے لیکن میں اس resolution کو دیکھ کر surprise ہو رہا ہوں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں اسے حکومت کے دوہرے معیار کا شکار کہوں یا پھر میں وہ language use کروں جو کل کی گئی تھی اور وہ میں نہیں کروں گا۔ یہاں تاریخ کی بات کی گئی، facts کی بات کی گئی، چلیں ہم بھی تاریخ اور facts کی بات کرتے ہیں۔ جمعے کا دن اور تاریخ01-3-2013 کی ہے اور میں آپ کی اجازت سے یہ پڑھنا چاہتا ہوں کہ؛

> "This House is of the opinion that Pakistan Army should take a targeted and result oriented operation against Taliban and other terrorist groups occupied in the Tribal Areas of Pakistan, because these extremist elements are threat to Pakistan sovereignty. Therefore, it is important that all the political forces of Pakistan should unite in this regard and support Pakistan Army".

میڈم سپیکر! آپ کی اجازت سے میں ایک اور تاریخ کو repeat کرنا چاہتا ہوں۔ آج کا دن ہے اور 2nd Session of Youth Parliament, government resolution لاتی ہے جس کا last sentence ہے کہ؛

> "Above all as a prerequisite for all this, an open dialogue on the issue needs to be initiated so as to challenge the certain established norms and concepts and pave the way for developing a broad national consensus".

میڈم سپیکر! یکم مارچ کی resolution پر میری پارٹی نے criticize کیااور ہم نے کہا کہ آپ ان کے ساتھ dialogue کریں، ان کے ساتھ negotiate کریں، محترمہ وزیر اعظم صاحبہ نے کہا کہ نہیں targeted operation ہونا چاہیے، resolution pass نہیں ہوئی۔ میڈم سپیکر! یہ دوسرا اجلاس ہے جس میں یہ کہا جاتا ہےکہ dialogue کیے جائیں، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کیا یہ وہی ہے جس طرح آپ کہتے ہیں کہ علامہ اقبال کی فارسی کی شاعری پشتو میں ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر! دیکھیں یہاں personal attack allow نہیں ہے۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! یہ fact ہے اور یہ کہا گیا ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: یہ fact نہیں ہے۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! یہ کسی نے کہا ہے اور یہ ان کا factہے۔ تاریخ کی بات ہو رہی ہے تو ہمیں بھی اجازت ہونی چاہیے کہ ہم بھی بات کریں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: لیکن آپ ایسےpersonal attacks نہ کریں۔

جناب کاشف علی: چلیں ٹھیک ہے، I will refrain. میں اس کو یہ کہوں کہ government is incapable to come up with well defined policy on the serious issues, those who are hounding this country. ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ terrorism, extremism اس ملک کا سب سے serious problem ہے۔ اگر آپ اسے ہی define نہیں کر سکتے تو پھر میں کیا expect کروں کہ آپ ایک اجلاس میں آپ کہتے ہیں کہ targeted operation کیا جائے اور دوسرے اجلاس میں آپ کہتے ہیں کہ negotiate کریں، خدارا! لوگوں کا precious time ضائع نہ کریں، ایک well define policy کے ساتھ آئیں، بیٹھیں۔ ہماری شروع سے یہ policy رہی ہے کہ جب بھی national interest کی بات ہوتی ہے،serious issues کی بات ہوتی ہے، let's move forward together. شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم اسداللہ چھٹہ صاحب۔

جناب اسد اللہ چھٹہ: شکریہ، میڈم سپیکر: ابھی Leader of the Opposition نے بڑے اچھے انداز بیان اور تاریخوں کے حوالے سے کچھ باتیں کی ہیں لیکن شاید انہوں نے اس resolution کو properly نہیں پڑھا ہے۔ ہماری previous resolution یہ تھی کہ طالبان کے ساتھ dialogue میں enter نہ ہوا جائے۔ یہاں ہمارا stance totally different ہے۔ یہاں ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو پاکستان کے شہری ہیں جو normal citizensہیں جو طالبان کا حصہ نہیں ہیں، ان میں بھی کچھideologically religious extremist elements پائے جاتے ہیں۔ ہم یہاں یہ کہہ رہے ہیں اور پارلیمنٹ نے ایک body بنائی تھی، یہ specially اس وجہ سے بنائی گئی تھی کہ اس طرح کے elements کو counter کیا جاسکے اور ideologically societyجو corrupt ہو چکی ہے، لوگوں میں through Mullahs and through Military کہیں نہ کہیں یہ sentiment پایا جاتا ہے، اس چیز کو counter کیا جائے۔ Secondly, میں قائدِ حزب اختلاف کو دوبارہ بتانا چاہوں گا کہ یہresolution طالبان کے ساتھ dialogue نہیں ہے، ہمارا اب بھی point of view وہی ہے کہ ہمیں طالبان کے ساتھ dialogue میں enter نہیں ہونا لیکن ہمیں اپنی society کو built up کر نے کے لیے،ideologically construct کرنے کے لیے ایک broad policy بنانی چاہیے جو انشاءاللہ بنے گی۔ اس پر پارلیمنٹ میں Bill بھی لے کر آئے ہیں اور specifically through this Bill یہ ہو گا کہ military میں موجود extremist elements کو pinpoint کیا جائے گا، اسی طرحcivil bureaucracy میں جو چیزیں ہیں، انہیں pinpoint کیا جائے گا اور ان لوگوں کو specially penalize کیا جائے گا۔ اس لیے میں قائدِ حزب

اختلاف سے گزارش کروں گا کہ برائے مہربانی وہ پہلے اس resolution کو سمجھیں اور پھر اگر کوئی positive comment and solution دینا چاہتے ہیں تو وہ دیں بجائے ہمیں یہ یاد کروانے کہ ہم نےعلامہ اقبال کی شاعری کو پشتو کا کہہ دیا ہے، لوگوں سے slip of tongue ہو جاتی ہے اور یہ اُسے personally لے کر جارہے ہیں۔ اس لیے ان سے درخواست ہے کہ آئندہ ان چیزوں کو avoid کیا جائے اور وہ ہمیں solutions دیں نہ کہ ہم ایک دوسرے کی باتیں pinpoint کریں کہ تم نہ یہ کہا اور آج یہ کہہ رہے ہو۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ کاکڑ صاحب! آپ کا point of personal explanation تھا and please keep your statement brief and also I would like to remind the House refrain for making any personal attacks, please do not do that, besides that strict to the resolution but here to talk about only not any past mistakes and slip of tongues.

جناب رفیع اللہ کاکڑ: شکریہ، میڈم سپیکر!یہاں آج قائدِ حزب اختلاف کی باتیں سن کر مجھے یقیناً Urdu language and mother tongue کی importance کا پتا چلا - بدقسمتی سے یہ resolution سمجھ ہی نہیں آئی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: دیکھیں ابھی بھی resolution کے بارے میں بات نہیں ہو رہی، آپ پھر بھی personal ہو رہے ہیں۔

جناب رفیع اللہ کاکڑ: میڈم سپیکر!میں اس کی یہ interpretation دینا چاہوں گاکہ یہاں لفظ ہے کہ "an open dialogue and the issue needs to be initiated so as to challenge". پہلی چیز یہ ہے کہ اس resolution میں طالبان کی بات نہیں ہے، یہ counter terrorism strategy کی بات ہے اور counter terrorism strategy کیا ہونی چاہیے؟ اس پر open dialogue ہونا چاہیے۔ یہacademic dialogue ہے اور جب آپ اس میں debate کرتے ہیں، اس میں social discourse کرتے ہیں تو آپ اسے dialogue کہتے ہیں،آپ civil society میں dialogue شروع کریں کہ counter terrorism strategy کیا ہونی چاہیے؟ اس لیے اس کا طالبان سے مذاکرات اور operation سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ counter terrorism strategy کے بارے میں resolution ہے and this open dialogue means that counter terrorism strategy پر open dialogue کروائیں جائیں کہ strategy کیا ہونی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکرز: محترم اعجاز سرور صاحب۔

جناب محمد اعجاز سرور: میڈم سپیکر! اس resolution میں واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ religious terrorism, faith and sect based violence. آپ ہمیں بتائیں کہ دہشت گرد کون ہیں اور define کریں کہ religious terrorism کیا ہے؟ کیا طالبان دہشت گرد نہیں ہیں؟ کیا طالبان دہشت گردوں کی فہرست میں نہیں آتے؟ جو آخری resolution pass کی گئی تھی، اس میں یہ mentioned ہےکہ Taliban and other militant groups. اس لیے میں حکومت کےstance پر کہ انہوں نے last resolution میںother militant groups کا نام شامل نہیں کیا تو میں اسےoppose کروں گا، یہ غلط بات بیان کی گئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ an open dialogue needs to be initiated تو اس میں clearly mention کریں۔ اگر آپ confused resolution لائیں گے تو اس سے مسائل پیدا ہوں گے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب یاسر عباس صاحب۔

Mr. Yasir Abbas: Thank you Madam Speaker. Before talking about this resolution, I have some serious reservation about the members using extra time

مطلب وہ بہت زیادہ time waste کررہے ہیں اور پچھلی three resolutions میں ہم یہاں پیچھے سے نام دے رہے ہیں، we are not getting any chance to discuss our opinion. So I need your kind consideration on it. Moving on to the resolution Leader of the Opposition came up, I should say with some accusations by our duality in our resolution that he mentioned the past resolution, we put forward regarding the counter terrorism. I think he blatantly misunderstood what we mean by open dialogue. Let me make it clear to the House that terrorism is not just limited to the TTP operating in the North Western Frontiers. ہماری society میں دہشت گردی کچھ poverty کی وجہ سےپھیل رہی ہے، کچھ religious indoctrinations کی وجہ سے پھیل رہی ہے اور کچھ ان مدرسوں میں پلنے والے معصوم اور بے چارے ان بچوں کی وجہ سے پھیل رہی ہے، جو غریب ہیں، جو یتیم ہیں اور جو ان مدرسوں میں اس لیے پڑھنے جا رہے ہیں کہ انہیں کھانا نہیں ملتا، کیا آپ ان کے خلاف بھیmilitary operation کریں گے؟ کیا آپ ان کو بھی targeted operation کے ذریعے مار دیں گے؟ نہیں! I think this is not the way, here we are suppose to distinguish between the Taliban operating against the state and terrorists not against the state but this is the only viable option for their survival owing to the lack of opportunities, lack of daily needs. اب اس میں قانون کی بات کی جاتی ہے تو let me tell you that Pakistan میںalready بہت سے قوانین بن چکے ہیں۔ we have some set laws and proposed legislations in order to counter terrorism and again the problem is with their implementation. ہم جب قوانین بناتے ہیں، پارلیمنٹ میں قانون سازی کرلیتے ہیںbut at the end of the day ہمارا judicial system, کسی بھی مقدمے کو آگے لانے میں ہماری پولیس کا رویہ، آپ دیکھیں کہ عدالت کا کام یہ ہوتا ہے کہ عدالت کے سامنے ایک ملزم پیش کیا جاتا ہے جس نے قتل کیا ہوتا ہے لیکن اگر عدالت میں اسے کوئی witness نہ ملےand court has supposed to declare him innocent, اور اگر اس نے سو بھی قتل کیے ہوں if there is no witness court has no option but to declare him innocent. اس لیے اس چیز کو avoid کرنے کے لیے جو بھی لوگ دہشت گردہیں، انہیں منتقی انجام تک پہنچانے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے judicial system میں reform کریں۔ At the same time, Pakistan کا مسئلہ یہ ہے کہ یہاں کچھ bands outfits ایسے ہیں جن کا political patronage ہے، ہمیں اس چیز کوdiscourage کرنا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ TTP one military outfit ہے and I think that we can take it militarily but within Pakistani society sect and ideological based جوconfrontation ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ domestically یہ سب سے زیادہ خطرناک ہے، domestically by more dangerous than the TTP operating in the North Western Frontiers.

میڈم سپیکر! اس کے ساتھproxies کی بات کی گئی اور یہاںPakistan Army کوکچھ criticism raise کیا گیا تھا، let me defend Pakistan Military here, we have seen that even countries like USA once use to patronage Taliban in Afghanistan against Russia and now they are patronizing Al-Qaida sponsored rebels in Syria. اس سے according to the need یہdefine ہو جاتا ہے کہ یہ proxy آپ کے لیےviable ہے یا نہیں ہے۔ So let's not criticize our military just because that they have created a mistake اور ہم اس mistake کی وجہ سے ہمsuffer کر رہے ہیں۔ یہ universal phenomenon بن گیا ہے کہ ایکstate legitimate اپنے objectives کو define کرنے کے لیےproxies پر rely کرتی ہے which I believe technically wrong but again when it comes to national interest there is nothing as such wrong and right. اس لیے ہمیں اس کی political solution ڈھونڈنی ہو گی، dialogue کرنے ہوں گے۔ جہاں military کی ضرورت ہو

گی وہاں military کو definitely operate کرنا ہو گا۔ جہاں political solution جس کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ ideological confrontation پاکستان میں ہے، شیعہ سنی فساد، یہ کوئیmilitary tussle نہیں ہے، یہ کچھ مذہبی misunderstandings ہیں، ہم ایک دوسرے کے خلاف بغاوت پر اتر آئے ہیں۔ اس چیز کو کرنے کے لیے political solutions ہونی چاہییں۔ ہم مل کر شیعہ سنی کو crush نہیں کر سکتے۔ پاکستان میں جو مذاہب کے حوالے سے confusion create کی جارہی ہے، ہم military کے ذریعے اسےtackle نہیں کرسکتے۔ میرے fellow parliamentarians کا کہنے کا مقصد بھی یہی تھا کہ دہشت گرد جو state کے خلاف ہتھیار اٹھا رہے ہیں اور کچھ جو confusion کا شکار ہو کر state کے خلاف reservations رکھتے ہیں، آپ ان کے خلاف military operation نہیں کر سکتے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم دانیال خان صاحب۔

Mr. Daniyal Khan: Madam Speaker, I put forward my name for the last resolution, you did not call my name then.

Madam Deputy Speaker: Your name just appeared. O.K. Ms. Shahana Afsar *Sahiba*.

محترمہ شاہانہ افسر: شکریہ، میڈم سپیکر! میں یاسر عباس کی بات سے بالکل اتفاق کرتی ہوں جب وہ یہ کہتے ہیں کہ مدرسوں میں پڑھنے والے معصوم بچے یا جو ملاؤں کی باتوں کا شکار ہو جاتے ہیں، ہم ان کے خلاف military operation نہیں کر سکتے لیکن میں یہاں صرف ایک چیز share کرنا چاہوں گی اور میں پوچھوں گی کہ وہ اپنا stance دوبارہ clear کر دیں کہ کس کے خلاف military operation کرنا ہے اور کس کے خلاف نہیں کرنا؟ Although I am strictly prohibited by my family کہ میں گھر کے باہر یہ بات کروں لیکن کیونکہ اس بات پر ایوان کو clarification نہیں ہے تو میں یہ بات share کرنا چاہوں گی۔ میرے والد صاحب کے ایک friend and colleague, I will not say who, I will not where, he is a very well known journalist, ان کا بیٹا kidnap ہوا، وہ تین چار مہینوں تک گھر نہیں آیا، انہوں نے بہت investigations کروائیں لیکن اس کا پتا نہیں چلا، کچھ عرصے بعد راولپنڈی میں پریڈ لین میں ایک دھماکہ ہوتا ہے اور جب FIA سے investigations کرائی جاتیں ہیں تو پتا چلتا ہے کہ اس دھماکے کے پیچھے کون تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا بیٹا اس دھماکے کا mastermind تھا۔ اب آپ مجھے یہ بتائیں جس نے O-level or A-level کیا اور وہ پاکستان کی بہت اچھی یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہے۔ وہ upper class سے belong کرتا ہے۔ وہ مسجد میں صرف جمعے کی نماز پڑھنے جاتا ہے، وہاں اسے کوئی آدمی کہتا ہے کہ فلاں جگہ درس ہوتا ہے تم وہاں آؤ ، وہ وہاں جاتا ہے اور کسی کی باتوں کا شکار ہو کر آج South Waziristan بیٹھا ہوا ہے، اس کو family سے ملنے کی اجازت نہیں ہے، وہ بالکل واپس نہیں آنا چاہتا۔ آج وہ طالبان کا حصہ ہے لیکن وہ ان مدرسوں کی وجہ سے ایسا بنا، ان مولویوں کی وجہ سے وہ طالبان بنا۔ کیا آپ اس کےخلاف بھی military operation کریں گے کیونکہ وہ آج صرف religious extremist نہیں ہے بلکہ وہ طالبان ہے لیکن ایک وقت تھا کہ وہ انہی کا شکار ہو کر طالبان بنا۔ اگر آپ اس کے خلاف بھی military operation کریں گے تو I have no guarantee کہ میر ابھائی، میرے کزن، میرے والد یا ایسا کوئی بھی لڑکا جو اچھی خاصی class سے belong کرتا ہے، وہ اگر نماز پڑھتا ہے تو وہ کسی بھی چیز کا شکار ہو سکتا ہے۔ اگر وہ لڑکا military operation میں مرے گا تو I have no guarantee کہ میرا بھائی نہیں مرے گا۔ So I would just want a clarification کہ ایک آدمی ان چیزوں کا شکار ہو کر طالبان بن رہا ہے تو اس کے خلاف آپ military operation کو کیسے justify کریں گے؟ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم عمر اویس صاحب۔ محترم اقبال زہری صاحب

جناب محمد اقبال زہری: شکریہ، میڈم سپیکر! میں موصوف کو endorse کرنا چاہوں گا اور یہ کہنا چاہوں گا کہ دہشت گردی میں سب سے زیادہ youngsters کو استعمال کیا جا رہا ہے، ان کے brain wash کیے جارہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ مدرسوں پر زیادہ سے زیادہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کیونکہ زیادہ activities یہیں سےہوتی ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ، میڈم سپیکر! بجائے اس کے کہ ہم تنقید برائے تنقید کریں، میں Leader of the Opposition سے درخواست کروں گا کہ اگر انہوں نے last resolution کو oppose کیا تھا تو آج کم از کم ہمیں support کریں تاکہ ہم terrorism کے مسئلے کو حل کرسکیں۔ میں ان کی بات سے بالکل agree کرتا ہوں، میں کوئی تنقید نہیں کر رہا۔ پورے ایوان کی رائے یہ ہے کہ دہشت گردی ہمارا ایک مسئلہ ہے جسے ہم نے حل کرنا ہے، یہ بہت critical issue ہے۔ اس سلسلے میں ہماری کچھ political parties ہیں جنہیں میں right wing کہوں گا جو طالبان کو اپنا ساتھی سمجھتی ہیں۔ میں on the floor of the House پہلے بھی یہ بات کہہ چکا ہوں، میں ان سے یہ expectکروں گا کہ ان issues کے بارے میں ان کا بھی ایک clear stance ہونا چاہیے۔

میڈم سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہماریpoliciesمیں banned outfits کے بارے میں ایک فرق آنا چاہیے۔ کوئی بھی organization جو اپنے آپ کو اس طرح کے معاملات میں involve کرتی ہے، ہم اسے ban تو کر دیتے ہیں لیکن وہی لوگ، وہی infrastructure ایک نئے نام سے آکر function کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں بھی کچھ نہیں کر پائے۔ ہمیں مسجد میں بیٹھے ہوئے مولوی کی importance اوراس کی power کو بھی realize کرنا ہے۔ وہ اپنے خطبے میں اپنی power کے ذریعے لوگوں کےذہنوں کو elude کرتا ہے یا انہیں brain wash کرتا ہے، وہ bias create کرنے میں سب سے بڑاsource ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے اپنے ذہنوں میں جو bias ہے، وہ سب سے بڑامسئلہ ہے۔ کچھ لوگ اس bias کی وجہ سے آگے آکر اس کے خلاف physical violence میں نظر آتے ہیں اور کچھ لوگوں کے ذہنوں صرف bias رہ جاتا ہے۔

میڈم سپیکر! آخر میں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ Quetta killings کے بعد اب بات آجاتی ہے کہ ہماری سیاسی جماعتیں involved ہیں یا Military Establishment? ابھی recently Quetta killings ہوئی تھیں، اس کے بعد یہ expect کیا جارہا تھا کہ لشکر جھنگوی کے خلاف کوئی action لیا جائے گا، چار دن کا symbolic قسم کا show ہوا اور اس کے بعد کچھ بھی نہیں ہوا۔ ہر مرتبہ یہی ہوتا ہے کہ لوگ مر جاتے ہیں لیکنaction کوئی نہیں ہوتا۔ میرے خیال میں اس میں یہ show کیا جاتا ہے کہ political parties ہوں یاmilitary establishment انہیں کوئی نہ کوئی ضرور support کرتا ہے، اس لیے اب ان کے خلاف ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ زیب لیاقت صاحبہ۔

محترمہ زیب لیاقت: شکریہ، میڈم سپیکر! میں صرف یہ add کرنا چاہتی ہوں کہ ہم illiteracy کے علاوہ پڑھے لکھےextremists بھی پیدا کر رہے ہیں۔ There is need that we should revise our curriculum as well. اس چیز کو ہمارے curriculum سے ختم کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور ہمیں اپنے curriculum کو revise کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ، میڈم سپیکر! میں ہشام ملک صاحب کی بات کو بہت appreciate کرتا ہوں اور میں نے شروع میں ہی یہی کہا کہ یہ میری اور نہ ہی میر ی پارٹی کی پالیسی ہے کہ ہم راتوں رات stance change کریں۔ میرا آج بھی وہی stance ہے، you have all my support, if you talk about the negotiations, if you don't talked about the targeted operation. میری آپ کو full support ہے، میں اس resolution کو endorse کرتا ہوں but what reservations I have? وزیراعظم صاحبہ اس کو acknowledge کریں کہ ہم نے اسے ایک اجلاس میں change کیا ہے۔ ہم دوسرے اجلاس میںdialogue کی بات کر رہےتھے، so there must be a recognition.

Madam Deputy Speaker: I think that matter have already been discussed enough.

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, I endorse this resolution, if the Prime Minister acknowledged this. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: وزیراعظم صاحبہ۔

محترمہ انعم آصف: شکریہ، میڈم سپیکر! میں محترم سے شروع میں یہ کہوں گی کہ آخری resolution میں طالبان سےrelatedبات ہوئی تھی جس کی صرف statement انہیں یاد ہے، اس میں کافی discussion ہوئی تھی جس میںproperly بتایا گیا تھا کہ ان کے ساتھ کافی discussion ہوئی ہے، dialogue ہوئے ہیں لیکن ان کا result کوئی نہیں نکلا۔ یہ بہت لمبا اجلاس چلا تھا، everybody has come up with میں اس details کو remind نہیں کروانا چاہتی، I guess اگرstatement انہیں یا د ہے تو اس کا content and whole discussion بھی سب کو یاد ہوں گی۔ اس میں detail میں بتایا گیا تھا کہ کس وقت ان کے ساتھ کون سی discussions ہوئیں، اس کے بعد ان کا follow up کیسا رہا اور اس کی کیا outcome رہیں۔ جب آپ کے پاس کوئی solution ختم ہوجاتی ہے,then you have to take some action اگر ایک چیز مسلسل fail ہوتی جاتی ہے تو آپ اسے repeat نہیں کرتے۔ ایک ہی غلطی کو بار بار دہرانا حماقت ہوتی ہے۔ جب ایک طریقے سے حل سامنے نہیں آتا تو آپ اپنے عوام کو اپنے national interest کے لیے.sometime you have to take some strict actions ہر مرتبہ صرف بات چیت سے چیزیں حل نہیں ہوتیں، جنگ بھی بعض ناگزیر حالات میں کی جاتی ہے۔ Nobody wants to be a part of war. ہر کوئی خوشی سے ایسے کام نہیں کرتا جب آپ کی strategies fail ہوجاتی ہیں، then you move towards that thing.

میڈم سپیکر! دوسری بات یہ کہ there is a word like 'prerequisites' اوپر بتایا گیا ہے کہ we could take strict action against the use of violence but ہم پہلے یہ chance دینا چاہتے ہیں.that we want to start with dialogue یہ سارا کام,not related to Taliban یہ extremism and terrorism پر مکمل بات ہو رہی ہے، اس کے بہت سارے causes ہیں جو discuss بھی ہوئے ہیں-ان چیزوں کو کون contribute کر رہا ہے؟ اس میں poverty آتی ہے، illiteracy آتی ہے، آپ کا کچھ کلچر آتا ہے، foreign interventions آتی ہے،there are multiple factors جو اس extremism and terrorism کو proper support کر رہے ہیں۔ آپ نے اب اس چیز سے نمٹنا ہے، اس کے لیے ہم نے کہا ہے کہ counter extremism and terrorism پر ایک policyآنی چاہیے۔ اس پالیسی میں آپ نے start یہاں سے کرنا ہے کہ آپdialogue کے لیے gateway دیں گے۔ آپ بات کریں گے، in case at the end اگر وہ چیزیں نہیں ہوتیں then we have the right, we are in a position that we could take the strict action.اس بارے میں بھی یہاں تفصیل سے بتایا گیا ہے اور اوپر دی گئی statement میں پوریstrategy explain کی گئی ہے، ہم کیا کیا steps لے سکتے ہیں لیکن اس سے پہلے dialogue ہوں گے تو I guess this

confusion must be cleared کہ ہم نے اپنا stance راتو ں رات، مہینے بعد یا اجلاس کے بعد بھی change نہیں کیا۔ ہم ابھی
بھی اس بات پر ہیں کہ ہمdiscussion سے شروع کریں گے لیکن اگر وہ چیز کامیاب نہیں ہوتی then we could take strict
action.

میڈم سپیکر! اس کے علاوہ میں request کروں گی کہ if they want there point to be considered, they could just
I do میں discussion آخری put forward their points, we are here to acknowledge them and incorporate them as well.
not want start that sort of debate but لیکن کل ایک بات ہوئی اور آپ نے ہماری oppose last resolution کی اور ایک
ممبر نے کہا کہ we are here to oppose you, اپوزیشن صرف اپوزیشن نہیں ہونی چاہیے، we are welcoming all the
points, اگر آپ کے پاس کوئی suggestions ہیں, then please come forward with them, ہم انہیں properly incorporate
کریں گے۔ We will consider your suggestions, recommendations and your concerns but do not oppose the step کہ
strategy change ہو رہی ہے۔ If in case the strategy the gets change then it must be need of the hour. Thank you.

Madam Deputy Speaker: After extensive debate, I put the resolution before the House.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The House is adjourned for lunch break and we will meet at 3:00 p.m.

[The House was then adjourned for lunch break and we will meet at 3:00 p.m.]

(The House was reassembled after lunch break at 3:05 p.m. with Madam Deputy Speaker (Miss Aseella Shamim Haq) in the Chair.

Madam Deputy Speaker: Ms. Sitwat Waqar and Mr. Umar Naeem would like to move a resolution. Ms. Sitwat Waqar *Sahiba*.

Ms. Sitwat Waqar: Thank you. I thought there was an amendment in it giving to you and it is going to be presented by Ms. Sitwat Waqar, Mr. Muhammad Ejaz Sarwar and Umar Naeem.

Madam Deputy Speaker: Ms. Sitwat Waqar, Mr. Muhammad Ejaz Sarwar and Umar Naeem.

Ms. Sitwat Waqar: Mr. Umar Naeem is not here so it will be presented by me and Mr. Muhammad Ejaz Sarwar. I would like to move a resolution that;

> "This House is of the opinion that a stable Afghanistan is in Pakistan's interest. It is imperative that Pakistan should have a clear defined policy disregard of the US towards post-2014 Afghanistan and should push for an Afghan settlement that is amenable to Pakistan's interest i.e. negotiation the coalition forces to bring Pushtun elements and moderate Talibans into the political process to ensure that the future Afghanistan does not remain hostile to Pakistan".

As the shadow Minister from the Green Party, I actually call upon the government to also come up with strategy like we are making the efforts and talking about this process. It is a very pertinent issue because it's 2013 right now, next year the USA has declared to pull out its troops from Afghanistan and Pakistan need to devise a policy towards how things should be in Afghanistan because we don't want history to repeat itself that what happened after Afghan war. There are number of issues why we want stability of Afghanistan? Before I go into that, I want to say that Pakistan has played a very huge role in this war against terrorism with the USA. Without Pakistan

the war on terrorism could not go on and the USA really needed us. We gave our ports, air basis and strategic locations. It all happened at the expense of our security and our peace. So the Afghanistan conflict could be resolved by the USA and the coalition forces but it has been a decade and this entire war is not concluding even the USA realizing that without incorporating the moderate Talibans, I am not talking about the TTP from Pakistan, I am talking about the moderate Talibans of Afghanistan who are Pushtuns, the natives, the actual people of Afghanistan without incorporating them into the democratic political and peace process you can not move forward, you can not resolve this issue. It's not that Pakistani government should try to build a government in Kabul, we do not want to interfere in the domestic political process of Afghanistan, we do not want to interfere because that is not feasible and that is inappropriate as well. We just want to bring the Pushtuns people, the moderate Talibans with whom we have culture links, with whom we have ideological similarity. You want to bring them into the democratic peace process only then you will be able to reach a consensus and you want a consensus based government in Afghanistan. Without our involvement this can not be resolved.

Also Pakistan is a country that had to suffer all of these factors that I mentioned earlier, rather than on the India and other coalition forces taking a huge part in this entire process, we should be on a different line. To engage Talibans in the process of USA proposed that Talibans suppose they will only become part of the process if the USA releases all of the Afghan prisoners from Guantanamo bay as well as also appoint a neutral party rather than somebody who is party to the conflict for political negotiations. So Qatar was adopted and where talks were started but talks are going to start only if the USA, I actually call upon the government of Pakistan put some pressure on the USA and also we give more and more importance to Pushtuns, the moderate Talibans to take part in the entire thing because without the moderate Talibans, we can not go forward with it. We want to stability of Afghanistan region for a variety of reasons. This is a region that is threatened the security and peace of entire South Asian Region.

افغانستان میں stability اس وقت تک نہیں ہو گی جب تک وہاں ایسی حکومت نہیں آئے گی جو stable ہو گی۔
ہمارا Durand Line کا معاملہ ہے، that will go on. We will have illicit trafficking of drugs and illegal border crossings
which happen on daily basis. یہاں extremism and terrorism آرہی ہے جن سے ہم ایک عشرے سے suffer ہو رہے ہیں۔
یہ چیز تب تک resolve نہیں ہو گی جب تک افغانستان stable نہیں ہو گا۔

Also in the long run, Pakistan has economic ventures with Central Asian Countries and it can only happed through a stable Afghanistan. Turkmenistan-Pakistan-India pipeline that can only worked out when we have stability in Afghanistan. We want that economic linkages that can happen through Afghanistan leading on to Gwadar Port only then we can form this trade transit.

So without the stability of Afghanistan you can not achieve this and 2014 is approaching and even there is no conclusion for the war. You do not know how it is going to conclude? We do not want civil war, like I said that after Afghan war, we don't want civil war to start here. The government should come up with a well defined policy. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Ejaz Sarwar *Sahib*.

جناب محمد اعجاز سرور: شکریہ، میڈم سپیکر! پہلی بات یہ ہےکہ Soviet withdrawal کے بعد افغانستان میں
پاکستان کی historical policy رہی ہے and it proved to be a failure, اس وقت پاکستان کی policy کے جو failure تھے، ہم

چاہتے ہیں کہ اس مرتبہ جب امریکہ افغانستان سے جائے تو اُس طرح کی mistakes repeat نہ ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایک broad consensus based Afghan policy بنائی جائے۔

Historically Pakistan foreign policy was driven by GHQ and we want that this Afghan policy should not be driven by GHQ but political and civilian forces should be considered, civilian establishment and political leadership should be on the same page regarding the Afghan policy.

میڈم سپیکر! ماضی میں ہماری demand رہی ہے کہ ہم افغانستان میں strategic depth لیں۔ ہم صرف اور صرف یہ چاہتے ہیں کہ پشتون آبادی افغانستان کی ایک major population ہے and mostly Talibans are comprising Pushtuns. We don't want to impose Taliban and Pushtuns in the political forces, we want democracy in Afghanistan, we want Northern Alliance, Tajiks, Uzbeks and Pushtuns all participate in the political process اور کوئی بھی discriminate نہ ہو تاکہ افغانستان stable, long term and peaceful ملک بن سکے اور یہ پاکستان کے مفاد میں ہے۔ ہمارے ملک میں اس وقت terrorism and violence widespread ہے اگر افغانستان پرامن ہو گا تو یہ پاکستان کے مفاد میں ہے۔ امن کے بغیر افغانستان ہمارے مفاد میں نہیں ہے۔ We want well defined policy اور ہم یہ چاہیں گے کہ حکومتی بنچوں کی جانب سے ایک well defined policy آئے لیکن افسوس کی بات ہے کہ Foreign Minister اس اجلاس میں نہیں ہیں۔ افغانستان میں پاکستان کے interests بالکل ہیں۔ اگر ہم نے اپنے interests کو پہچاننا ہے اور ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ انڈیا جو افغانستان میں ایک اہم role adopt کر رہا ہے، ہم اسے دیکھیں اور اسے روکیں اور اپنے interests کو بھی preserve کریں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: I think there should not be any contention when it says that this House is of the opinion that stable Afghanistan is in Pakistan's interest, I don't think there would be any contention about this point. So we should focus more on the later half of the resolution. Mr. Yasir Abbas.

Mr. Yasir Abbas: Thank you Madam Speaker, since our Foreign Minister is not present in this Session so I being the Chairman Standing Committee on Foreign Affairs and Defence will speak on behalf of my party and my Blue Party's stance regarding Afghanistan. Madam Speaker, yes, we are concern that what is going on in Afghanistan and at the same time we are closely looking that what's happening after 2014 and definitely we do not want history to repeat itself. Yes, we are not advocating terrorism in Afghanistan but we can not afford to have a hostile government in Afghanistan with the country with which we are sharing our 2500 km long border. The problem in Afghanistan is ethnic polarization. In Afghanistan historically there has been a long tradition of tribal culture and at the same time the division has been ethnic. During the Soviet invasion in Afghanistan as we all know that the tribal culture of Afghanistan, the Afghan people attitude actually invited foreign attention in the shape of Talibans which were sponsored by the then government of Pakistan, CIA and at the same time our other fellow countries. So the problem is that the mission Afghanistan has been hijacked by Al-Qaeda which is not acceptable to us, not acceptable to Afghanistan and not acceptable at a global level as well.

Actual population of Afghanistan has been actually penetrated by Al-Qaedian ideology that speaks against Pakistan. Considering this situation, I would on the advice of Prime Minister to take this issue to the Standing Committee's Chair, so that we can devise a strategy through negotiations with the opposition parties and jointly we will come up with a strategy. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم ریان نیاز صاحب۔

Mr. Reyyan Niaz Khan: Thank you Madam Speaker. I completely endorse the statement given by my fellow parliamentarians and I would just suggest a reason that why we need a stable Afghanistan after 2014?

ابھی ہم نے recently دیکھا کہ طالبان نے اس وقت افغانستان میں جو insurgency create کی ہوئی ہے، they have attacked the areas of Kunar and they have sent a clear message to Pakistan that as soon as the America will leave, we will be definitely attacking your areas as well. So it is in the interest of Pakistan that Pakistan should devise a policy in order to attain the security of its own area. ہماری انڈیا کے ساتھ ویسے بھی hostility چل رہی ہے۔

We are spending almost 550 million dollars on defence per year and the longest border of Pakistan is with Afghanistan and the length is about 2250 kms. So it is a long border and we can't afford more porous border, the expenditure will be multiply by three and the current economic conditions of the country also does not support such kind of huge investment on the defence in the future. Considering the trade and other factors as well, we have seen that Afghanistan provides a very safe passage for Pakistan to trade with the Central Asian States. Further pipeline like Turkmenistan-Afghanistan-Pakistan-India will also be completed only if the stable conditions in Afghanistan.

The last factor would be the India factor. In 2012 India has established great relations with Afghanistan. So it is the need of the hour for Pakistan to also build the good relations with Afghanistan for a better and prosperous peaceful area of the region. Thank you.

Madam Deputy Speaker: I would like to repeat again that

اگر ہم اس بات پر غور کریں کہ امن کس طرح achieve کیا جائے گا؟ اگر اس طرح کی suggestions brought forward and discussion would be a lot more fruitful. Mr. Hasham Malik *sahib*.

جناب ہشام ملک: شکریہ، میڈم سپیکر! میں کچھ اور points کی طرف ان کی attention دلانا چاہوں گا۔ First of all مجھے اس resolution کو پیش کرتے ہوئے بعد میں contradiction نظر آئی کہ initially they have said that they don't want to involve or meddle into the affairs of Afghanistan لیکن ساتھ کہتے ہیں کہ طالبان کا share بھی ہونا چاہیے، پہلی contradiction تو یہ ہے کہ پھر آپ ان کے لیے share کیوں مانگ رہے ہیں؟ دوسری چیز یہ کہ جہاں تک Pushtun elements کی بات ہے تو وہ almost 60 to 70% Afghani population, they will automatically or obviously get the share in the government, so we don't have to worry about what is happening in Afghanistan.

اس کے علاوہ ہم یہ بات کرتے آئے ہیں کہ اس میں صرف پاکستان کا ہی قصور نہیں ہے، ہم نے افغانستان کو 1979 سے world game بنایا ہوا ہے اور ہم اس میں بہت critical role play کرتے رہے ہیں۔ ہمیں first time اس کو realize کرنا چاہیے کہ ہماری flawed policy کی وجہ سےایک پورے ملک کی تقدیر بدلی ہے۔ ہمیں ایک اور چیز بھی realize کرنی چاہیے کہ traditionally Afghani people not the Afghan government, even I would say at the moment Afghani government بھی انڈیا کے ساتھ close کیوں feel کرتی ہے؟ کیونکہ انڈیا ان کے لوگوں پر invest کرتا ہے، وہ ان کے infrastructure میں invest کرتا ہے اور ہم ان کی policy میںinvest کرتے ہیں کہ ہمیں ایک stable government چاہیے۔ Stable government صرف پاکستان ہی کو نہیں چاہیے اس کے دوسرے پڑوسی ممالک کا بھی حق ہے، جن میں Central Asian States, Iran and Pakistan, it is not only Pakistan. یہ Youth Parliament ہے اور اگر فرض کریں کہ یہ چیز اصلی پارلیمنٹ میں بھی discuss ہو تو ہمیں کیسا محسوس ہو گا کہIndian Parliament discuss کر رہی ہو کہ ہمیں پاکستان میں

ایک ایسی stable government چاہیے جو ہمارے لیے فائدہ مند ہو۔ انڈیا کی طرف سے ہمارے بارے میں ایسی کوئی بات ہوتی ہے تو ہماری طرف سے فوراً reaction آتا ہے کہ ہمارے internal affairs میں مداخلت کی جا رہی ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ افغانستان کی instability کی وجہ سے پاکستان میں بہت problems create ہوتی ہیں، drug trafficking ہو رہی ہے، دہشت گردی آرہی ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنا porous border close کرنا چاہیے بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ وہاں ہماری مرضی کی حکومت آنی چاہیے۔ ہمیں اس strategic shift and policy کو ختم کرنا چاہیے، ہماری یہ پالیسی military establishment کیdictated تھی اور ہمارے ذہنوں میں یہ بٹھا دیا گیا ہے کہ stable Afghanistan Pakistan کی favour میں ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ stable Afghanistan لوگوں کی favour میں ہے یا نہیں ہے، یہ ان کا right ہے۔ ابھی پچھلی resolution میں ہم Afghan refugees کے بارے میں غلط الفاظ استعمال کر رہے تھے، یہ چیز کیوں ہے کیونکہ وہاں stability نہیں ہے، ان کے لوگوں کی حکومت نہیں ہے۔ اگر پڑوسی ممالک کی مرضی سے حکومت آنی ہے تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے، ان لوگوں کو اپنا due right نہیں ملے گا۔ رہی بات طالبان کی کہ اگر وہاں کے لوگ انہیں elect کرتے ہیں، انہیں اس process میں لانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے، well and good. It should not be a concern of Pakistan or any other foreign power to meddle into the affairs of Afghanistan. It should be a right of any sovereign state to decide for themselves. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم محمد اعجاز سرور صاحب۔

جناب محمد اعجاز سرور: شکریہ، میڈم سپیکر! جناب ہشام صاحب نے بات کی کہ we want to meddle in Afghan Affairs. پہلی بات یہ ہے کہ ہماری resolution میں اس بات پر focus ہی نہیں کیا گیاکہ ہم وہاں اپنی favourite government چاہتے ہیں۔ افغان طالبان کو peace process میں involve کیا جارہا ہے۔ قطر میں طالبان کا دفتر کھول دیا گیا ہے اور UN کیresolution No. 1267 کے تحت طالبان کو دہشت گرد organizations کی فہرست سے نکال دیا گیا ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ moderate Pushtun and Talibans کو discriminate نہ کیا جائے، انہیںsideline نہ کیا جائے بلکہ انہیںpolitical process کا حصہ بنایا جائے۔ اگر وہ political process کا حصہ بنیں گے اور through democracy اگر وہ حکومت میں آتے ہیں تو it will be in our interest. ہمیں اپنے interest کو preserve کرنا ہے۔اگر انڈیا وہاں roots پکڑ رہا ہے تو definitely ان کے ساتھ ہماریintentions ہیں، ہم نے چیزوں کو real sense میں لینا ہے۔ India have their interest in Afghanistan, اگر وہ وہاں roots پکڑے گا تو پاکستان کے لیے مسائل پیدا ہوں گے، ہمیں اس بات کو accept کرنا پڑے گا۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اگر وہاں democracy prevail کرتی ہے، اگر وہاں طالبان power میں آتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ پاکستان نے انہیں plant کیا ہے یا پاکستان نے انہیں impose کیا ہے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ طالبان کو sideline نہ کیا جائے، انہیں political process کا حصہ بنایا جائے اور ہم اس بات کو support کرتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ کاکڑ صاحب۔

جناب رفیع اللہ کاکڑ: شکریہ۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں کہاں سے شروع کروں۔ اس موقع پر مجھے ایک زبردستquotation یاد آرہی ہے

'the only thing that we have learnt from history is that we have learnt nothing' This resolution is the most self-contradictory and carelessly drafted resolution I have ever seen.

میں اپنے fellow parliamentarian Mr. Hasham Malik *sahib* کی تمام باتوں سے totally agree کرتا ہوں اور انہیں forward کرتا ہوں۔ I will not discuss that stable Afghanistan پاکستان کے interest میں ہے، یہ چیز debatableنہیں ہے، that is an established point. مجھے حیرت ہے کہ یہاں پر پتا نہیں کتنی self-contradictions ہیں، سب سے پہلے تو محترمہ سطوت وقار صاحبہ اور اپوزیشن کے دوسرے ممبران نے Pushtun کو moderate Taliban کہا۔ اب میں ان سب پر focus کروں گا۔ مجھے پتا نہیں ہے کہ ان کے نزدیک interferenceکی definition کیا ہے یا انہوں نے یہ کس ڈکشنری میں پڑھی ہے کہ ہم interfere بھی نہیں کرتے لیکن اس کے باوجود ہم کہہ رہے ہیں کہ آپ وہاں moderate Taliban کو شامل کریں، آپ پشتونوں کو شامل کریں، ہم کون ہوتے ہیں ان لوگوں کو بتانے والے کہ آپ کے اندرونی معاملات کیسے ہونے چاہییں۔ ہمارے ایک ممبر نے recognize کیا کہ90s میں ہماری policy fail ہوئی تو ہمیں وہ failure repeat نہیں کرنا چاہیے، میں حیرت سے کہتا ہوں کہ انہیں پتا بھی ہے کہ وہ کیوں fail ہوئی؟ میں اس بارے میں بتانا چاہتا ہوں کہ 90s میں ہم نے پشتونوں کو over Tajiks, Uzbeks and Hazaras پر prefer کیا۔ We supported Taliban and we opposes Northern Alliance and the result is کہ آج افغانستان میں نہ پشتون آپ کے دوست ہیں، نہ تاجک آپ کے دوست ہیں، نہ ازبک آپ کے دوست ہیں، they all hate you. انڈیا ان کا دوست ہے کیونکہ انڈیا نے کبھی stable Afghanistan or Indian friendly government کے لیے وہاں کوشش نہیں کی۔ جس طرح ہشام صاحب نے ایک stable and develop Afghanistan کی بات کی ہے۔ انہوں نے افغانستان کے لوگوں کی بات کی ہے بجائے یہ کہ انڈیا کے interest کے لیے انہیں force کیا جائے۔

میڈم سپیکر! مجھے moderate Taliban والی بات تو کوئی شوشہ ہی لگ رہی ہے۔ Is there any moderate Taliban? یہ کون سی mythہے and then equating modern Talibans with Pushtun, میں انتہائی افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ آپ پہلےmoderate Talibans کی ایک constructed reality بنا رہے ہیں۔ If Tehreek-e-Taliban Pakistan is not moderate for you then how can be Afghan Taliban moderate for the Afghan people? وہ آپ کے لیے moderate ہوں گے، they are not moderate for them. اس کے بعد آپ moderate Taliban کو پشتون سے equate کر رہے ہیں، میں نے اس سے زیادہ provocative comments کبھی نہیں دیکھے۔ Moderate Taliban equating them with the Pushtuns.

میڈم سپیکر! میں اس سلسلے میں کچھ statistics پیش کرنا چاہوں گا۔ پچھلے دس سالوں میں war on terror میں طالبان نے فاٹا میں چھ سو سے زیادہ صرف قبائلی پشتون خان اور ملک مارے ہیں۔ اے این پی جو ایک Pushtun nationalist party ہے، اس کا clear cut anti Taliban agenda ہے، ان کے طالبان کے ہاتھوں سات سو زیادہ victims ہیں۔ اسی طرح Pushtun belt کے جو بھی لوگ ہیں,they have clear cut anti Taliban stance اس کے باوجود بھی اگر آپ moderate Talibans کو پشتونوں کے ساتھ equate کرتے ہیں اور پشتونوں کے نام پر آپ طالبان کو افغانستان میں حکومت میں لانا چاہتے ہیں تو میرا سب سے سوال ہے کہ کیا آپ ایک دن کے لیے بھی کراچی کو طالبان کے حوالے کریں گے؟ کیا آپ ایک گھنٹے کے لیے لاہور کو طالبان کے حوالے کریں گے؟ Why handing over Afghanistan to Taliban? وہاں آپ کی ہمدردی کدھر گئی۔ میں ان comments کے ساتھ ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں and stage my protest against these comments and remarks. Thank you.

One honourable Member: This is the case and we will follow Rafiullah and we will also walk out.

(On this occasion some members walked out from the House)

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, point of personal clarification.

Madam Deputy Speaker: O.K.

Mr. Kashif Ali: I am really surprised and shocked on the attitude shown by the government. There is nothing mentioned TTP in the resolution. I am shocked Mr. Rafiullah does not know the difference between the TTP and the Afghan Taliban.

یہاں اتنے learned people بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں یہ نہیں پتا کہTTP and Afghan Taliban میں فرق کیا ہے؟ اس پر مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ میں اس پر کیا کہوں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔ وزیراعظم صاحبہ، آپ کچھ ممبران کو nominate کریں تاکہ وہ واک آؤٹ پر گئے ہوئے ممبران کو منا کر ایوان میں واپس لائیں۔ Order in the House.

(مداخلت)

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ they have left on something which is not in the resolution.

میڈم ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, can I request your kind authority to first let me complete?

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف صاحب! کچھ parliamentary روایات ہوتی ہیں، ان کو follow کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے جو بھی clarification پیش کرنی ہے، وہ کریں لیکن in the meantime please send a delegation outside to bring them back.

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! میں انہیں بھیج دیتا ہوں، I just want to make it clear to your authority کیونکہ یہاں آپ authorityہیں اور یہ چیز clear ہونی چاہیے کہ یہاں کیا بات ہو رہی ہے۔

(مداخلت)

Madam Deputy Speaker: I would like to remind the House that you can not speak without the permission of the Speaker, so please

جب ایک ممبر بول رہا ہو تو اسے بولنے دیا جائے۔

جناب کاشف علی: میڈم سپیکر! اگر اس resolution میں وہ چیز ہوتی جس پر انہوں نے واک آؤٹ کیا ہے، میں خود انہیں لینے چلا جاتا۔ مجھے اس resolution میں وزیراعظم صاحبہ مجھے کہیں بھی TTP دکھا دیں، وہ اس resolution میں کہیں بھی وہ گروپ دکھا دیں جن کا TTP سے تعلق ہے، وہ اس resolution میں مجھے کہیں پر بیت اللہ محسود کا نام دکھا دیں جو پاکستانی طالبان ہے، وہ اس resolution میں مجھے کسی ایسے گروپ کا نام دکھا دیں جس کا افغان طالبان کے ساتھlink ہے تو میں خود انہیں لینے جاؤں گا۔ شکریہ۔

Ms. Anum Asif: Madam Speaker, personal explanation.

Madam Deputy Speaker: O.K.

Ms. Anum Asif: Answering the three questions in brief,

انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی ایسی چیز دکھا دیں کہ اس میں TTP کا ذکر ہو۔ انہوں نے moderate Taliban کا لفظ استعمال کیا ہے،this is a self-devised towards آپ طالبان کو کس طرح define کریں گے، آپ کس طرح یہ segregate کریں،you will call an attendance, you will call people یا کوئی criterion define کریں گے، کوئی set up بتائیں گے،

کوئی definitions ہوں گی کہ آپ طالبان کو کیسے segregate کریں گے۔ سب سے اہم چیز جس پر ہمیں اعتراض ہے کہ آپ کسی کے internal matters میں کیوںinterfere کرنا چاہتے ہیں؟ آپ نے ان کے ساتھ already بہت کچھ کر دیا ہے now it is their call to decide how they want to govern their people. You will just ensure your personal interest, your national interest مگر آپ کسی بھی صورت میں کسی کو dictate نہیں کر سکتے کہ آپ کو یہ کرنا چاہیے، آپ کو اس طرح کرنا چاہیے۔ It is their right, their government right to decide کہ انہوں نے کس طرح اپنے لوگوں کے interest کو ساتھ لیتے ہوئے اپنی حکومت چلانی ہے۔ We have no right, اگر ہمیں یہ حق ہے تو پھر انڈیا کو بھی یہ حق حاصل ہے، یہ حق ایران اور باقی ہمسایہ ممالک کو بھی ہے۔ اگر امریکہ یہاں سے جا رہا ہے تو پھر اسے بھی یہ حق حاصل ہے کہ وہ define کر کے جائے کہ اس نے کیا کام کرنے ہیں۔ برائے مہربانی یہ طالبان کو define کریں and I will request them to send someone for those members.

میڈم ڈپٹی سپیکر: وزیراعظم صاحبہ! برائے مہربانی آپ کچھ ممبران کو بھیجیں وہ ان سے درخواست کریں کہ وہ واپس ایوان میں آجائیں۔ جناب ہشام ملک صاحب۔

جناب ہشام ملک: شکریہ، میڈم سپیکر! میرے خیال میں ابھی ان کو بلانا چاہیے، it would set wrong precedent for the Youth Parliament, so they should be called.

Madam Deputy Speaker: I understand but you have something to say about the resolution?

Mr. Hasham Malik: Yes, I have to say about the resolution. As honourable Opposition Leader mentioned that difference between the TTP and Afghan Taliban, the only difference is that the TTP kills Pakistani solders and the Afghan Taliban kills Afghani and American solders and that is the difference between the Talibans.

میڈم سپیکر! میں دوسری چیز یہ mention کرنا چاہتا ہوں کہ تاریخ میں پاکستان کو ایک ہی مرتبہ 1996 سے لے کر 2001 کے درمیان stable Afghanistan ملا اور اس میں چیچنیا سے امریکہ تک پوری دنیا میں تکلیف ہی تکلیف تھی۔ اس لیے ہم نے ایک stable Afghanistan کے لیے ہم نے پوری دنیا کو at stake لگایا so I would say and appeal to the parliamentarians to kindly say ‘no’ to this resolution. Thank you.

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم یاسر عباس صاحب۔

جناب یاسر عباس: شکریہ، میڈم سپیکر! میں اس resolution پر پوری طرح اتفاق نہیں کرتا اور اسے out rightly reject بھی نہیں کرتا۔ میرے کچھ follow parliamentarians کے ذہنوں میں کچھ confusionتھی کہ جو پاکستان کو اس issue سے الگ کرنے کی بات کر رہے ہیں، let me tell you that it is impossible. Pakistan has to play a role, India has to play role, China has to play a role in order to stabilize Afghanistan. جب ہم اچھے اور برے طالبان کی بات کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم discriminate نہیں کر سکتے، let me remind you the statement of Mr. Hamid Karzai that he is ready to accept Mullah Omar to take over as a President. How can he said that, I don’t know the tripe of Mr. Hamid Karzai but he is not Pushtun, I know that and he is inviting Mullah Omar to take over as a President and at the same time یہاں ہمارے پاس طالبان گرفتار تھے and it is the statement of Foreign Minister of Afghanistan that Pakistan اپنا influence use کر سکتا ہے because the reason of that جب Soviet era تھا تو we have provided them refuge. یہاں میرے fellow parliamentarians میں regarding the mix up of Pushtun and the Talibans جو misunderstanding آئی تھی، I don’t know the point of it, we have to accept that Pakistan has to play a role. ہمارے پاس پچیس سو کلومیٹر لمبی Durand

how can we forget that historical ،پر پاکستان میں ہے Durand Line اسی belt ایک پشتون and at the same time ہے Line dictate کو ہمdestroyedکر کے indifference کی پالیسی کیوں اپنائیں گے؟ میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ ہمیں ان کو relations As a good neighbour we can direct them that what he is going on in کرنا ہو گا۔ ہاں! آپ کو پشتون کو شامل کرنا ہو گا۔ your country, we are enforcing our decisions to them. We are telling them that what is right for them and who we کہ جب روس کے ساتھ ان کی جنگ لڑی گئی تو اس وقت ہم ان کا ہر فیصلہ کرتے are to decide that we are the country Ladies and gentlemen, just rest assured that we can not stay indifference to کیوں رہیں؟ indifferent تھےاور آج ہم what is happening in Afghanistan.

اس کے ساتھ ہمارے fellow parliamentarians کہہ رہے ہیں کہ انڈیا وہاں development projects پر کام کر رہا ہے۔ جلال آباد میں ستائیس کونسل خانے کیوں بن رہے ہیں، کیا وہ وہاں انگور بیچنے آ رہے ہیں؟ They are there to fight with you, ہماری سرحد کے سامنے Indian کونسل خانے کیوں بن رہے ہیں اور وہاں ان کی activities کیوں ہو رہی ہیں؟ پاکستان میں ہونے والے بم دھماکوں کی roots افغانستان اور نئی دہلی میں مل رہی ہیں۔ کیا آپ مجھے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم وہاں indifferent رہیں۔ We can not stay indifferent there. At the same time good and bad Taliban کی یہاں بات ہوئی تھی، yes, TTP is an anti-state organization of Pakistan. It has nothing to do with Afghanistan. ہم یہاں یہ نہیں کہہ رہے کہ ایک bad ہے یا ایک اچھا ہےand at the same time آپ کہہ رہے ہیں کہ interference and stakeholders, we are actually a stakeholder in Afghanistan as long as our border is there, ہم افغانستان کو اٹھا کر Central Asia میں نہیں پھینک سکتے، we have to stay there and we have to develop our working relationship with them.

میڈم سپیکر! قطر میں طالبان کا ایک دفتر بن رہا ہے اور ہم ان سے مذاکرات نہ کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ امریکہ ان سے بات کر رہا ہے، 78% of Afghanistan is still in the control of Taliban. ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جنگ کے بعد ہم اس 78% والوں کو ignore کریں، this is simply impossible, ہمیں اس کے لیے realistic ہو کر سوچیں، idealism and manifesto پر کان نہ دھریں۔ then definitely that will be more dangerous than ever it was. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Ummar Awais would like to move an amendment.

Mr. Ummar Awais: I would like move the following amendment in the resolution;

> "This House is of the opinion that a stable Afghanistan is in Pakistan's interest. It is imperative that Pakistan should have a clear defined policy disregard of the US towards post-2014 Afghanistan. Pakistan shall support an all inclusive Afghan government representing different ethno, linguistic, sectarian and religious factions. Besides Pakistan government must pipeline their concern through diplomatic channels."

میڈم سپیکر! میں نے Green Party کی طرف سے ان کے points سنے لیکن وہ points ان کی resolution میں reflect نہیں ہو رہے، basic concern یہی ہے۔ یہاں resolution میں لکھا گیا ہے کہ 'should push for an Afghan settlement' ہے، اس کے 'Pushtun elements' یہ الفاظ ان کی discussion سے تھوڑے سے different ہیں اور دوسرا لفظ علاوہ کوئی لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ حالانکہ Green Party members نے اپنی discussion میں word use کئے کہ ہمیں Northern Alliance, Tajiks, Uzbeks ان سب کو بھی onboard لینا چاہیے، UN کو بھی onboard لینا چاہیے۔ انہوں نے on the floor of the House discussion میں یہ چیزیں mention کی ہیں and I really appreciate this لیکن kindly اگر یہ چیزیں

resolution میں بھی reflect ہوتیں تو جو controversial debate ہوئی وہ نہ ہوتی۔ میرے پارٹی ممبران نے بھی کچھ concerns show کیے کہ ہمارے bordering areas کے ساتھ کوئی Indian activity ہے، so diplomatic channels must be used in this regard کہ ہمارےconcerns وہاں تک پہنچیں لیکن جو پچیس سو کلومیٹر کی زیادہ تر سرحد طالبان کے control میں ہے اور جو Northern Alliance کا controlled area تھا وہ بھی important ہے کیونکہ وہ لوگ آپس میں لڑتے رہے۔ اگر ہم انہیں political umbrella میں نہیں لیں گے، صرف کہیں گے کہ پشتون اور طالبان کو political umbrella میں لینا چاہیے اور ان کی حکومت کو support کرنا چاہیے تو یہ کچھ عجیب چیز ہو گی۔ ہمیں وہاں کی تمام communities کو onboard لینا چاہیے۔

اس کے علاوہ linguistic point of view سے دیکھیں تو فارسی بولنے والے داری کی بھی بہت آبادی ہے لیکن پشتو بولنے والے صرف 35% ہیں، ازبک اور ترکمانی بولنے والے صرف 11, 11% ہیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ linguistically ان سارےلوگوں کو political spectrum کے اندر لینا چاہیے اور ایک حکومت کو support کرنا چاہیے۔ اپنے concerns کو diplomatic channels کے ذریعے لے کر جانا چاہیے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ resolution with this amendment تمام concerned parties جو ایوان میں موجود ہیں، Green Party کو بھی سامنے رکھتے ہوئےpass unanimously کریں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the amendment in the House.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The amendment is unanimously passed and hence the amendment is adopted. Mr. Najam-u-Saqib Memon *sahib*.

جناب نجم الثاقب میمن: شکریہ، میڈم سپیکر! میرا ان سے ایک سوال ہے جو یہ کہتے ہیں کہ افغانستان کے domestic politics میں ہمارا کوئی stance نہیں ہونا چاہیے، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل اگر انڈیا military exercise کرتا ہے یا کوئی نیا ایٹم بم بناتا ہے تو کیا پاکستان خاموش رہے؟ نہیں، پاکستان بھی اسے deter کرنے کے لیےاپنے کوئی اور method adopt کرتا ہے اور پاکستان بھی اس technology کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر افغانستان اور پاکستان جو ہمسایہ ممالک ہیں، وہاں کے پشتون بھائی یہاں بھی موجود ہیں، ہماری ان کے ساتھ cultural and linguistic ties ہیں۔ اگر پاکستان کو موقع ملتا ہے تو اسے ضرور for betterment of Pakistan and stable Afghanistan وہاں interfere کرنا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ، میڈم سپیکر! آج کی resolution پر بات کرنے سے پہلے میں ایک چیز remind کروانا چاہتا ہوں کہ یہ Youth Parliament of Pakistan basically mock Parliament ہے جو exactly on the same footing like the Parliament of Pakistan کام کرتی ہے۔ یہاں کا Foreign Minister acts as a Foreign Minister of the country. یہاں کا shadow Foreign Minister acts as a check and balance on the Foreign Minister. اگر یہ کہا جائے کہ ہم Youth Parliament میں بیٹھ کر افغانستان کو کیوں discuss کر رہے ہیں تو یہ وہی سوال ہے کہ آپ Foreign Office میں بیٹھ کر ملکوں کو کیوں discuss کرتے ہیں؟ آپ اس لیے انہیں discuss کرتے ہیں کیونکہ آپ well defined policies کے ساتھ آئیں تاکہ آپ اس محاورے میں fit نہ ہوں کہ’those who do not learn from history are condemned to repeat it’ اور اسی لیے

ہم یہ resolution لائے ہیں-اب history کیا ہے؟ تاریخ یہی ہے کہ پاکستان نے 1989 کے بعد افغانستان میں کیا کیا؟ اب میرا نہیں خیال کہ اس پر کوئی disagree کرے گا۔ Pakistan's Afghan policy has been in complete shambles. ہم چاہتے ہیں کہ اپنے regional neighbours سے اچھے تعلقات رکھیں اور ہر آدمی یہی کہےگا کہ regional neighbours سے اچھے تعلقات رکھنے چاہتے ہیں۔ 1989 سے لے کر 2001-2008 تک پاکستان کی کیا پالیسی تھی کہ آپ back door جاکر push کریں اور افغانستان میں strategic depth کریں لیکن اس پالیسی سے ایک considerable shift آیا اور یہ resolution اسی پالیسی کی بات کرتی ہے جو current government کی پالیسی ہے۔ Contradictions due to lack of knowledge ہیں۔ جیسے میں نے کئی contradictions argueکیں جیسے TTP and Afghan Taliban میں فرق ہے۔ Afghan Taliban are all Pushtuns but it does not mean that the every Pushtun is Taliban. It is not that we are saying to bring the moderate Taliban into the political process. There is a vide era of understanding within all the NATO countries who have their troops in Afghanistan, وہ understanding کیا ہے؟ وہ یہی understanding ہے کہ افغانستان میں stability اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک ہم moderate Taliban کو involve نہیں کریں گے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ امریکہ کہہ رہا ہے جس کی Blue Party بڑی supporter ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ چین کہہ رہا ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ جرمنی کہہ رہا ہے، German Chancellor Angela Merkel's special envoy on Afghanistan کہہ رہا ہے، یہ میں نہیں کہہ رہا یہ Former Foreign Minister to Pakistan Hina Rabbani Kher کہہ رہی ہیں، یہ میں نہیں کہہ رہا، یہ روس کہہ رہا ہے، ایران کہہ رہا ہے اور وہ کیا رہے ہیں کہ افغانستان کی stability depends on bringing all the stakeholders into the political process. اب ہم کیا demand کر رہے ہیں؟ ہمیں اس چیز کو realize کرنا چاہیے کہ Afghanistan has been on war for the past two decades. It has been a war which has been a war which has been a longer war than the First World War. It has been a war that has been longer war to the Second World War. اس میں اب کیا کرنا ہے؟ اس میں یہ کرنا ہے کہ آپ ایک regional settlement کےساتھ آئیں جو سارے NATO stakeholders کر رہے ہیں، یہ ہماری پارٹی نہیں کہہ رہی، یہ کر رہے ہیں اور اسی لیے UN نے ایک historical resolution moveکی اور وہ resolution 1267 تھی۔

میڈم سپیکر! اس resolution کے background کے بارے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ after the 9/11 the Bush Administration sitting in Washington and Pentagon, they said that you can not treat Afghan Taliban and Al-Qaeda as a separate entities and they have declared both these entities as a terrorist organizations. In 2011 they moved a resolution that Afghan Taliban are those who have to be part of the political process, Al-Qaeda is a terrorist organization, TTP is a terrorist organization جس کے بارے میں میں کہہ رہا ہوں کہ وہ terrorist organization ہے، میری پارٹی کہہ رہی ہے کہ وہ دہشت گرد تنظیم ہے، افغان طالبان دہشت گرد نہیں ہیں، وہ افغانستان کے inhabitants ہیں، وہ افغانستان کی major population ہیں۔ اس لیے ابھی ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ پاکستان نے back door policyاختیار کی ہے، ہمیں ابھی ایک well defined policy کی ضرورت ہے۔ وہ well defined policy کیا ہے کہ Pakistan is a front line state on war against terror. Pakistan has the clout, Pakistan got the leverage to use his power, وہ power کیا ہے کہ آپ ایسی سیدھی policies کو push کریں جس کی امریکہ کو سمجھ نہیں آتی، امریکہ کو کل تک سمجھ نہیں آرہی تھی کہ افغان طالبان terrorists نہیں ہیں، انہیں آج سمجھ آئی اس لیے انہوں نے قطر میں دفتر کھولا ہے، اس لیے انہوں نے UNمیں resolution move کی ہےتو پاکستان کیا کرے؟ ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ جو انڈیا کر رہا ہے وہ پاکستان کرے کہ

وہاں economic presence show کرے، strategic pacts sign کرے اور یہ کیے ہیں، تین ہفتے پہلے the Foreign Minister of Afghanistan Bismillah Khan, Defence Minister were in Pakistan and Pakistan's Chief of Army Staff signed a strategic pact with Afghanistan Defence Minister, ہم یہی push کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ایسی سیدھی policies کے ساتھ آئیں۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ یہاں contradictions کیا ہیں؟ ہم تو ایک well defined policy دے رہے ہیں۔ اب اگر کوئی اس کی مخالفت میں جاتا ہے تو میں انہیں کہوں گا کہ ایسی rational practical policy لائیں۔ ہم تو اس favour میں ہیں جو current civilian government کر رہی ہے تاکہ آپ 1989 والی غلطیوں کو نہ دہرائیں۔

میڈم سپیکر! افغانستان میں stability کا مطلب ہےکہ ہم اپنے regional neighbours کے ساتھ اچھے تعلقات چاہتے ہیں۔ ہر ملک چاہتا ہے کہ اس کا ہمسایہ اچھا ہو، اس کا اپنے ہمسایوں کے ساتھ اچھے تعلقات ہوں اور پاکستان کے تو اتنے مسائل ہیں۔ اس لیے اس resolution کو in essence لیا جائے۔ میں اس amendment کو whole heartedly approve کر رہا ہوں چونکہ میں یہ سمجھتا تھا کہ یہاں enlightened parliamentarians کو پتا ہو گا کہ Northern Alliance is the part of process but unfortunately they did not know. اس resolution میں clearly لکھا گیا ہے تو میں اسے approve کرتا ہوں اور ہم بھی یہی کہہ رہے تھے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم رفیع اللہ صاحب۔you will be concluding on behalf of the P.M.

جناب رفیع اللہ کاکڑ: شکریہ، میڈم سپیکر! میں کچھ conclusion دینا چاہوں گا۔ ہم نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ہم یہاں افغانستان کو discuss نہ کریں، definitely it is one of the most important issue on our foreign policy's agenda list. ہم یہ discuss کر رہے ہیں، ہم ان کے affairs کو بھی discuss کریں گے۔The point that we were raising is کہ افغان طالبان کے ساتھ negotiations کرنی ہیں یا نہیں کرنی، یہ بھی discuss کریں گے لیکن ہم افغانیوں کو suggest نہیں کریں گے کہ آپ نے کیا کیا کرنا ہے؟ Let the Afghan people decide by themselves کہ انہوں نے طالبان کے ساتھ مذاکرات کرنے ہیں، انہیں حکومت میں لانا ہے،moderate Taliban کے ساتھ بات کرنی ہے۔ We should only be playing a constructive role in what the Afghan people and the Afghan government says, یہ ہمارا first argument تھا۔

میڈم سپیکر! دوسری چیز یہ کہ میرے محترم Leader of the Opposition نے بات کی کہ ہماری کوئی contradictions نہیں ہیں، میں ایک مرتبہ پھر repeat کررہا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ ہماری پالیسی90s میں shambles میں تھی، وہ کون سی پالیسی تھی کہ we preferred Pushtuns and Talibans over others. اب انہوں نے پھر وہی policy move کی کہ پشتون اور طالبان کو حکومت میں لاؤ اور میں یہی contradiction raise کر رہا ہوں کہ یہ وہی پالیسی ہے اگر آپ اسے پھر implement کریں گے، یہ پہلے سے زیادہ flop ہو جائے، میں اس بارے میں guarantee سے کہہ سکتا ہوں۔

میڈم سپیکر! تیسری چیز good and bad Talibans. There are no good and bad Talibans, Talibans are all the same, ان کی ideology same ہے۔ میں دنیا جہاں کے evidences لاسکتا ہوں کہ طالبان ایکدوسرے کے خودکش حملہ آور exchange کرتے ہیں، آپ انہیں distinguish کر رہے ہیں۔ جب تحریک طالبان پاکستان کی خودکش حملہ آوروں کی supply short ہو جاتی تو وہ تحریک طالبان افغانستان سےhelp لیتے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ تحریک طالبان افغانستان friendly Taliban ہیں، یہ اچھے طالبان ہیں۔ 2007 میں ملا داداللہ جو افغان طالبان کا head تھا،he has visited Waziristan وہ طالبان کے لیڈر محسود سے ملا اور اب بھی یہ ایکدوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ افغان طالبان کے ایک سفیر ملا

عبدالسلام ضعیف کی ایک کتاب ہے، قائد حزب اختلاف بڑےknowledge کی بات کرتے ہیں، میں انہیں recommend کر رہا ہوں کہ وہ یہ کتاب پڑھیں، ان کی statement ہے کہ پاکستان کی مثال ایک ایسے دوغلے آدمی کی طرح ہے جو گھر والوں کو کہتا ہے کہ چور آرہا ہے اور چور کو کہتا ہے کہ چوری کر لو،so Afghan Taliban hate us. ان کی صرف یہ مجبوری ہے کہ ہم نے ان کو پناہ دی ہوئی، ہم نے tacit support کر رہے ہیں، وہ خاموش ہیں، جس دن یہ افغانستان گئے، میں لکھ کر دیتا ہوں کہ یہ آپ کے خلاف کھلم کھلا اعلان کریں گے، یہ تحریک طالبان پاکستان کو support کریں گے اور پھر یہ good and bad Taliban ایک ہو کر آپ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ میں اپنی پارٹی کی طرف سے چونکہ ہماری پارٹی کا ایجنڈا ہے کہ we do not interfere in the affairs of our regional neighbours. ہمارے ایک محترم دوست نے بھی بات کی، ان کے concern کو بھی address کرنا چاہوں گا کہ وہاں انڈیا کی involvement ہے، ہمارے genuine security concerns ہیں،legitimate جس حد تک ہیں۔ Legitimate یہ کہ they are interfering in Balochistan and KPK لیکن اگر وہاں ان کے economic projects پر you can not question that. اس کے لیے یہی ہے کہ کل کرزئی صاحب کہہ دیں کہ چین گوادر میں جو منصوبے بنا رہا ہے، ہمیں اس پر اعتراض ہے تو ہم کتنا mind کریں گے۔ ہم اپنی باری پر تو یہ چیزیں دیکھتے نہیں ہیں۔ اس کے لیے یہ ہو گا کہ we will have to reform ourselves اور وہ یہ ہے کہ honestly speaking یہ تلخ حقیقت ہے کہ ہم انڈیا میں مداخلت کرتے رہے۔ 1990 سے انڈیا میں دہشت گرد بھیج رہے ہیں۔آپ 1980 سے افغانستان میں اپنے آدمی بھیج رہے ہیں،it is time that now we change this policy اور تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ جب ہم انڈیا میں دہشت گرد نہیں بھیجیں گے تو انڈیا بھی جلال آباد میں کونسل خانے نہیں بنائے گا۔

میڈم سپیکر! پچھلے دس سالوں سے آپ افغان طالبان جو افغانستان کے دشمن ہیں ان کو support کر رہے ہیں اور پچھلے ایک سال سے وہ تحریک طالبان پاکستان اور مولوی فقیر کی مدد کررہے ہیں اور ہماری چیخیں نکل رہی ہیں۔

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker, point of personal explanation.

Madam Deputy Speaker: Go ahead.

جناب کاشف علی: انہوں نے کہا کہ کافی سالوں سے افغان طالبان پاکستانی طالبان کو support کر رہے ہیں، میں ملا عمر کی بات کو quote کر سکتا ہوں جو افغان طالبان کے لیڈر ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ TTP سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لیے facts کی بات کریں اور مجھے بڑی خوشی ہوئی جب انہوں نے کہا کہ our party is against any internal interference to other countries. ہم نے نہیں کہا کہ آپ internal interference کی بات کریں، so it means we are on the same board. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: Now we move to Item No. 6. Mr. Mateeullah Tareen, Mr. Rafiullah Kakar, Mr. Hazrat Wali Kakar, Ms. Nabila Jafar and Mr. Ahmed Salman Zafar would like to move a resolution. Mr. Mateeullah Tareen please move the resolution.

Mr. Mateeullah Tareen: Madam Speaker! On behalf of my team I would recommend that Mr. Hazrat Wali Kakar

اس resolution کو initiate کریں گے۔ Mr. Ahmed Salman Zafar and Ms. Nabila Jafar will follow اگر مجھے بعد میں موقع دیا جائے تو میں ممنون ہوں گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم حضرت ولی کاکڑ صاحب۔

> Mr. Hazrat Wali Kakar: Thank you Madam Speaker, I would like to move the following resolution that; "This House is of the opinion that new provinces shall be formed in the country on the basis of a multiple criteria, which takes into consideration both administrative and ethno-linguistic factors. New federal units of Bahawalpur Janobi-Punjab, Southern Pashtunkhwa (North-Western belt of Balochistan), FATA and Hazara province shall be formed considering the popular demand for their creation and their economic and administrative viability. Creation of new provinces will not only strengthen federal integrity but will also ensure devolution of power to the grass root level".

میڈم سپیکر! یہ resolution اس لحاظ سے بھی اہم ہے کیونکہ اب ہم اس طرف جا رہے ہیں کہ پاکستان میں نئے صوبے ہونے چاہییں اور ہم اس بات کو deny نہیں کر سکتے کیونکہ نئے صوبے بننا ہماری national integrity کو support کرتا ہے اور اس سے national integrity weak نہیں ہو رہی۔ میں چونکہ specially Balochistan کے حصے کو deal کر رہا ہوں کیونکہ جو Southern KPK is the North Western belt of Balochistan. اس پر میرے لیے سوالات آسکتے ہیں، میں ان سوالات سے پہلے اس چیز کو deal کر رہا ہوں۔ In 1879 Pushtun belt of Balochistan treaty of Gandamak جس کو برطانیہ نے افغانستان کے ساتھ کیا تھا جس میں Pushtun belts of Balochistan, Pashin, Sibbi, Zhob, Loralaiشامل علاقے افغان حکومت سے ایکtreaty جس کا نام Gandamak تھا، اس کے تحت برطانوی حکومت نے لے لیے۔ وہ ایک گورنر جنرل کے ذریعے وہاں حکومت کرنے لگا۔ لہذا یہ پاکستان بننے سے پہلے ہی ایک صوبہ تھا۔

دوسری چیز یہ کہ پاکستان بننے کے بعد قلات جو ایک independent state تھی اور 1948 میں قلات کا پاکستان کے ساتھ annexation ہوا لیکن1970 سے پہلے اس کا کیا status تھا؟ 1970 میں وہ صوبہ بنا تھا۔ لہذا مجھ سے سوال ہو سکتا ہے کہ اس سے پہلے اس کی حیثیت کیا تھی؟ وہ Balochistan unions تھی، Balochistan unions کے نام سے اس کا ایک structure تھا۔ جب 1960 میں one unit ختم ہوا تو وہاں Pushtun nationalist خان عبدالصمد خان اچکزئی نیپ سے علیحدہ ہوئے اور انہوں نے پشتون نیپ کی بنیاد رکھی۔ قلات، خاران اور نصیر آباد کواکھٹا کر کے ایک صوبہ بنا دیا گیا جسے بلوچستان کا نام دیا گیا تو اس طرح بلوچستان میں پشتونوں نے اپنی identity crisis feel کی تھی۔ یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ میں بلوچستانی ہوں لیکن میں یہ کبھی نہیں کہتا ہوں کہ میں بلوچی ہوں کیونکہ میں پشتون ہوں لیکن میں اپنی identity crisis پر کبھی compromise نہیں کرسکتا۔ لہذا یہ میرا genuine right بنتا ہے کہ میں اپنی identity crisis پریہ بات on board لے کر آؤں۔ میری وہ بات کیوں genuine ہے جس پر میں نے تاریخ کا حوالہ دیا۔ بلوچستان کی population میں 46% Pushtun ہیں،47% Baloch ہیں۔ خان عبدالصمد خان اچکزئی کی جو تحریک چلی تھی اس کی demand یہ تھی کہ British Balochistan ایک صوبہ تھا جس میں بلوچستان کے Pushtun belt Pashin, Sibbi, Zhob, Loralai آرہے تھے، انہیں دوبارہ restoreکیا جائے جسے جنوبی پختونخوا کا نام دیا جائے یا ہمیں خیبر پختونخوا کے ساتھ ملایا جائے۔ اگر یہ بھی نہیں تو پھر ہمیں constitutional safeguard دیا جائے جس میں یہ بات clear cut ہو کہ اگر صوبے میں وزیراعلیٰ بلوچ ہے تو گورنر پشتون ہو گا اور اگر گورنر بلوچ ہے تو پھر وزیراعلیٰ پشتون ہو گا لیکن یہ چیزیں

نہیں ہوئیں اس لیے وہاں کی 46% آبادی کا genuine point بنتا ہے، وہ اپنے آپ کو economically support کر سکتے ہیں۔ یہ پہلے بھی ایک صوبہ تھا۔

میڈم سپیکر! اس کے علاوہ وہاں administration کے لیے بہت burden ہے۔ بلوچستان پاکستا ن کا سب سے بڑا صوبہ ہے۔ اس صوبے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ اس کی administration اچھے طریقے سے ہو سکے۔ اس کے علاوہ تیسرا point یہ ہے کہ بلوچ اور پشتون اچھے طریقے سے نہیں رہ رہے کیونکہ بلوچ کہتا ہے کہ پشتون اِس طرح ہے، اُس طرح ہے اور پشتون بھی اسی طرح کی بات کرتا ہے۔ ابھی پشتون نیشنلسٹ پارٹی بلوچستان اور ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کی بلوچ نیشنلسٹ پارٹی بھی ہے جن کی چند دن پہلے clear statement آئی تھی کہ اگر بلوچستان میں جنوبی پختونخوا بنا دیا جائے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس لیے یہ معاملہ ختم ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترمہ نبیلہ جعفر صاحبہ

محترمہ نبیلہ جعفر: شکریہ، میڈم سپیکر! فاٹا کے بارے میں ہم نے جو کہاincluding ہزارہ ڈویژن چونکہ اس resolution میں ہم نے clearly یہ بتایا ہوا ہے کہ ہم administrative factors کی basis پرseparate provinces کی demand کر رہے ہیں۔ فاٹا چونکہ ایک ایسا علاقہ ہے جو صدیوں سے کبھی بھی internationally acknowledged law or governance system کے ذریعے govern نہیں ہوا اور یہvacuum ابھی سے نہیں ہے بہت پہلے سے ہے۔ اگر ہم تاریخ کو دیکھیں تو فاٹا کو as a buffer zone use کیا گیا ہے۔ فاٹا میں political, social, economic needs کے لیے ایک separate صوبہ ضروری ہے لیکن فی الحال وہاں کا معاملہ security کا ہے اور وہ صرف فاٹا کی security کا issue نہیں ہے بلکہ وہ پاکستان کے لیے existential threat ہے۔ فاٹا کے ساتھ Durand Lineپر پاکستان اور افغانستان کے لیے problems ہیں۔ ہم نے جب سے فاٹا کو buffer zoneمیں رکھا ہوا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ semi-autonomous status اور یہ semi-autonomous status 1901 میں FCR لاگو کیا گیا تھا اور برطانوی راج نے اسے لاگو کیا تھا، اس کے تحت انہیں یہ status دیا گیا ہے۔ اس میں ہماری وفاقی حکومت کی execution or jurisdiction نہیں ہے۔ ہمیں یہ mainstream کا process بہت پہلے سے شروع کر لینا چاہیے تھا لیکن دیر سے ہی سہی میں سابق حکومت کو appreciate کروں گی کہ انہوں نے extension of political act کو وہاں implement کرایا۔ ابھی سیاسی پارٹیاں actively اپنی campaign کر رہی ہیں۔ میں اس پر کل ایک اور resolution بھی separate forward کر رہی ہوں۔ یہ چیز اس کے cause کو address نہیں کر رہی، جب تک FCR وہاں موجود ہے، جب تک وہاں administrative vacuum ہے تب تک political party act extend بھی ہو جائے تو اس سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ ہم لوگin the long run میں suggest کر رہے ہیں کہ فاٹا کی بھی political, social, administrative and economic needs کو پورا کرنے کے لیے ایکseparate province کا درجہ دیا جائے اور اسے بھی ہمارے annual revenues میں ایکdue share دیا جائے تاکہ وہ اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکے اور سو سالوں سے وہ جو backward area کہلاتا ہے، وہ خود ہی اسے govern کریں اور وہاں کے مقامی لوگوں کو اختیارات دیے جائیں تاکہ وہ خود اپنے علاقے پر حکومت کر سکیں۔شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم احمد سلمان صاحب۔

جناب احمد سلمان ظفر: شکریہ، میڈم سپیکر! میں اس resolution میں proposed Bahawalpur Janobi-Punjab کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا۔ میں اپنے monologue کو تین حصوں میں تقسیم کروں گا۔ سب سے پہلے میں identity

crisis کے حوالے سے بات کروں گا۔ میں اپنے معزز ممبران کو بتانا چاہتا ہوں کہ سرائیکی پنجابی کا dialect نہیں ہے، it is a separate language but it was only during 1981 census when Serakai recognized as a separate language. So it means کہ 1981 وہ سال تھا جب ہماریidentity کو تسلیم کیا گیا۔ اس سے پہلے ہماری distinct اورایک separate identityکو state نے کبھی تسلیم ہی نہیں کیا تھا۔

میڈم سپیکر! یہاں issue صرف identity crisis کا نہیں ہے، اگر آپ لوگ جاننا چاہتے ہیں کہ what is lack of infrastructure facilities, what is under-development, what is poverty, what is backwardness? Come and visit Districts of Southern Punjab. میرے کئی معزز ممبران نے شاید بہاولپور اور ملتان کا visit کیا ہو لیکن Southern Punjab کے باقی districts لیہ، راجن پور، ڈی جی خان، مظفر گڑھ، میرے خیال میں اگر آپ ان کا دورہ کریں تو آپ کو between upper and central Punjab and Southern Punjab ترقی میں ایک substantial difference نظر آئے گا۔

جناب والا! اس حوالے سے میں کچھ facts and figures quote کرنا چاہوں گا۔ June 2009 میں قومی اسمبلی میں وقفہ سوالات کے دوران بتایا گیا کہ 2009 میں پنجاب حکومت نے صوبے میں mega projects شروع کرنے کے لیے World Bank سے20 billion dollar کا قرض لیا اور میں یہ Punjab Government کےofficial documents سے quote کر رہا ہوں کہ ان میں سے ایک بھی منصوبہ Southern Punjab کو نہیں دیا گیا۔ Similarly, 2010 میں مرکزی وزارت مواصلات نے Asian Development Bankسے قرض لیا اور ان بیس ارب روپے میں سے صرف ایک37 kms کا ملتان مظفرگڑھ سڑک کا منصوبہ بنایا گیا جو Southern Punjab میں آتا ہےapart from thatہمیں اُس علاقے میں کوئی project نظر نہیں آتا اور ان پیسوں کا اس ایک منصوبے کے علاوہ کہیں کوئی منصوبہ شروع نہیں کیا گیاپنجاب حکومت کا 2009-10 کے ترقیاتی بجٹ کا total volume 490 billion تھا، out of 490 billion only 5 billion Southern Punjab کو دیے گئے، میں پنجاب حکومت کے official figures quote کر رہا ہوں۔

میڈم سپیکر! ان تمام باتوں سے صرف ایک ہی طرف اشارہ جاتا ہے کہ پنجاب حکومت اورجو particularly last government گئی ہے، اس نے Southern Punjab کو discriminate کیا ہے، ان میں Western Punjab کے دو اضلاع بھکر اور میانوالی بھی آتے ہیں، ان کے ساتھ بھی discriminatory behaviour رکھا گیا ہے۔ اگر یہ چیز continue رہی تو جو already alienated districts and Seraiki community's grievances might exacerbate in the future as well.

میڈم سپیکر! اب میں representation کی بات کروں گا۔ یہ میری اور میرےمعزز ممبران کی common observation ہو گی کہ اگر آپ federal bureaucracy کو دیکھیں تو آپ کو وہاں سب سے کم representation Southern Punjab کے لوگوں کی نظر آئے گی۔ یہ میری common observation تھی اور جب میں کل اپنی resolution کے لیے researchکر رہا تھا توI came to know کہ چند ماہ پہلے قومی اسمبلی میں regarding creation of new provincesایک کمیشن بنا تھا، اس کمیشن نے اپنی report February 2013 میں قومی اسمبلی میں پیش کی اور اس میں انہوں نے بتایا کہ Southern Punjabکا federal bureaucracy میں 30% due share بنتا ہے لیکن federal bureaucracy میں ان کی representation صرف 12 to 15% ہے۔ میں ایک مثال دینا چاہوں گا کہ آپ کی civil service کے تین prestigious groups ہیں، ان میں آپ کو گوجرانوالہ ڈویژن کے 149 لوگ ملتے ہیں، فیصل آباد ڈویژن کے 146 ملتے ہیں، لاہور ڈویژن کے 338 لوگ ملتے ہیں۔ جبکہ Southern Punjab کے تین key divisions Multan, Dera Ghazi Khan and

Bahawalpur کے total 157 civil servants ہیں۔ یہ lack of representation ہے جو ہمیں اپنا علیحدہ صوبہ نہ دینے کی وجہ سے اور کوٹے کی وجہ سے ہے۔ہم deserve 30% کرتے ہیں لیکن ہمیں اپنا علیحدہ صوبہ نہ ہونے کی وجہ سے 12 to 15% جو آدھے سے بھی کم ہے وہ مل رہا ہے۔

میڈم سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتانا چاہوں گا اور یہ میرا اپنا analysis and common observation بھی ہے کہ سرائیکی علاقے بہت زیادہ backward and poverty stricken areas ہیں۔ وہاں کوئی major industrial zone نہیں ہے۔ کوئی prestigious educational institution نہیں ہے۔ میں آپ کو دوبارہ مثال دینا چاہوں گا کہ پورے Southern Punjab میں صرف دو یونیورسٹیاں ہیں، ان میں ایک بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان اور ایک اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور ہے۔ اس کے علاوہ آپ کو کوئی یونیورسٹی نہیں ملتی۔ آپ لاہور جا کر دیکھیں وہاں آپ کو درجنوں یونیورسٹیاں ملیں گی اور جس پارٹی نے ابھی پنجاب میں اپنا tenure پورا کیا ہے جب بھی وفاق میں اس کی حکومت آتی ہے تو انہوں نے ہمیشہ سرائیکیوں کے grievances and concerns کو exacerbate کرنے میں پورا کردار ادا کیا اور انہیں elevate کرنے میں کوئی role play نہیں کیا۔

میڈم سپیکر! پیپلز پارٹی کی حکومت جس نے ابھی recently اپنا دور مکمل کیا ہے، ان کے manifesto میں بھی شامل ہے اور وہ لوگ بڑے interested تھے کہ Southern Punjab ایک علیحدہ صوبہ بننا چاہیے۔ اس حوالے سے انہوں نے 24th Amendment کا Bill Senate میں پیش کیا۔ یہ چیز میں ان کی intention کے حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ it was a political gimmick and political stunt, they were not sincere in their intentions. انہوں نے 1st April, 2013 کو 24th Amendment Bill Senate میں پیش کیا جسے 2/3rd majority سے منظور کیا گیا لیکن اس Bill کی timeline ایسی تھی اور انہیں معلوم تھا کہ within next 30 to 35 days قومی اسمبلی dissolve ہو جاتی ہے اور جب تک دونوں ایوانوں سے 2/3rd majority نہیں ملتی وہ Bill null and void ہو جاتا ہے اور نئی آنے والی حکومت دوبارہ Bill initiate from scratch کرے گی۔ وہ 2/3rd majority جو اس کو ملی تھی وہ null and void ہو گئی۔ میری جتنی representation تھی، جس میں economic development اور سرائیکیوں کے ساتھ جتنا بھی discrimination behaviour رکھا جا رہا ہے۔ میں اور بھی باتیں کر سکتا ہوں لیکن due to paucity of time I can not go into the details. میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ سرائیکی لوگوں کے grievances and concerns کو حل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ان کی separate identity کو تسلیم کرتے ہوئے ethno-linguistic basis and administrative basis کو consider کرتے ہوئے ایک separate province کے لیے نئی حکومت کو کام کرنا چاہیے۔ نئی حکومت کو اس کے لیے adequate measures لینے چاہییں اور ensure کرنا چاہیے کہ سرائیکی صوبہ بنے تاکہ سرائیکی لوگوں کے جوبھی concerns ہیں، انہیں properly address کیا جاسکے۔ میں اپنی بات ایک شعر کے ساتھ ختم کرنا چاہوں گا کہ؛

ہے اتنا سیاست سے فقط تعلق اپنا
کوئی کم ظرف میرے شہر کا سلطان نہ ہو۔

Madam Deputy Speaker: I think Mr. Ahmed Salman raised some very important points اور ہم سب کو ان سب پر غور کرنا چاہیے۔ محترم ریان نیاز صاحب۔

جناب ریان نیاز خان: شکریہ، میڈم سپیکر! میں یہاں صرف ایک بات کروں گا کہ ہم لوگ پہلے ہی پنجابی، بلوچی، سندھی اور پٹھانوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اب یہ نہ ہو کہ ہم ایک اور صوبہ بنائیں تو سرائیکی بھی آجائیں، ہزارہ والے بھی آجائیں، ہم لوگ مزید divide ہوتے جائیں گے۔ ہم جب بھی discuss کرتے ہیں کہ ہمارے ملک کا ایک ہی مسئلہ آتا ہے کہ یہاں national integration نہیں ہے۔ ہر آدمی اپنے لیے سوچتا ہے، ہر صوبہ اپنے مطابق سوچتا ہے۔ اگر اس طرح کا ایک اور صوبہ بنایا گیا تو میرے خیال میں ethnic cleansing کے لیے یہاںattempts آجائیں گی، لوگ ایک دوسرے کے زیادہ دشمن ہو جائیں گے۔ میں جس company کا ملازم ہوں، ہم خود کوئٹہ یا بلوچستان کے کسی علاقے میں جانے سے ڈرتے ہیں کیونکہ ایک بلوچی ایک پنجابی کی شکل دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا، پشاور میں ایک پٹھان ایک پنجابی کی شکل دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ آئے دن جھگڑے لڑائیاں اور اس طرح کے معاملات چلتے رہتے ہیں۔ یہ اگر administrative unit کی بات کرتے ہیں تو پاکستان میں سب سے پہلا dictator نے basic democratic units بنائے تھے، میری recommendation ہے کہ اگر ہم ان units کو affective بنا لیں تو ہر جگہ پر ہماری approach بہتر ہو سکتی ہے۔ ہم ان کی implementation کو اگر بہتر بنا لیں گے تو میرا نہیں خیال کہ ہمیں administrative basis پر نئے صوبے کی ضرورت ہو گی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محترم مطیع اللہ صاحب۔

جناب مطیع اللہ ترین: میڈم سپیکر! شکریہ۔ اپوزیشن نے ایک point raise کیا ہے کہ نئے صوبے بنانے سے ethnic problems زیادہ ہو جائیں گی for his kind information پاکستان واحد ملک نہیں ہے جس میں ethnic diversity پائی جاتی ہے۔ India is one of the example جہاں پر انہوں نے small number of units سے شروع کیا تھا اور آج وہاں پر administrative, language, ethnicity اور بہت ساری بنیادوں پر provinces بنائے جا چکے ہیں and they are successful federation and we know that. Similar is the case of Nigeria انہوں نے بھی اسی طرح سے start لیا تھا and now they are in a huge number and Nigeria is once again a successful country. وہ flourish بھی کر رہا ہے اور federal system میں بھی آگے جا رہا ہے۔ میں ایک، دو points clear کرنا چاہوں کہ administrative and ethno linguistic basis پر provinces بنانا federalism کی essence کے خلاف کبھی نہیں ہوتے۔ یہ عام طور پر پاکستان میں غلط concept لیا جاتا ہے۔ آپ جب بھی ethno linguistic basis پر province بناتے ہیں تو آپ ان کو identity دیتے ہیں اور اس کو preserve کرتے نہ کہ کسی کے خلاف لڑاتے ہیں۔ اگر controversies اور لڑائی کی بات آتی ہے تو وہ flawed policies on the federal level کی وجہ سے آتی ہے۔ آپ policies کو address کریں نہ کہ provinces and units on ethno linguistic basis پر بننے کی بات کو discourage کریں۔ اس کو ان کے حق پر دھاوا بولنے کے برابر کہا جا سکتا ہے۔ ایک اور point جو کہ mind haunting ہو گا کہ نئے provinces کی economy survive نہیں کر پائے گی اور economically they will not be sound to support themselves. ایک صوبے کو چلانے کے لیے federal سےbudget کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ population based ہوتا ہے اور جس علاقے کی جتنی population ہو، اس کو اتنا ہی budget ملتا ہے۔ سلمان صاحب نے پہلے budget کے بارے میں point raise کیا تھا کہ Northern Punjab کو کیا ratio of that 400 plus billion rupees of مل رہا ہے only 5 billion rupees were invested in Southern Punjab. اگر ان کی population ratio کے لحاظ سے دیکھیں تو this is very less for them. اگر population ratio کے base پر صوبہ بنتا ہے تو they will get far more than their ratio

and they can invest that amount in their administration and developmental sectors as well. Revenue generation is the trade and agriculture میں Southern Pakhtunkhaw جیسے کہ بہاولپور میں agriculture base پر کیا جا سکتا ہے۔ 2nd part کے ذریعے revenue generate کیا جا سکتا ہے۔ ہزارہ میں agriculture and tourism کے ذریعے revenue generate کیا جا سکتا ہے۔ جب آپ چھوٹے level پر لے جا کر administration مضبوط کر دیں گے تو وہ اپنی revenue generation کے لیے مکمل کوشش کرے گی اور انشا اللہ those units will become the flourishing units in the coulourful basket of Pakistan. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Ejaz Sarwar would like to propose an amendment.

Mr. Ejaz Sarwar: Madam Speaker! Thank you. First of all I totally support the making the provinces on administrative basis

اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ انتظامی بنیادوں پر صوبے بنائے جائیں تا کہ پاکستان کے under developed areas کے سیاسی، معاشی اور سماجی مسائل حل کیے جا سکیں لیکن ہم اس بات کی support نہیں کرتے کہ نسلی اور زبان کی بنیاد پر صوبے بنائے جائیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے ہی ہمارا معاشرہreligious, critical اور---

Madam Deputy Speaker: I will interrupt you here. All those using their cell phones, please, please leave the House.

ایوان کا ایک decorum ہوتا ہے، اس کو please observe کیا جائے۔ اعجاز سرور صاحب۔

جناب اعجاز سرور: ہم اس بات کو support نہیں کرتے کہ نسلی اور زبان کی بنیاد پر صوبے بنائے جائیں کیونکہ پہلے ہی ہمارا معاشرہreligious, political and ethnic lines پر divide ہو چکا ہے۔ جس طرح ریان صاحب نے کہا کہ کوئی سندھی، پنجابی، بلوچی اور پختون ہے اور ہم پہلے پاکستانی نہیں بلکہ پہلے اپنی regional identity کو prefer کرتے ہیں۔ ہمارے سارے مسائل مثلاً terrorism, sectarian violence اس سے interlinked ہیں۔ ہم diversity کے خلاف نہیں، ہم اس کو support کرتے ہیں کہ we should enjoy diversity لیکن ہمیں ایسی غلطیاں نہیں کرنی چاہییں جن کی وجہ سے ہماری social segregation میں اضافہ ہو۔ حکومت کی resolution سے یہ message جا رہا ہے کہ کوئی بھی نسل ہو اور زبان ہو، اس بنیاد پر صوبہ بنا دیا جائے۔ ہماری federation اس چیز کو برداشت نہیں کر سکتی کہ ہم ایک Pandora box کھول دیں۔ اگر ہم سرائیکی صوبے کو بنانے کے حق میں ہیں لیکن اس کی demand نسلی اور زبان کی بنیاد پر نہیں ہونی چاہیے۔ اگر آپ پنجاب میں زبان کی بنیاد پر ایک صوبہ بنائیں گے تو کل کراچی میں اردو بولنے والے چاہیں گے کہ سندھ میں کراچی کو صوبہ بنا دیں۔ ہمارا political and social fabric اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا کہ ہم ایک Pandora box کھول دیں اور پورا political set up disturb کر دیں۔

میں اب amendment کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا، ابھی ابھی بلوچستان کچھ دیر پہلے بلوچستان کے issue پر بات ہوئی کہ بلوچستان کاissue بہتsensitive ہے اور گورنمنٹ کے ممبر نے بلوچستان کے issue کو East Pakistan سے بھی compare کیا اورgovernance کے مسائل ہیں، وہاں law and order کی situation ہے، وہاں no go areas ہیں وہاں سیاسی activity بہت کم ہے، وہاں پر administrative problems ہیں۔ ہم جب یہ مسائل حل نہیں کر پا رہے تو ہم ابھی ایک صوبہ بنا دیں گے تو اس سے ایک بڑا administrative issue create ہو گا اور ہم اس کو حل نہیں کر پائیں گے۔ حکومتی

بینچز کی بات کی گئی جو کہ علیحدگی کے دہانے پر ہے، آپ اگر اس کو divide کر دیں گے تو آپ سے کیا message دینا چاہ رہے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی محترم احمد سلمان ظفر صاحب۔

جناب احمد سلمان ظفر : شکریہ میڈم سپیکر۔ اپوزیشن بینچز سے جناب اعجاز سرور نے بات کی کہ صوبے linguistic bases پر نہیں بننے چاہییں۔ انہوں نے شاید میری بات کو صحیح طرح نہیں سمجھا۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ پاکستان ایک multi-ethnic state ہے، یہاں پر سندھی بھی بستا ہے، یہاں پر پنجابی بھی بستا ہے اور یہاں پر سرائیکی بھی بستا ہے، یہاں پر پوٹھواری بھی بستا ہے، یہاں پر پختون بھی بستا ہے۔ بات identity clashes کی تھی اگر سرائیکی لوگ اپنی identity کو منوانا چاہ رہے ہیں تو it does not mean that they are anti-state and there are anti-patriotic feelings ان دونوں چیزوں کو synonymous نہ لیا جائے بلکہ ان دونوں کو differentiate کیا جائے۔ باقی میں نے ground realities کی بات کی تھی۔ میں نے ground reality کی بات کی lack of representation ہے، سول بیوروکریسی میں آپ دیکھ لیں ، آپ ابھی اسلام آباد جاکر visit کر لیں جو federal bureaucracy ہے اس میں آپ کو سب سے کم representation of southern Punjab نظر آئے گی، اس کے پیچھے reasons ہیں - اس کے پیچھے reasons یہ ہیں کہ ان کے پاس اچھی education کی opportunities نہیں ہیں جس طرح فصل آباد، لاہور، راولپنڈی کے لوگوں کے پاس ہیں، ان کے پاس اتنے economic resources نہیں ہیں جتنے upper and northern Punjab کے لوگوں کے پاس ہیں اور یہی regional economy کی disparities ہیں جس کی وجہ سے southern Punjab میں جو militancy کا trend ہے it is towards increase اور PILDAT کی ایک research report آئی تھی، 2010 میں PILDAT Secretariat نے وہ publish کی تھی کہ اگر سرائیکی لوگوں کے grievances and concern کو properly address نہ کیا گیا تو فاٹا کے بعد the southern Punjab might become next hot bed for militancy after tribal area. میں خود eye witness ہوں، obviously جب آپ کے پاس employment کی opportunities نہیں ہوتیں، جب آپ کے پاس education کی opportunities نہیں ہوتیں، آپ کے جو اپنے interests ہیں جو آپ کی energies ہیں ان کو channelize کرنے کے لیے proper avenues نہیں ہوتے، آپ کے پاس opportunities کی کمی ہوتی ہے تو آپ اس طرح کی جو anti-state activities ہیں ان کی طرف توجہ دیتے ہو۔ میں ہر گز یہ نہیں کر رہاکہ Sarakies are anti-state people وہ صرف جو ان کے اپنے rights ہیں اور جو ان کا just right ہے based on their proportion in the population صرف وہ demand کر رہے ہیں ، وہ قومی دھارے میں ہیں ، وہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں لیکن جو بھی گورنمنٹ آتی ہے کسی پارٹی کی، ان کو چاہیے کہ وہ بھی ان کو قومی دھارے میں شامل کرنے کے adequate steps لیں۔

Mr. Ejaz Sarwar: I want to explain something on point of order.

Madam Speaker: Right, go ahead.

جناب محمد اعجاز سرور: صرف میرا point یہ ہے اور جناب زمان ظفر نے بالکل ٹھیک کہا کہ representation کا مسئلہ ہے، under development کا مسئلہ ہے ، economic مسائل ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ انتظامی بنیادوں پر divide کرنے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ representation, under development and economic مسائل ہیں ان کو دیکھتے ہوئےصوبوں کو divide کر دیں، ہمارا point ہی یہ ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ divide نہ کریں۔ ہم چاہ رہے

ہیں کہ ایک linguistic and ethnic basis پر مثال کے طور پر ایک ethnicity ہے اگر کل وہ یہ کہیں کہethnicity کی بنیاد پر ہمیں الگ صوبہ دے دو، کیا آپ ان دے دیں گے۔ ہمارا point یہ ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو economics denominates ہیں اور جو بھی مسائل اس طرح کے ہیں ان کو مدنظر رکھ کر وہ حل کیے جائیں، ethnic and linguistic کو اس سے نکال دیا جائے۔ Now I will read my amendment.

I want to move an amendment that both

"administrative and ethnic-linguistic factors" be replaced by just "administrative factors" and southern Pakhtunkhwa shall be excluded from the resolution.

Thank you.

Madam Speaker: I put the amendment to the House.

"Administrative and ethnic-linguistic factors" be replaced by just "administrative factors" and southern Pakhtunkhwa shall be excluded from the resolution.

(The motion was negatived)

Madam Speaker: Resultantly the Amendment is not adopted. There is another amendment proposed by Shahana Afsar, please present.

Miss Shahana Afsar: I am not against the formation of the province Behawalpur Janoobi Punjab. So, the amendment is:-

"Behawalpur Janoobi Punjab the word should be replaced by Behawal Janoobi Punjab."

اس میں میری صرف demand یہ ہے کہ اس میں صرف ایک technical and grammatical mistake ہے اور اس کو میں پہلے بھی ایک دو جگہ پر project کر چکی ہوں کیونکہ بہاولپور نواب بہاول کے نام پر بہاولپور رکھا گیا(پور کا مطلب جگہ ہے) جب آپ اس جنوبی پنجاب کو ایک صوبہ بنا رہے ہیں تو جنوبی پنجاب کا مطلب ہے جگہ۔ اب بہاول کے نام پر جنوبی پنجاب کو صوبہ بنا رہے ہیں تو the name should be Behawal Janoobi Punjab and the word "pur" should be excluded کیونکہ اس طرح اس word کر دہرائی ہو جاتی ہے۔

Madam Speaker: Now I put this amendment to the House.

(The motion was negatived)

Madam Speaker: Hence the amendment is not adopted. Yes, Mohterm Kashif Ali sahib.

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ دیکھیں جب صوبوں کی بات آتی ہے تو میرا خیال نہیں ہے کہ practically اس کو کوئی deny کر سکتا ہے کہ provinces نہ بنیں۔ ہر ملک صوبوں کی شکل میں decentralize کر سکتا ہے اور decentralization ہر ملک کے فائدے میں ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہاں decentralization کے against کوئی بات نہیں کر رہا ہے اور نہ کوئی کرے گا اور نہ ہی میری پارٹی کرے گی۔ اس قرارداد میں issue یہ ہے کہ جیسے جناب اعجاز سرور صاحب نے کافی اِچھے points raise کیے ہیں and I would not take the time of House اور issue یہ ہے کہ آپ یہ صوبہ administrative bases پر بنائیں یا پھر اسے linguistic bases پر بنائیں-No linguistic کی حیثیت پھر وہی آ جاتی ہے کہ آپ ملک میں کتنے صوبے بنائیں گے۔ Blue Party کے ایک ممبر نے انڈیا اور Nigeriaکی مثال دی، میرا خیال ہے کہ انہیں پتا ہونا چاہیے کہ انڈیا میں جتنے بھی صوبے بنیں ہیں وہ administrative bases پر بنے ہیں اور وہ linguistic bases پر نہیں بنے۔ میرے خیال میں ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہیے کہ Nigeriaمیں جتنے provinces بنے ہیں and

as recent as 2012 Nigeria got one new province جتنے provinces بنے ہیں وہ administrative bases پر بنے ہیں اور وہ linguistic bases پر نہیں بنے۔ اب contention یہ ہے کہ آپ administrative bases پر بنائیں it results better administrative management ہم نہیں چاہتے کہ ملتان کا ایک بندہ آتا ہے، central government کو ملنے کے لیے all the way travel to Lahore یہ لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہے مگر جب آپ linguistic basesپر بنائیں گے تو آپ یہ سمجھ لیں کہ it will not redress the problems of Khyber Pukhtoonkhwa. It will also the result of rural Sindh. It will also the result of Karchi. It will also the result of every other part of this country. So, too much balkanization, a state within a state, no state can afford. Thank you.

Madam Speaker: Madam Prime Minister sahib.

مس انعم آصف۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سٹارٹ میں نائیجیریا جانے کی ضرورت نہیں ہے پاکستان کے چاروں صوبے they are based on ethnic-linguistic basis. اس کے علاوہ آپ صوبے بنانے سے کیوں گھبرا رہے ہیں۔ آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے کہ صوبے بنانے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ نے ان کو الگ سے ایک identity دے دی ہے تو کیا وہ ایک الگ ملک بن جائے گا۔ Now try to acknowledge the diversity, appreciate diversity and respect the diversity. اس میں تین چیزیں mention ہیں، اس کو آپ کو ذرا detail دیکھنا ہوگا، سٹارٹ میں بالکل ایسا نہیں کہا گیا کہ ethnic-linguistic یہ صرف آپ کی popular demand پر بنا دو a group of people come and say کہ give a province to us ایسا نہیں ہو گا۔ شروع میں یہ mention ہے کہ آپ کے جو provinces بنیں گے they would be based on administration and ethno-linguistic basis اس کے بعد end پر بتایا گیا ہے کہ it should be considering the popular demand of the creation and economic and administrative viability. ان سب چیزوں کو simultaneous considerکیا جائے گاتب وہ province بنے گا تو اس میں number of provinces کا جو issue ہے وہ اسی میں cater ہو جائے گا۔And I would conclude کیوں کہ بہت زیادہ detail میں بات ہو گئی ہےand every parliamentarian has explained the point very well کہ ہمیں diversity کو acknowledge کر نے کی ضرورت ہے۔ ان صوبوں کو بنانا چاہیے depending on all the economic and administrative viability کو consider کرنا چاہیے۔

Madam Speaker: But I have a question but making the provinces would solve all the problems that you are talking about. Balochistan is a province too but it has its problems. So, making a province is a right sort of solution?

مس انعم آصف: کوئی بھی issue does not depend one factor کہ آپ اس کو resolve کر دو گے تو وہ problem ہو جائے گیbut this is a way forward اگر ہم situation کو analyze کرتے ہیں تو آپ کے پاس major concern یہی آ رہا ہے۔ آپ نے نام کیوں بدل دیا۔ آپ تو نام کے spellings کی بھی change کر رہے ہیں محض تھوڑے بہت concerns کو address کرنے کے لیے۔It is one of the thing جس کی وجہ سے بہت سارے مسائل create ہو سکتے ہیں۔ اگر تو ہم ایک صوبہ بنا دیتے تو administratively آپ کو اس کے لیے manage کرنا possible ہو گا۔In future اگر کوئی ایسی problems آتی ہیں اور وہ صوبہ بن جاتا ہے تو وہ نہیں آئیں گی۔ اگر صوبے بن جاتے ہیں تو already جو problems ہیں they can be solved through this way کیوں کہ جب آپ کسی issue کوaddress کر لیتے ہوتو پھر آپ rebellion یا بغاوت کی چیزیں expect نہیں کرتے ہو۔ اگر آپ کہیں کہ کسی problem کی solution کی طرف جاؤ یہ آپ expect نہ کریں اور نہ ہمیں اس قسم کی کوئی statement دیں گے کہ صرف یہ solve کرنے سے آپ کے باقی سارے مسائل حل ہو جائیں گے، ایسا نہیں

ہو گا لیکن اگر آپ یہ صوبہ بناتے ہیں تو مزید مسائل آپ کے پاس create نہیں ہوں گے- Mam! I completely favour this resolution.

Mr. Kashif Ali: Point of order just for one clarification.

Madam Speaker: Did she make a factual error? No, Kashif please. Now I put the resolution to the House:-

"This House is of the opinion that new provinces shall be formed in the country on the basis of multiple criteria which takes under consideration both administrative and ethno-linguistic factors, new federal units of Behawalpur, Janoobi Punjab, Southern Pashtunkhwa, North Western Belt of Balochistan, FATA and Hazara province shall be formed considering the popular demand for the creation and the economic and administrative viability. Creation of new provinces shall not only strengthen federal integrity but will also ensure devolution of power at the grass route level."

(The Resolution was Carried)

Mr. Kashif Ali: Madam Speaker! If you try to impose the majority on someone else then my party is not participating in this resolution. Just at the end of the day Government itself bringing the resolution getting it pass itself. That is all. Thank you.

Madam Speaker: Now I am going to move to Item No.7 on our agenda. Mr. Rehan Niaz Khan would like to move a resolution.

Mr. Rayyan Niaz Khan: Thank you Madam Speaker. I would like to move the following resolution:-

"This House is of the opinion that the recent democratic dispensation turned as a result of great sacrifices rendered by the people of Pakistan and for further continuation of the democratic setup in the government balance of power between institutions should be made in order to strengthen the federation and the Constitutionalism for the resolution of national issues. The House supports the efforts made by all the political parties for strengthening the democracy in these five years time and expects the same response by them in the formation of the new Government."

Madam! I would like to here state that after almost 62 to 63 years پاکستان میں پہلی ایک ایسی گورنمنٹ تھی جس نے اپنے پانچ سال پورے کیے ہیں اور we have seen the fruits of those five years completion of democratic government. ہم نے دیکھا کہ 18th Amendment, 19th and 20th Amendments جنہوں نے ملک کو ایک strategy and platform دیا ہے کہ مزید اس میں improvements ہو سکتی ہیں- کچھ اس میں drawbacks بھی تھے یہی وجہ ہے کہ میں نے sacrifices کا word use کیا ہے، وہ definitely تھے لیکن اس کے باوجود بھی we are on the track of democratic setup and we will move on.

Mr. Rafi Ullah Khan: Point of order Madam Speaker, just I wanted to make as there is factual error.

Madam Speaker: Yes.

جناب رفیع اللہ خان: یہ 62 یا 63 سال نہیں ہوئے ، ابھی 65 یا 66 سال ہوئے ہیں کہ پہلی دفعہ کسی گورنمنٹ نے پانچ سال پورے کیے ہیں-

جناب ریان نیاز خان: میں صرف کہنا چاہتا تھا کہ 60 سے start ہوئی تھی اور 65 پر ختم ہوئی ہے- I gave special appreciation to the ruling government جنہوں نے government کے setup کو بچانے کے لیے جس کو وہ اپنی

campaign میں قاتل لیگ کہتے رہے لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ democratic system اس گورنمنٹ کا derail ہو سکتا ہے، انہوں نے اس قاتل لیگ سے بھی ہاتھ ملا لیا تاکہ اس ملک میں جمہوریت چلتی رہے اور اسی طرح انہوں نے پانچ سال complete کیے ہیں تو special appreciation for them and I would like the House to discuss the resolution. Thank you.

Madam Speaker: Those of you who wish to speak please.

جی محترم رفیع اللہ صاحب۔

جناب رفیع اللہ: شکریہ جناب ریحان نیاز خان اور میڈم سپیکر on behalf of the Blue Party I would totally endorse this resolution and I second my dear colleague کہ we should appreciate the performance of the current government as far as the strengthening of democracy and civilian institution is concerned, I would just like to mention few specific measures.

First of all one thing that we must appreciate is the 18th Amendment. It is a revolutionary amendment in the history of Pakistan which will lead towards greater federal integrity and national progress.

اس کے بعد

There is another important thing that needs appreciation is the NFC award. For the first time in the history of Pakistan NFC award was unanimously passed and all the four provinces were agreed upon it and in this regard I would also like to appreciate and acknowledge the sacrifices made by government of Punjab that they sacrifice their share and assured that NFC award is passed successfully. After that another positive point of this government regarding the strengthening of democracy is that the political reforms in FATA though they have been incomplete but for the first time the political parties order was extended to FATA and the century's old outdated system was reformed. So, we appreciate that as well and finally I would like to make a comment that democracy is strengthened, civilian institutions were strengthened during the last five years but none of this could have happened without the responsible role of the Opposition of the last Government. So, I must appreciate the role of the Opposition parties as well. Thank you Madam Speaker.

Madam Speaker: Anyone else wish to speak. Yes, Mohterm Kashif Ali sahib.

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔ میڈم! اگر ہم تھوڑا سا تاریخ پر نظر ثانی کریں تو ہمیں پتا لگتا ہے کہ کسی بھی ملک کی ترقی ، ملک کی خوشحالی

is interlinked to the continuity of the democratic process and unfortunately in Pakistan democratic process has never been permitted to continue.

اس کی سب سے بڑی جو flaw ہے وہ یہ کہ institutions کو کبھی strong نہیں کیا گیا اور یہ resolution یہی demand کرتی ہے کہ balance of power should be there, the institutions must be strengthened تو میرے خیال میں

it is a very important resolution especially it is such a decisive time when you have for the first time in the history of this country, the democracy has been allowed to complete its tenure. So, I think we should move forward and strengthen the institutions so that the democratic process take its route must flourish in the coming future as well. So, I completely endorse this resolution and I hope that this House would pass it unanimously. Thank you.

Madan Speaker: Madam Prime Minister sahiba.

Miss Anam Asif: Madam Speaker, my party has completely endorsed the resolution because

ہم میں سے ہر کوئی جمہوریت کی بقا کے حق میں ہے اور اس کی راہ میں جتنی رکاوٹ ہو گی اس چیز کو ensure کرنے کے لیے اگر کسی institution کو strong کیا جائے ہم سب اس کی favour کرتے ہیں۔

Madam Speaker: Now I put the resolution to the House moved by Mr. Rehan Niaz Khan.

(The resolution was carried)

Madam Speaker: Now I am going to move on to Item No.8 on our agenda. Mr. Ummar Awais would like to move the resolution.

Mr. Ummar Awais: Thank you Madam Speaker. I would like to move the following resolution:-

"This House is of the opinion that voting is a sacred duty as it decides the fate and destiny of the country for the next 5 years. Hence it's important to ensure that every eligible person must take part in the election process. This resolution asks for making voting mandatory in Pakistan for all eligible citizens and setting election commission to make necessary arrangements to make it possible in the 2018 elections"

میڈم سپیکر! اگر آج کے Orders of the Day کو دیکھیں تو بہت سی چیزیں discuss ہوئیں لیکن the most hot issue of this country is election تو یہ الیکشن کی طرف اور الیکشن کا جو process ہے electoral reforms اس کے لیے resolution اس ہاؤس کے سامنے debate کے لیے لایا ہوں اور اس کے لیے ہم نے جو research کی ہے اور جو mandatory system of voting کو support کر رہا ہوں اس کے لیے میں کچھ points سب کے سامنے رکھوں گا۔ میں یہاں پر compulsory and non-compulsory voting system کو compare کروں گا۔ جہاں تک دیکھا گیا ہے کہ جو victorious leader ہوتا ہے اگر اسے higher political legitimacy ملے تو پھر democratic system زیادہ strengthen ہوتا ہے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے Opposition leader نے بھی democracy, system and institution کو strengthen کرنے کی بات کی ہے۔ جب کسی کے پاس زیادہ legitimacy زیادہ turn out کی وجہ سے ہو گی تو ہمارے institutions زیادہ مضبوط ہوں گے۔ اگلا پوائنٹ میں discuss کروں گا کہ ووٹر کی یہ personal responsibility ہو گی کہ میں نے ووٹ ڈالنا تو وہ personally اس چیز کےاوپر کہ میرے حلقے سے جو لوگ کھڑےہو رہے ہیں وہ کس caliber کے ہیں، آیا مجھے انہیں ووٹ دنیا چاہیے یا نہیں۔ بہرحال یہی ووٹر کی personal responsibility ہو جائے گی اور candidate کو بھی یہ چیز باور ہو جائے گی کہ مجھے ایک loop کے لوگوں کو address کرنا ہے تو ایک certain brotherie ہے یا اس طرح کی چیزوں میں indulge ہونے کی بجائے سب لوگوں کو address کرے گاتاکہ اسے success مل سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں کچھ اور advantages discuss کروں گا اس compulsory voting کی وجہ سے کہ political activities increase ہو جائیں گی because جب سب لوگوں نے loop کے اندر آنا ہے تو activities بڑھیں گی، responsibilities divide ہو جائیں گی اور سب سے بڑی بات جو candidate کھڑا ہو رہا ہے اس کی campaigning کا بجٹ ہے وہ کم ہو جائے گاbecause of the fact کہ جب اسے معلوم ہو گا کہ میں نے فلاں فلاں لوگوں کو لے کراسٹیشن کے اوپر لے کر آنا ہے تو وہ ایک transport arrange کرے گا لیکن جب اسے معلوم ہو گا کہ ووٹرز خود responsibility لے کر آئیں گے تو اسے transport کا جو بجٹ ہے اسے cut down کرے گااور جو campaign expenditures کے اوپر وہ کم ہوں گے۔ Higher level of participation سے instability decrease ہو گی۔

میڈم ! میں یہاں پر ایک اور fact کو quote کرنا چاہ رہا ہوں کہ of the majority $2/3^{rd}$ کی ہمیشہ بات کی جاتی ہے کہ کسی dictator نے majority of the government $2/3^{rd}$ کے اوپرشب خون مارا ہے۔ 2/3 majority جس کے voters turn out سے بنی تھی وہ 35.17% ہے اور یہ lowest ہے اگر ہم 1977 سے 2008 تک کے تمام voters turn out کو دیکھیں تو جب voters turn out زیادہ ہو گاتو لیڈر کے پاس legitimacy ہو گی اور legitimacy کی وجہ سے institutions زیادہ مضبوط ہوں گے۔ جب ہم non compulsory voting system کو دیکھتے ہیں تو smaller groups کو motivate کیا جا سکتا ہے کہ آئیں اور ووٹ کریں اور اس سے جو outcome of the election ہے اسے manipulate کیا جا سکتا ہے تو یہ ایک بہت بڑا flaw ہے non compulsory system کا۔ اگر میں donor system کو simply ایک اردو کی لائن میںexplain کروں تو compulsory voting system کا مطلب کہ میں کوئی leader select کرنا چاہ رہا ہوں اور میں نے leader select کرنا ہے اور non compulsory system کا مطلب ہےکہ میں آج ووٹ ڈالنے جاؤں یا نہ جاؤں تو یہ چیز differentiate کرتی ہے one liner attitude کو اور اسی attitude کی وجہ سے پاکستان 164^{th} نمبر پر out of 169 countries stand کر رہا ہے حالانکہ اسٹریلیا جس compulsory voting system کو implement کر چکا ہے اس کی اگر ہم 1984 سے لے 2007 کے تمام voters turn out کو تو 94.5 کے لگ بھگ ہمیشہ تمام elections میں یہی voters turnout رہاہے۔ So, to strengthen the institution کو یہ چیز کافی support کر سکتی ہے۔ Moving on to Januay 16, 2013 remarked by three member bench of Supreme Court انہوں نے electoral reforms کی petition پر جو remarks دیے وہ کچھ ایسے تھے۔ I am quoting their remarks.

"It would be commendable if the Government made voting mandatory for all these eligible for it".

یہ سپریم کورٹ کے تین ججوں کے remarks ہیں regarding Electoral Reforms تو جو سب سے بڑی criticism compulsory voting system کو face کرنا پڑتی ہے کہ آیا freedom of expression کسی طرح sabotage نہیں ہو رہا تو اس ہاؤس نے first day of its working میں ایک resolution پاس کی تھی کہ جو box ہے none of these والا ballot paper پر include کر دیا جائے۔ اگر کوئی کسی کو ووٹ نہیں دینا چاہ رہا تھا تو وہ compulsory ہو لیکن compulsory کے ساتھ ساتھ وہ بے شک اگر کسی کو ووٹ نہیں دینا چاہ رہا تو none of these کو select کر لے۔ اس کے ساتھ اس ہاؤس کے کچھ اور concerns ہو سکتے ہیں، اس ہاؤس کے ممبران کے through میں ان کو پہلے ہی address کر دیتا ہوں-For example اگر کوئی بیمار ہو تو کیا ہو گا، اگر وہ mandatory ہو چکا ہے، میں نے resolution میں particularly mention کیا ہے کہ ہمیں certain measures کو adopt کرنا چاہیے up till 2018 ان میں یہ ہے کہ اگر مثال کے طور پر hospitals میں electronic system یا اس قسم کے سسٹم لگا دیے جائیں، old age houses میں لگا دیے جائیں جہاں پر وہ جا کر اپنا ووٹ کاسٹ کر سکتے ہیں smart card آج سے ہی issue ہونا شروع ہو گیا ہےeven ہمارے ان ممبران کے پاس بھی smart cards موجود ہیں، National Identity Cards اس کے ذریعے بھی voting ہو سکتی ہے لیکن پھر یہاں پر ایک concern raise کیا جائے گا کہ either وہ process جو electronically or onlinely voting کو execute کر رہا ہے کیا اسے privacy or security issues ہیں۔ میں اس ایوان کے سامنے ایک بات رکھنا چاہتا ہوں کہ ATM system جو banking network میں use کیا جا رہا ہے وہاں پر بھی تو ایک account کی privacy maintain ہے۔ اس چیز کو election procedure میں بھی implement کی جا سکتی ہے۔ So, being the Minister for IT and Telecom میں میڈم سپیکر کو recommend کروں گا کہ وہ چیئرمین IT کمیٹی کی توجہ دلائیں تاکہ وہ اپنی consideration میں لائے کہ یہ جو necessary measures اس میں IT Industry کتنی

help کر سکتی ہے اور کس قسم کے reforms up to 2018 لائے جا سکتے ہیں، میں اس resolutionکو for the House open کرتا ہوں تاکہ وہ اس پر debate کریں۔ بہت شکریہ۔

میڈم سپیکر:جناب عمر اویس صاحب آپ نے ایک بات کی کہ voting کو monitoring کرنے کے بعد it will become a personal responsibility, do you think it is already a personal responsibility? And after you make it a monitory, it will become a legal responsibility. That is my opinion.

جناب عمر اویس: میم! آپ کا جو concern ہے وہ valid ہے لیکن جو میں نے بات یہاں explain کی کہ آج میں ووٹ ڈالنے جاؤں یا نہ جاؤں، اس attitude کو negate کرے گااگر ہم اس سسٹم کو compulsory کر دیں گے اور political activities ایک خاص حلقے میں increase ہوں گی جب لوگوں کو پتا ہو گا کہ میں نے سب کو sphere میں لے کر آنا ہے۔ بہت شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترمہ سطوت وقار صاحبہ۔

محترمہ سطوت وقار : میں سب سے پہلے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہ democracy ہے یا dictatorship ہے جہاں پر force کر رہے ہیں کہ آپ کی choice کیا ہونی چاہیے، آپ ووٹ کریں یا نہ کریں وہ بھی کیا ہونا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ obligatory ہو جائے گا، monitory ہو جائے گا تو لوگ اس میں زیادہ interest لیں گے ، ہماری کتنی چیزیں mandatory ہیں لیکن وہ پاکستان میں نہیں ہوتیں، taxes monitory ہیں لیکن taxes نہیں دیے جاتے تو آپ اس چیز کو کیسے ensure کریں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جو لوگ ووٹ نہیں دیں گے تو آپ بتائیں کہ ان کی کیا punishment ہو گی؟ آپ نے یہ چیز specify نہیں کی۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی عمر اویس صاحب لیکن پہلے اجازت لی جاتی ہے۔

جناب عمر اویس: میڈم ! اگر تمام لوگ اپنے consensus show کریں تو میں اکٹھا ہی answer کروں گا تاکہ ہاؤ س کا ٹائم برباد نہ ہو۔

میڈم سپیکر: محترمہ نبیلہ جعفر صاحبہ۔

محترمہ نبیلہ جعفر: میڈم سپیکر! I totally endorse this resolution. اس کے کئی aspects ہیں جس کی وجہ سے ہم اس resolution کو endorse کر رہے ہیں کیوں کہ ہم یہاں پر democracy کی بات تو بہت کر رہے ہیں، ہم democracy کو strengthen کرنے کی بات بہت کر رہے ہیں، ہم democratic government کو support کرنے کی بات یہاں پر بہت کر رہے ہیں، پچھلے سیشن میں کر رہے تھے، ابھی بھی کر رہے ہیں لیکن democratic process میں voting کی جو اہمیت ہے اس کی ہم لوگ کبھی بھی بات نہیں کرتے۔ اگر ہم voters پر یہ چیز جیسے کہ اس میں لکھا ہوا ہےکہ mandatory کرتے ہیں تو وہ اپنی responsibility سمجھیں گے، political process میں حصہ لینے میں۔ یہاں پر تو لوگوں کو یہ بھی نہیں پتاہوتا کہ ان کی constituency میں سے کون سے لوگ ان لوگوں کو represent کر رہے ہیں اور وہ کس political party سے belong کرتے ہیں اور اس political party کی manifesto کیا ہےاور وہ لوگ جو ان کے future کا فیصلہ کرنے والے ہیں انہوں نے کیا پالیسی تجویز کی ہے، کسی کو یہ پتا نہیں ہوتا، بس تھوڑا سا یہ پتا ہوتا ہے کہ جہاں باہر banners لگے ہوئے ہیں، لوگوں کی تصویریں لگی ہوئی ہیں، جو prominent لوگ ہیں، ان کی شکلیں نظر آ رہی ہیں اور ان کو پتا ہے کہ فلاں فلاں representatives کھڑے ہوئے ہیں۔ اب representation کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ کسی ایک خاص خاندان

میں یا کسی خاص طبقے نے اس چیزکا ٹھیکہ لیا ہوا ہے کہ وہ آپ کی representation کریں گے یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ یا تو آپ اپنے concern کو ووٹ کے ذریعے show کریں یا خود کو as a representative آپ دیکھیں کہ اگر آپ کے اندر capability ہے تو آپ کھڑے ہو جائے لیکن voting جو ہے یہ بھی same جیسے representation important ہے اسی طرح voting بھی important ہے اور اس کا جو دوسرا aspect ہے جس پر میں بات کرنا چاہ رہی ہوں وہ یہ ہے کہ جو greater turn out ہے وہی change لا سکتا ہے۔ ہم جو دیکھتے آ رہے ہیں کہ ہمیشہ ہمارا جو electoral turn out ہوتا ہے وہ اتنا تھوڑا ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے جو گورنمنٹ آتی ہے وہ ہمیشہ weak government ہوتی ہے۔ ہم بینظیر کے second term کی مثال لے سکتے ہیں، ان کے first term کی مثال لے سکتے ہیں کہ جب ان کی یہ حالت تھی کہ کوئی بھی جو فیصلہ تھا جو وہ independently اپنی پارلیمنٹ نہیں لے سکتی تھی۔ اگر اس قسم کی democracy ہو گی تو وہ ہمیشہ weak ہی رہے گی، اس لیے ہم چاہ رہے ہیں کہ یہ process شروع ہو جائے کہ لوگوں کو اس چیز کی understanding ہو جائے کہ اگر ہم democracy کو support کر رہے ہیں، ہم پاکستان میں ایک democratic state بنا رہے ہیں تو پاکستان کو اس میں voting کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترم ارسلان علی صاحب۔

جناب ارسلان علی: شکریہ محترمہ سپیکر صاحبہ۔ میرے قابل دوست نے بالکل یہ صحیح assume کیا کہ اعتراض اٹھے گا کہ اگر کوئی patient ہے تو وہ کیسے ووٹ کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہسپتال میں electronic machine لگا دی جائے تو میں ان کو بتانا چاہوں گا کہ لاہور میں اٹھارہ گھنٹے لائٹ نہیں ہوتی ہے، کراچی میں بارہ گھنٹے لائٹ نہیں ہوتی، 2022 تک ہمارے پاس load shedding پر قابو پانے کے لیے کوئی طریقہ نہیں ہے، یہ اس کو کس طرح feasible بنائیں گے کہ electronic machine کے ذریعے votes cast ہوں۔ Secondly, یہ کہنا کہ mandatory بنا دی جائےَ، mandatory کا مطلب ہے اس کو law بنا دیا جائے اور law کو enforce کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی بندہ vote cast نہیں کرے گاتو کیا اس کو گھر سے نکال کر لے جائیں گے، اگر گھر سے نکال کر لے جائیں گے تو کیا اس کو punish بھی کریں گے، یہ ذرا اس کو clear کر دیں۔شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترمہ شرمین قمر صاحبہ۔

محترمہ شرمین قمر: شکریہ میڈم سپیکر۔ کچھ reservations جو کہ Opposition کی طرف سے بھی اٹھائی گئی ہیں، ان میں ایک تو یہ تھا جیسے میڈم سطوت وقار نے کہا کہ جی اگر آپ اس کو mandatory کر دیتے تو بہت سی ایسی چیزیں جو پاکستان میں mandatory ہیں لیکن لوگ اس کو follow نہیں کرتے۔ آپ اس کو enforce کرنا چاہ رہے ہیں جیسے انہوں نے tax کی مثال دی تو اگر میں یہ کہوں کہ tax دینے کے عمل کو بھی آپ mandatory نہیں کرتے اور لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا right ہے میں ٹیکس دوں یا نہ دوں۔ یہ بات بھی آپ کرسکتے ہیں۔ اگر ہم ووٹ دینے کو ایک responsibility بنا رہے ہیں تو .it is a similar thing as compared to the taxes اگر آپ کے لیے tax دینا obligatory ہے تو آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اگر گورنمنٹ آپ کے عوام کو کہہ رہی ہے کہ وہ ٹیکس دے تو ہم یہ بھی ان پر enforce کر رہے ہیں تو وہ یہ بھی dictatorship کے زمرے میں لے کر آ سکتے ہیں۔ اگر آپ گورنمنٹ سے چاہ رہے ہوتے ہیں کہ وہ آپ کے لیے کچھ کرے تو کچھ responsibilities آپ کی سٹیٹ کی طرف بھی ہوتی ہیں۔ یہ ہمارا قومی فریضہ ہے کہ ہم ووٹ دیں اور اگر ہم ووٹ نہیں دے رہے تو اس کا مطلب ہے کہ ہم اس فریضے سے پیچھے ہٹ رہے ہیں ، پاکستانی قوم

کی یہ مثال ہے کہ جب تک اشارے کے سگنل پر بتی جل رہی ہو گی تو کوئی follow نہیں کرے گالیکن وہاں پر traffic warden کھڑا ہو گا تو کوئی بھی اس cross line کو cross نہیں کرے گاکیونکہ انھیں پتا ہے کہ they will be penalized اور انہوں نے یہ بات کی کہ اگر کوئی ووٹ نہیں دے گا تو کیا آپ اس کو گھر سے نکالیں گے تو اس میں اسٹریلیا کی مثال ہے کہ اگر وہاں پر کوئی ووٹ نہیں دیتا تو .50 dollars are fined for this ٹھیک ہے اگر ووٹ نہ ڈالیں تو آپ قومی فریضی سے پیچھے ہٹیں ہیں تو آپ کو اس کے اوپر fine کیا جاتا ہے اور آپ کو onboard لیا جاتاہے۔ اس کے علاوہ جو بات کی گئی کہ جی پاکستان میں بجلی نہیں ہے تو جب ہم necessary arrangement کی بات کرتے ہیں تو جب ہم نے اپنا سارا mechanism اپنی IT and Telecom کی Ministry کو refer کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ we will be devising means and we will be working on it کہ کس طرح ، کونسی، کہاں پر ہم کونسی مشین استعمال کر یں گے، کونسے electronic کس طرح online voting کو use کیا جائے گا، کس طرح نادرا کے جو smart cards ہیں ان کو use کیا جائے گا، کس طرح آپ کی ATM machines ہیں ان کو ہم کارآمد ثابت کریں گے تو وہ ایک باقاعدہ بل کی صورت میں، ایک باقاعدہ ایک پالیسی کی صورت میں آپ کے سامنے اس ہاؤس میں پیش کیا جائے گا۔IT and Telecom کی منسٹری ہے وہ انشاء اللہ اس پر کام کرے گی۔ اس کے ساتھ ہی آپ کا جو freedom of expression as the Minister for Informationمیں یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ کے حقوق وہاں ختم ہوتے ہیں جہاں سے کسی اور کے حقوق شروع ہوتے ہیں، کوئی بھی چیز absolute نہیں ہوتی، سب چیزیں relative ہوتی ہیں۔ آپ کا جو freedom of expression ہے وہ بھی relative ہے it is not absolute کہ آپ کی freedom of expression ہے تو آپ کو ہر چیز کی کھلی اجازت دی جائے۔ آج اگر ہم voting کو mandatory کررہے ہیں تو وہ ہم صرف اس وجہ سے کر رہے ہیں کہ پاکستان کے وہ لوگ جو 11 مئی کو چھٹی ہو گی اور وہ گھر میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھنے کو اور اس طرح کی چیزوں کو prefer کریں گے اور باہر صرف اس لیے نہیں جائیں گے کہ جی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کے لیے یہ mandatory بنایا جا رہا ہے کہ وہ جائیں اور جا کر vote cast کریں، وہ جو ایک blank box ہے چاہے وہ اس پر نشان لگائیں لیکن یہ ضرور ثابت کر یں کہ پاکستان کے اندر آئندہ جو حکومت آئے گی اس میں جتنے بھی آپ کے voters ہیں جو registered ہوئے ہیں وہ سب vote cast کریں اور آپ کو یہ surety ملے کہ جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ صرف 23rd majority نہیں بلکہ وہ پورے پاکستان کی representation کر رہے ہیں۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: محترم نجم الثاقب۔

محترم نجم ثاقب: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا government benches سے سوال یہ ہے کہ ان کو پہلے difference کا پتا ہونا چاہیے کہ right and duty میں کیا difference ہے۔ Right to vote یہ ہمارا ایک right ہے جو citizens اپنے behalf پر کرتے ہیں جس کے اوپر گورنمنٹ کی کوئی restriction نہیں ہوتی اور duty وہ ہے جو اس نے ہر حال میں کرنی ہے۔ اگر وہ نہیں کرے گا تو duty کے متعلق law بنا ہوا جس کے ذریعے punishment دی جائے گی۔ سب سے پہلے ان کو یہ کرنا چاہیے کہ Constitution of Pakistan کی right والی لسٹ سے word right to vote کونکال کر duty والی لسٹ میں ڈال دیا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے fellow parliamentarians نے بھی اسے discuss کیا کہ اگر کوئی بندہ ووٹ نہیں دیتا تو آپ اس کے لیے کیا punishment مناسب سمجھیں گے، کیا آپ اس کی salary کاٹ لیں گے۔ کیا آپ اس کو

punishmentدیں گے؟ اس کے لیے کوئی mechanism ہونا چاہیے جس کےذریعے اس پر detail سے بات ہو جائے۔ شکریہ۔

میڈم سپیکر: جی محترم کاشف علی صاحب۔

جناب کاشف علی: شکریہ میڈم سپیکر۔میڈم سپیکر! اگر Orders of the Day کا جائزہ لیا جائے تو ہم نے elections اور کافی democracy کی بات کی ہے ، کل سے لے کر آج صبح تک سے کر رہے ہیں every resolution was rolling around the duty, constitutionality, democracy and all that but اس resolution میں مسئلہ یہ ہے ، سب سے پہلے تم ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ democracy کیا ہے، پہلے اس بات کو سمجھنے کی ضرورت ہے democracy کی جو definition ہوتی ہے وہ majority rule اب majority کا مطلب یہ نہیں ہوتاکہ 100% voters turn out ہو - Majority کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس پارٹی کے پاس relative terms میں majority ہے وہ ruleکرے گی۔ یہdemocracy ہوتی ہے۔ دیکھیں ہمیںdifference معلوم کرنے اور understand رکنے کی ضرورت ہے جسے آپ کی kind authority نے بھی point out کیا وہ یہ ہے کہ mandatory کیا ہوتی ہےاور encouragement کیا ہوتی ہے۔Mandatory is something that is legally binding کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ mandatory ہے کہ آپ نے ووٹ دینا ہے، آپ نہیں کریں گے ہم ٹنگا دیں گے، آپ جیل کاٹیں گے۔ یہ mandatory ہوتی ہے اور اس کے لیے آپ کو define punishment کرنے پڑے گی۔ جب آپ encouragement کی بات کرتے ہیں تو پھر وہ بات آتی ہے جیسے ہم نے کل بات کی none of the above voteڈالنے کی none of the above ballot vote کا مطلب یہ ہے کہ آپ encourage لوگوں کو کر رہے ہیں کہ وہ democratic process میں part لیں چاہے وہ لیڈر کو پسند نہیں بھی کرتےوہ خالی box پر tick لگا کر آ جائیں، آپ نے voter turn out کو encourage کیا ہے۔ یہ democracy ہوتی ہے۔ اب اس میں contradiction یہ ہے کہ یہ resolution itself is against the democratic process کیونکہ democratic process lies on the fundamental elements, fundamental elements کیا ہیں، the right of duty, the right to vote, the right of freedom of expression آپ ان چیزوں کو impose نہیں کر سکتے، آپ ان چیزوں کو through various channels encourage کر سکتے ہیں۔ اب وہ encouragement کیا ہے۔ Encouragement یہ ہے آج کل EC بھی کافی کوشش کر رہا ہے، میڈیا میں awareness programs چل رہے ہیں کہ پاکستان کو کتنے ہی key issues faced ہیں، لوگ آئیں، نکلیں اور elections میں participate کریں، یہ encouragement ہوتی ہے۔ آپ mandatory democracy میں نہیں کر سکتے، mandatory is something against the democratic process. So, I consider this resolution is something that is against the democratic process and keeping in view my party would strongly believe on democratic process. I strongly oppose this resolution. Thank you.

Madam Speaker: Madam Prime Minister.

محترمہ انعم آصف : شکریہ ایک تو democracy definition ابھی آئی اور میں تھوڑا سے democracy کو elaborate کردیتا ہے۔ ڈیموکریسی میں decision majority کے base پر ہوتا ہے لیکن اس میں participate سب کرتے ہیں۔ جب آپ نے سب پر گورنمنٹ کرنی ہے تو اس میں participate بھی سب کریں گے۔ ایک بات right کے اوپر ہوئی تھی کہ right to duty کیا ہوتی ہے۔ جب ہم سٹیٹ کی بات کرتے ہیں تو جب آپ یہ expect کرتے ہیں کہ سٹیٹ سب کو uniformity کے ساتھ سب کو equal رکھے، سب کے حقوق ادا کرے۔ اگر میں deserve کرتی ہوں کہ مجھے application کا right ملے تو every Pakistan would deserve the right to have the education اسی طرح جہاں پر سٹیٹ کی باری آتی

ہے کہ ہم اس کے حقوق ادا کریں تو ہماری سب سے پہلے ایک responsibility بنتی ہے کہ ہر کوئی اس کی selection میں help کرے، ہم سب مل کر decide کریں، ہمیں پانچ میں ایک بار موقع ملتا ہے جب ہم نے decide کرنا ہے کہ ہمیں for the next time کون govern کرے گا۔ ہم اس کو mandatory اس لیے کر رہے ہیں کیونکہ پاکستان کے عوام ابھی تک اس maturity level پر نہیں پہنچے ہیں جب ہم اس چیز کو سمجھ سکیں کہ ہمارے لیے کیا چیز ضروری ہے اور ہم اس کو right سمجھتے ہوئے ادا کریں۔ اگر ہم نائجیریا تک جا سکتے ہیں تو آسٹریلیا بھی جا سکتے ہیں، برازیل بھی جا سکتے ان تمام ممالک نے اب right to voting کو mandatory کر دیا ہے کہ سب کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے جمہوری حق کو استعمال کریں۔ اس سے ایک فائدہ یہ ہو گا کہ آپ کو پتا ہو گا کہ اگر آپ نے ووٹ دینا ہے then you will actually think کہ آپ کی constituency سے کون لوگ contest کر رہے ہیں and you will be forced to think کہ آپ نے ووٹ دینا کسے ہے۔ اگر آپ کو واقعی free hand دے دیا جاتا ہے کہ either you vote or you not vote تو you never bother کہ آپ جا کر دیکھو بھی کہ کونسا contestant کس phase میں آتا ہے، آپ اس کو evaluate نہیں کرو گے، آپ اس detail میں جانا ہی نہیں چاہو گے کہ میرے حلقے سے کون کھڑا ہو رہا ہے، کیونکہ آپ نے تو ووٹ دینا ہی نہیں ہے تو اگر آپ کے لیے ہم mandatory کردیتے ہیں کہ آپ نے vote cast کرنا ہے then you will be forced to think کہ آپ نے ووٹ دینا ہے اور اگر ابھی بھی اس process کے حق میں نہیں ہو تو پھر اسی پارلیمنٹ میں ایک resolution آئی ہے کہ آپ blank box پر آپ کے ballot paper پر ہو گا جس کو آپ select کر سکتے ہو۔

ایک بات electricity کے اوپر ہوئی تھی کہ ہمارے حالات اس قسم کے ہیں ہم ان چیزوں کو facilitate نہیں کر سکتے تو میرا خیال ہے کہ ہمیں pessimistic approach سے باہر آنا پڑے گا، ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ ہم ان چیزوں کو possible کیسے بنا سکتے ہیں۔ صرف اس چیز کی وجہ سے ایک اچھی چیز کو روک دینا کیا ہمارے پاس اس کے وسائل نہیں ہیں یا اس کو afford نہیں کر پائیں گے ، اس کو منع نہیں کرنا we are the people here کہ ہم نے decide کرنا ہے کہ اگر ایک مسئلہ ہے تو اس کو حل کیسے کرنا ہے بجائے اس کے کہ ہم اس چیز کو accept کر لیں کہ ہمارے پاس اس کی capacity ہی نہیں ہے۔ ہماری پارٹی is completely in favour of this resolution. Thank you.

Madam Speaker: Now I put the resolution moved by Mr. Ummar Owais to the House:

(The resolution is carried)

Madam Speaker: The House is adjourned at 17.00 and meets again on Friday April 26, 2013 at 10.00 AM.

(Then the House was adjourned to meet again on Friday April 26, 2013 at 10.00 AM.)